درس القرآن والحدیث

تالیف
علامہ غلام مصطفیٰ مجددی

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

18-62

Marfat.com

درس

القرآن والحدیث

تالیف لطیف

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Phone
0333-4383766
042-7213575

Marfat.com

بنگاہ رحمت

حضور امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی فاروقی قدس سرہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

☆☆☆

85253

نام کتاب ...------... درس القرآن والحدیث

مولف ...------... علامہ غلام مصطفیٰ مجددی (ایم-اے)

پروف ریڈنگ ...------... غلام دستگیر احمد

صفحات ...------...256

بار اول ...------...2006ء

سرورق ...------... فیضی گرافکس

تحریک ...------... چوہدری محمد ممتاز احمد قادری

ناشر ...------... چوہدری عبدالمجید قادری

قیمت ...------... 150 روپے

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Hello.042-7213575--0333-4383766

Marfat.com

انتساب

وارثِ فیوضاتِ نقشبندیہ، حامل تجلیات مجددیہ

میرے شیخ کریم

حضور قبلہ عالم مولانا **محمد نور الدین** نقشبندی مجددی قدس سرہ

بانی خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ نوریہ شکرگڑھ

کے نام

جن کی توجہات مبارکہ سے

اس عاجز کو قلم وقرطاس کی دولتیں نصیب ہوئیں

یا الٰہی کھول دے عرفان سے سینہ مرا
شیخ نور الدین میرے دلربا کے واسطے

﴿مجددی﴾

Marfat.com

آئینہ کتاب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	ایمان والوں سے خطاب	7
2	توحید و رسالت کا نصاب	9
3	عظمت مصطفےٰ ﷺ کے نظارے	11
4	سطوت مصطفےٰ کے اشارے	13
5	سارے جہانوں کیلئے رحمت	15
6	سارے زمانوں کیلئے بہجت	17
7	اہل قرابت	19
8	آل رسالت	21
9	افتخار ولایت	23
10	اختیار ولایت	26
11	میلاد کی فرحت	29
12	میلاد کی عظمت	31
13	صدیق کی عظمت	33
14	صدیق کی خلافت	35
15	اعلان ختم نبوت	37
16	عرفان ختم نبوت	41
17	معراج مصطفےٰ	44
18	دیدار کبریا	49
19	رمضان کی ہدایات	54
20	رمضان کی کرامت	58

Marfat.com

21	جمال محبت	62
22	کمال اطاعت	66
23	دلائل درود وسلام	71
24	فضائل درود وسلام	76
25	عرفان خلیل	80
26	شان اسماعیل	87
27	معراج شہادت	89
28	سرتاج شہادت	93
29	ولیوں کی حکایت	96
30	ولیوں کی ولایت	99
31	آ گیا وہ نور والا	102
32	جس کا گھر گھر ہے اجالا	106
33	تاجدار صداقت	109
34	پاسدار رسالت	113
35	وما اہل بہ کا راز	116
36	مسئلہ نذر ونیاز	120
37	سماعت موتیٰ	125
38	شناخت موتیٰ	130
39	حاکمیت مصطفےٰ ﷺ	135
40	قاسمیت مصطفےٰ ﷺ	139
41	ہر لحہ ملا نور	144
42	ہر لحظہ نیا طور	150
43	جہاد کی فرضیت	155

Marfat.com

44	جہاد کی اہمیت	161
45	اہل صداقت	166
46	اہل ضلالت	169
47	سرکار آئے الحمدللہ	174
48	قرآن لائے الحمدللہ	180
49	تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا	184
50	تیری خلق کو حق نے جمیل کیا	188
51	معراج کا سماں ہے	192
52	حسن خداعیاں ہے	196
53	حکمت شب برأت	199
54	مری سرکار زندہ ہے	208
55	نبی غمخوار زندہ ہے	213
56	میدان احد	218
57	وجدان احد	222
58	اہل جنت	227
59	اہل سنت	231
60	صبر پیہم کی ضرورت	237
61	ماتم کی مروجہ صورت	241
62	تاجدار شریعت	246
63	شہریار شریعت	252
64		

Marfat.com

درس قرآن:

ایمان والوں سے خطاب

فرمان کبریا ہے:

اے ایمان والو! سود، دوا ورنہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے O اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کر رکھی ہے O اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ O اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں۔ پرہیزگاروں کے لئے تیار کر رکھی ہے O اور جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں O اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں، اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں، اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں O ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں، اور کامیوں کا کیا اچھا نیگ ہے O تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آچکے ہیں، تو زمین میں چل کر دیکھو، کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا O یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے، اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ، تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو O اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں رکھی ہیں اور اس لئے کہ اللہ

Marfat.com

پہچان کرادے ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے، اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو O اور اس لئے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کردے اور کافروں کو مٹا دے O کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی O (آل عمران: ۱۳۰۔۱۴۲)

......﴿ اشارات ﴾......

۞ ...... سورت آل عمران کی ان آیات قدسیہ میں اللہ کریم نے ایمان والوں کو مخاطب فرمایا ہے۔ ان آیات قدسیہ سے چند اشارات معلوم ہوتے ہیں۔

۞ ...... اگر فلاح چاہتے ہو اور جہنم کی آگ سے آزادی چاہتے ہو تو سود اور اس لعنت کے جملہ متعلقات سے پرہیز کرنا پڑے گا۔

۞ ...... جنت اتنی وسیع ہے کہ زمین و آسمان بھی اس کی وسعتوں میں سما جاتے ہیں۔ وہ پرہیز گاروں کا انعام ہے۔

۞ ...... سخی، بردبار اور عفو والے لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت کے سزاوار ہیں۔ اگر کسی انسان سے گناہ سرزد ہو جائے۔ وہ اپنے رب کریم کے حضور توبہ کرے تو اسے بخشش و رحمت کی امید رکھنی چاہیے۔ توبہ کرنے والے اسے پسند ہیں۔

محنتی اور عزم والے مسلمان ضرور کامیاب ہوتے ہیں۔ انسان پر اچھے اور برے دن آتے ہیں۔ اسے ہر حال میں اپنے رب کریم کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ جنت کے راستے میں کچھ امتحانات ہیں۔ ان کو عبور کرنے کے لئے ہمہ وقت اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔

......۞......

Marfat.com

درس حدیث:

توحید و رسالت کا نصاب

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کچھ اصحاب سے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکی ملازمہ تھی، لڑکی بکریاں چراتی تھی، ایک دن ایک بھیڑیا فربہ بکری اٹھا کر لے گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس نے بتایا تو انھوں نے غصے میں آ کر اس کے ایک تھپڑ مارا، پھر نادم ہوئے اور اس کا ذکر حضور ﷺ سے کیا، حضور ﷺ نے فرمایا تم نے ایک بے قصور مومنہ کو تکلیف دی، انھوں نے عرض کیا وہ تو ایک حبشن عورت ہے، اس کو ایمان سے کیا غرض، حضور ﷺ نے اس کو بلوایا اور پوچھا خدا کہاں ہے، اس نے جواب دیا آسمان میں، اور پوچھا میں کون ہوں، اس نے جواب دیا، اللہ کے رسول، حضور ﷺ نے فرمایا، یہ مومنہ ہے۔ اس کو آزاد کردو، (مسند امام اعظم باب ۳)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہم حضور ﷺ کے پاس تھے حضور نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا چلو، اپنے ہمسائے یہودی کے لڑکے کی عیادت کریں، جب حضور وہاں گئے تو دیکھا کہ وہ عالم نزع میں ہے۔ آپ نے اس کی حالت پوچھی اور فرمایا کہ کہو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اس کا رسول ہوں، لڑکے نے باپ کی طرف دیکھا مگر وہ نہ بولا، حضور نے پھر دعوت دی، اس نے پھر باپ کی طرف دیکھا، اب اس نے کہا

Marfat.com

اقرار کر لے، اس نے اقرار کر لیا، کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذبی نسمتہ من النار، تمام تعریف اللہ کی جس نے میرے وسیلے سے ایک انسان کو آگ سے بچایا۔ (ایضاً)

﴿ اشارات ﴾

✿......ان روایات سے معلوم ہوا کہ حضور ہر ایک کے ایمان سے واقف ہیں، اسی لئے تو اس لڑکی کے بارے میں فرمایا وہ مومنہ ہے بعد میں اس کی تصدیق بھی ہوگئی۔

✿......لڑکی کا کہنا کہ خدا آسمان میں ہے، عرفاً ہے کہ آسمان اس کی تجلیات و فیوضات کا مرکز ہے نا یہ کہ وہ آسمان میں منحصر ہے، ان اللہ علی کل شئی محیط" وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، اس کی شان پر نص قطعی ہے، اس قسم کی احادیث سے مجسمہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے لئے صرف سمت فوق کو متعین کرتے ہیں، حالانکہ سمت فوق حادث ہے اور اللہ تعالیٰ محل حوادث نہیں قدیم ہے، اور ہر جگہ ہے، سو ان احادیث کا وہ مفہوم نہیں جو ان کی عقل ناقص نے تراشا ہے، لڑکی کے اتنے الفاظ کو اس لئے کافی سمجھا گیا کہ اس کے دل و دماغ میں تصور توحید موجود ہے اللہ اعلم ورسولہ اس موضوع پر امام بریلوی علیہ الرحمہ کی کتاب الصمصام نہایت قابل دید ہے۔

✿......ہمسائے کے حقوق میں سے ہے کہ وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے۔

✿......نجات کا دارومدار توحید و رسالت کی گواہی پر ہے۔

✿......توحید و رسالت کے اقرار کی دولت حضور کے وسیلہ سے ملتی ہے، گویا نجات و معرفت انہی کے کرم سے ہوگی، اسی لئے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تعریف کہ اس نے میرے وسیلے سے ایک انسان کو آگ سے بچالیا

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو بھی حاجت رسول اللہ کی

Marfat.com

درس قرآن:

......عظمت مصطفیٰ کے نظارے......

فرمان کبریا ہے!

”نہیں ہیں محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے○ اے ایمان والو! تم اللہ کو خوب یاد کیا کرو○ اور اس کی پاکی بیان کرو، صبح اور شام○ وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے، اور اس کے فرشتے تاکہ تمہیں نکالیں تاریکیوں سے نور کی طرف اور وہ ایمان والوں پر بے حد رحم فرمانے والا ہے○ جس دن وہ اس سے ملیں گے ان (کی ملاقات) کا تحفہ سلام ہوگا۔ اور ان کے لئے عظمت والا اجر ہے○ اے نبی بے شک ہم نے آپ کو مشاہدہ کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا○ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن کرنے والا آفتاب○ اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے○ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۰ تا ۴۷)

......اشارات......

سورۃ الاحزاب کی مندرجہ بالا آیات مبارکہ میں سے یہ اشارات واضح ہوئے

✿......حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نیز آپ کی مثال کا پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور اس پر قرآن وحدیث کے زبردست دلائل موجود ہیں۔ اسی پر تمام امت مسلمہ کے ایمان کا دارومدار ہے۔

Marfat.com

۞...... خدا کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے۔ اور ساتھ ہی اس کے پیارے محبوب دانائے غیوب ﷺ کا ذکر بھی کہ یہی خدا کی سنت ہے اور یہی اہل خدا کی عادت ہے۔

۞...... اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق اس کا درود بھیجنا یہ ہے کہ وہ فرشتوں کی جماعت میں اپنے محبوب کی تعریف کرتا ہے، اس آیت کی روشنی میں وہ گویا اپنے محبوب کے غلاموں کی بھی تعریف کرتا ہے۔ فرشتے دعا کرتے ہیں۔

۞...... اہل ایمان کیلئے اللہ کی طرف سے سلامتی ہے۔

۞...... نبی کا معنی غیب کی باتیں بتانے والا ہے۔

۞...... حضور شاہد کل بن کر آئے ہیں۔ یعنی ازل سے لے کر ابد تک ایمان والوں کے ایمان، کفر والوں کے کفر اور نفاق والوں کے نفاق کو جانتے ہیں۔ اللہ کی تمام مخلوق پر گواہ ہیں اور کائنات کے لئے حاضر و ناظر ہیں۔ اس پر تمام اہل حق مفسرین کا اتفاق ہے۔

۞...... شاہد کا معنی محبوب بھی ہے۔ حضور خدا کے بھی محبوب ہیں۔ خدائی کے بھی محبوب ہیں

۞...... مبشر ہیں...... نذیر ہیں...... داعی ہیں...... سراج منیر ہیں...... اللہ اکبر، اللہ نے کتنی عظمتیں اپنے محبوب پر نچھاور فرما دیں۔

۞...... حضور پر نور ﷺ کی ذات والا کا تشریف لانا اللہ کا فضل کبیر ہے...... کیا کوئی ایمان والا اس فضل کبیر کے حصول پر خوشیاں نہ منائے۔

......۞......

غلام زار پر سرکار کی نظر کرم سمجھو،
بلا کی یورشوں میں مسکرانا ہم کو آتا ہے

Marfat.com

درسِ حدیث:

سطوت مصطفیٰ کے اشارے

فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے!

میں تمہارا میر سامان ہوں۔ میں تم پر گواہ ہوں۔ اور میں یہاں سے اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ یا زمین کی کنجیاں۔ اللہ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے۔ ہاں یہ خوف ہے کہ تم دنیا دار بن جاؤ گے۔ (بخاری شریف)

اشارات

✿...... حضور مخبر صادق ﷺ کے اس فرمان عالی شان سے اہل ایمان کو مندرجہ ذیل اشارات معلوم ہوئے۔

✿...... حضور شفیع معظم ﷺ قیامت کے دن اپنے غلاموں کو قیامت کی ہولنا کی سے بچانے کیلئے تدبیر فرمائیں گے۔ اس سے حضور ﷺ کی شفاعت و وجاہت ثابت ہوئی۔

✿...... حضور نور مجسم ﷺ تمام انسانوں کے بارے میں بارگاہ خداوندی میں شہادت فراہم کریں گے۔ اس سے ان کا انسانوں کے عقائد و اعمال اور ان کی جملہ جزئیات سے آشنا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ شہادت ناقص ہو جائے گی جو یہاں ممکن نہیں۔

✿...... حضور دانائے غیوب ﷺ زمین پر رہ کر جنت میں اپنے حوض کوثر کا مشاہدہ کر سکتے ہیں تو مدینہ طیبہ میں رہ کر زمین کے گوشے گوشے میں موجود اپنے غلاموں کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ عالم شہادت میں رہ کر عالم غیب کو دیکھنا مشکل ہے اور عالم شہادت میں

Marfat.com

رہ کر عالم شہادت کو دیکھنا آسان ہے۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم وفضل سے ہر مشکل کو آسان کرنے پر مکمل اختیار رکھتے ہیں۔

۞...... حضور مختار کل ﷺ زمین کے وارث ہیں، خزانوں کے مالک ہیں، جسے چاہیں، جب چاہیں عطا فرما سکتے ہیں۔ اللہ دینے والا ہے، یہ تقسیم کرنے والے ہیں۔ حضور ﷺ کو بے اختیار ماننا حضور کے اس فرمان سے بغاوت ہے، اور پرلے درجے کی گمراہی ہے،

۞...... معلوم ہوا ان عقیدوں کو ماننے سے آدمی مشرک نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضور نے ان عقیدوں کی وضاحت فرمانے کے بعد یہ فتویٰ دیا کہ تم گویا ان عقیدوں کی وجہ سے مشرک نہیں ہوگے، اس پر قسم بھی اٹھائی۔ اب ان عقیدوں کو مشرکانہ تصور کرنا حضور کے گستاخوں کا کام تو ہوسکتا ہے۔ ان کی نبوت پر یقین کرنے والے غلاموں کا نہیں۔

۞...... امت مسلمہ مشرک نہیں ہوگی۔ دنیا دار ہوسکتی ہے۔ ہمیں دنیا داری سے بچ کر دین داری میں زندگی بسر کرنی چاہیے۔

۞......۞......۞

جہاں کو رزق دیتا ہے خدا ہی   مگر دیتا ہے صدقہ مصطفےٰ کا
غموں میں یارسول اللہ کہنا
طریقہ ہے ہر اک عبد خدا کا

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿سارے جہانوں کیلئے رحمت﴾......

اللہ رب کائنات جل جلالہ نے فرمایا!

اور بے شک نصیحت (کا ذکر کرنے) کے بعد ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے کہ یقیناً زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے ○ بیشک اس (قرآن) میں عبادت کرنے والوں کے لئے (اصل مقصود تک) پہنچانے والی باتیں ہیں ○ اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو (اے محبوب) مگر رحمت سارے جہانوں کیلئے ○ (سورۃ الانبیاء)

......﴿اشارات﴾......

✿...... قرآن پاک نے کھول کر بتا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے پاس کچھ نہیں ہوتا جبکہ اس کے پاک بندے جہان کن فکاں کے وارث ہوتے ہیں۔ وہ جدھر چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں۔ یہ ساری کائنات ان کے اختیارات کی جولانگاہ ہوتی ہے۔

✿...... قرآن پاک انسان کو منزل مقصود پر پہنچاتا ہے۔ انسان میں عبادت کی تڑپ ہونی چاہئے۔ پھر اس کے انوار و تجلیات اس کے عقائد و اعمال کو روشنیوں سے منور کر دیتے ہیں۔

✿...... حضور محبوب کائنات ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔ اس کی ربوبیت تمام جہانوں کے لئے عام ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین ہیں، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی رحمت تمام جہانوں کے لئے عام ہے۔

✿...... یہ بہترین نعت ہے۔

✿...... حضور، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔ لہذا زندہ ہیں...... حاضر و ناظر ہیں......

Marfat.com

شاہد کل ہیں...... مددگار ہیں...... فریاد رس ہیں...... قریب تر ہیں...... جانتے ہیں...... آپ کے فیض سے ہر کوئی بقدر ظرف مستفیض ہو رہا ہے..........

✿...... حضور تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ اور اس کے بنائے ہوئے تمام جہانوں کے درمیان سب سے بڑا وسیلہ ہیں...... عظیم برزخ ہیں...... جس کو جو ملتا ہے حضور کے دم سے ملتا ہے...... اللہ تعالیٰ دیتا ہے، حضور تقسیم فرماتے ہیں۔

رب ہے معطی، یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

✿...... حضور ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں، گویا زمان و مکان کی وسعتیں ان کے سامنے آئینے سے زیادہ روشن ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ہر چیز کو متجلی کر دیا۔ میں نے زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز کو جان پہچان لیا۔ (ترمذی شریف)

✿...... رحمت مصدر ہے، جب مصدر بطور فاعل استعمال ہو تو کلی استغراق نافذ ہوتا ہے کہ اس کا متضاد متصور نہیں۔ حضور کا علم و فضل، زہد و تقویٰ، صبر و حلم، عفو و درگزر، جود و سخا، جلال و جمال، نشت و برخاست، بیان، خاموشی، ہر ادا، ہر انداز، رحمت ہی رحمت ہے۔ رافت ہی رافت ہے، برکت ہی برکت ہے۔

......✿......

وہ بے صورت ہے اس صورت میں ظاہر
وہ دعویٰ ہے یہ برھان مبیں ہے
کوئی بھی غیب ہو کیا غیب اس سے
جو غیب الغیب پوشیدہ نہیں ہے

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿سارے زمانوں کیلئے بہجت﴾......

حضور سرور موجودات ﷺ نے فرمایا۔

ارسلت الی الخلق کافۃ، میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔(مسلم شریف)

......﴿اشارات﴾......

۞...... حضور جان کائنات ﷺ کی رسالت کا فیض عام ہے۔رسالت کی تعریف ہے الرسالۃ ھی الرابطۃ بین المرسِل والمرسَل الیہ۔

رسالت مرسِل اور مرسَل الیہ یعنی خالق اور مخلوق، رازق اور مرزوق، رب اور مربوب کے درمیان رابطے کا نام ہے۔کسی مخلوق میں یہ استعداد نہیں کہ بغیر اس رابطے کے عالم لاہوت کے انوار سے معمور ہو سکے، رسول ہی وہ ذریعہ ہے جو ایک طرف سے عالم لاہوت سے فیض لیتا ہے اور دوسری طرف سے عالم ناسوت میں تقسیم کرتا ہے، عالم ناسوت کی حاجات کو عالم لاہوت میں پیش کرتا ہے، چونکہ حضور ﷺ سب مخلوق کے رسول ہیں اس لئے مرسلین کرام علیہم السلام کے بھی وسیلہ عظمیٰ ہیں۔سعدی نے کیا خوب کہا

ہمہ انبیا در پناہ تواند
مقیم در بارگاہ تواند
تو ماہ منیری ہمہ اخترند
تو سلطان ملکی ہمہ چاکرند

۞...... حضور مرسل اعظم ﷺ تمام مرسلین کے بھی وسیلہ ہیں، اسی لئے تو آدم علیہ السلام کی توبہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وسیلے سے قبول ہوئی، جب آدم حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بے نیاز نہیں رہ سکتے تو آدمی یعنی آدم کا سچا بیٹا تو وہی ہے جو آدم کے وسیلے کو وسیلہ تصور

Marfat.com

کرے گا، حضور کے وسیلے سے بغاوت کرنا آدمیت کی صف سے نکل کر شیطانیت کے دائرے میں داخل ہونے کے مترادف ہے۔نوح علیہ السلام کی کشتی انہی کے وسیلے سے ساحل آشنا ہوئی...... ابراہیم علیہ السلام نے انہی کے وسیلے سے نار نمرودی کو گلزار سرمدی کی صورت میں دیکھا...... یہی چشم یعقوب کی روشنی اور حسن یوسف کی تازگی بن کر آئے ...... انہی سے داؤد کو نغمگی اور عیسیٰ کو مسیحائی نصیب ہوئی۔

کلهم من رسول الله ملتمس

غرفا من البحر اور شفا من الديم

۞...... جو آدمی، حضور تاجدار رسالت ﷺ کو رسول جانتا ہے گویا وہ حضور کے وسیلہ عظمیٰ ہونے کا اقرار کرتا ہے، جو حضور کو نبی کہتا ہے وہ حضور کے غیب داں ہونے کا اعلان کرتا ہے، اگر کوئی کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو واحد مانتا ہوں، ایک نہیں مانتا تو اس نے کیا مانا، لفظ کو مانا معنی کا انکار کر دیا۔لہذا وہ جاہل مطلق ہے، اسی طرح جو کہے کہ میں حضور کو رسول اور نبی مانتا ہوں، وسیلہ اور غیب داں نہیں مانتا، وہ بھی لفظ کو مانتا ہے، معنی کو نہیں مانتا، لہذا جاہل مطلق ہے۔

وہ خود جان خبر ہیں ہر خبر ہے ان سے وابستہ

انہیں بھی بے خبر او بے خبر مانا تو کیا مانا

۞...... حضور علیہ الصلوۃ والسلام سب زمانوں کے رسول ہیں، اس لئے سب زمانوں کو بہجت و بشارت دی جا رہی ہے۔سب زمانے ان کی شفاعت و وجاہت، نبوت و رسالت سے مالا مال ہوئے۔اس کا حسین منظر میدان قیامت میں دیدنی ہوگا، جب سب کا رسول سب کے سامنے نوشہ بزم جنت بن کر ضوفگن ہوگا اور خدا سے لے کر خدائی تک ہر کوئی اس کی مدحت سرائی کر رہا ہوگا۔اسی کا نام مقام محمود ہے، اسی سے اسم محمد ﷺ کے اسرار کھلتے ہیں۔

Marfat.com

درس قرآن:

……﴿اہل قرابت﴾……

فرمانِ کبریا ہے!

فرمادو! میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا مگر (اپنے) قریبیوں کی مودت۔ (القرآن)

……﴿اشارات﴾……

✡…… قرآن حکیم نے اس آیت مبارکہ میں حضور سرور کائنات ﷺ کے قرابت داروں کی شان وعظمت بیان فرمائی۔ اور اس کا اعلان توحید اور اتباع رسالت کے اعلان کی طرح حضور کی زبان سے کرایا۔

✡…… نبی اکرم ﷺ تمام بنی نوع انسان کے محسن اعظم ہیں۔ حضور کے صدقے لوگوں کو ایمان ملا، اسلام ملا، قرآن ملا، عرفان ملا، حقوق ملے، فرائض ملے، جذبات کا قبلہ درست ہوا۔ احساسات کو روشنی ملی، انسان منزل انسانیت پر پہنچا۔ اپنے ان بے بہا احسانات کے بدلے میں حضور کچھ نہیں مانگتے، کچھ نہیں چاہتے، اس سے حضور کی بے لوث اداؤں اور پرخلوص وفاؤں کا اندازہ کیجئے۔

✡…… توحید ورسالت کی تبلیغ میں جو مصائب برداشت کیے ان کا بھی کوئی صلہ نہیں طلب فرمایا۔ حضور پرنور ﷺ نے اپنے نام لیواؤں سے صرف کیا طلب فرمایا۔ اپنے قرابت داروں کی مودت، اپنے اہل بیت کی محبت۔

✡…… مودت کا لفظ ''شدید محبت'' کے لئے بولا جاتا ہے۔ یعنی قرابت داروں سے اتنی محبت کرو کہ ان کے بغیر تمہاری زندگی بے معنی دکھائی دے۔ جیسے پانی کے بغیر مچھلی کی زندگی بے معنی نظر آتی ہے۔

Marfat.com

۞...... آدمی کے قرابت داروں میں اس کے والدین بھی ہوتے ہیں، زوجہ بھی ہوتی ہے۔ بیٹیاں، بیٹے بھی ہوتے ہیں، نواسیاں، نواسے بھی ہوتے ہیں، سسرالی رشتے بھی ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا عبداللہ اور سیدہ آمنہ کی محبت بھی فرض ہے کہ وہ حضور کے والدین کریمین ہیں۔

۞...... حضرت عائشہ، حفصہ، اور دیگر پاک ازواج رضی اللہ عنہن کی محبت بھی فرض ہے کہ وہ حضور کی بیویاں ہیں۔

۞...... حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم اور ان کے دیگر رشتہ داروں کی محبت بھی فرض ہے کہ وہ حضور کے نواسے ہیں۔

۞...... حضرت ابوبکر، عمر، ابوسفیان، امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کی محبت بھی ہے کہ وہ حضور پرنور ﷺ کے سسرالی رشتے دار ہیں۔

۞...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی محبت بھی فرض ہے کہ وہ حضور ﷺ کے داماد ہیں۔

۞...... یہ حقیقت ہے کہ قرابت داروں کی محبت و مودت صرف اہل سنت و جماعت کو نصیب ہے، وہ سب سے محبت کرتے ہیں، یہ صحابہ کرام کے بھی غلام ہیں۔ آل رسول کے بھی سوالی ہیں، جو حضور کے قریب ہے، یہ اس کو سلام کرتے ہیں۔

۞...... اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر تمام لوگ اس محبت و مودت میں رسوخ حاصل کر لیں، اور حضور ﷺ کے تمام قرابت داروں کی شان و عظمت کو تسلیم کریں تو سب فرقہ واریت ختم ہوسکتی ہے۔ کوئی صحابہ کرام کی محبت کا علمدار بن کر آل اطہار کا دشمن ہے اور کوئی آل اطہار کی مودت کا دعویدار بن کر صحابہ کرام کی توہین کرتا ہے۔ کیا ظلم ہے۔ قرآن پاک نے تو سب قرابت داروں کی محبت و مودت کا ذکر کیا ہے۔ لفظ "فی القربیٰ" میں عموم ہے۔ اسے اپنی محدود سوچ کے مطابق محدود کرنا قرآن پاک کے ساتھ زیادتی ہوگی۔

Marfat.com

درس حدیث:

﴿آل رسالت﴾

فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے!

میرا یہ بیٹا حسن سردار ہے۔امید ہے، اللہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان مصالحت کرادے گا (بخاری شریف)

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔(ترمذی شریف)

﴿اشارات﴾

۞...... حضور سرور کائنات ﷺ نے اپنے دو جگر پاروں کی شان و عظمت بیان فرمائی، جن کو آل رسالت میں خصوصی مقام حاصل ہے۔معلوم ہوا ان جگر پاروں کا ذکر کرنا حضور پرنور ﷺ کی سنت ہے۔

۞...... امام حسن رضی اللہ عنہ امت محمدیہ کے سردار ہیں۔

۞...... ان کے ذریعے مسلمان ایک مرکز اتحاد پر جمع ہوں گے، یہ غیب کی خبر ہے، اسے نگاہِ نبوت بہت پہلے مشاہدہ کررہی تھی۔

۞...... مسلمانوں کے دو گروہ کونسے تھے، اہل عراق اور اہل شام، اہل عراق حضرت علی کے طرف دار تھے اور اہل شام حضرت معاویہ کے۔ان دونوں گروہوں میں حضرت امام نے مصالحت کروا کر اپنے نانا حضور کے فرمان پر عمل کیا۔معلوم ہوا حضرت امام کے نزدیک بلکہ حضور ﷺ کے نزدیک امیر معاویہ کے طرف دار بھی مسلمان تھے۔لہذا ان مسلمانوں کے صدیوں بعد بھی ان کی غیبت کرنا، ان کی چغلی کھانا، ان کے خلاف محاذ قائم کرنا اور ان کی نفرت کو اپنے مسلک کی بنیاد سمجھنا حضرت امام کے قائم کردہ اتحاد میں

Marfat.com

خطرناک رخنہ ڈالنے کے مترادف ہے۔

✿...... ''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں'' کا فرمان بتا رہا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ حضور کے از حد قریب ہیں، گویا دونوں ایک ہیں، ان کا ذکر حضور ﷺ کا ذکر ہے، ان کی محبت حضور کی محبت ہے، ان سے نفرت حضور سے نفرت ہے، ان کو خوش کرنا حضور کو خوش کرنا ہے، ان کو ناراض کرنا حضور کو ناراض کرنا ہے، بلکہ یہ معاملہ تو یہاں تک پہنچا ہوا ہے، احب اللہ من احب حبیبنا جس نے حسین سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی

✿...... یہ دونوں شہزادے حضور ﷺ کے ہمشکل تھے، دونوں کو دیکھ کر حضور ﷺ کی یاد تازہ ہوتی تھی، ''میں حسین سے ہوں'' کا یہ بھی مفہوم ہے کہ حسین سے رسولؐ کا پتہ چلتا ہے، رسول منزل ہے تو حسین راستہ ہے، رسول حاصل ہے تو حسین واسطہ ہے، حسین کے بغیر رسول کی معرفت ممکن نہیں۔

✿...... ''حسین مجھ سے ہے'' کا یہ بھی مفہوم ہے، چونکہ وہ مجھ سے ہے اس لئے جس طرح میرا احترام کرتے ہو۔ میرے حسین کا بھی احترام کرو۔

✿...... جیسے فوجوں کے ذریعے فتح ونصرت بادشاہ تک پہنچتی ہے، ویسے ان شہزادوں کے ذریعے سری اور جہری شہادت کے درجے کو بارگاہ ختم نبوت تک رسائی نصیب ہوئی۔ اس لئے یہ دونوں حضور کا عکس جمیل ہیں۔ صورت میں بھی اور سیرت میں بھی،

معدوم نہ تھا سایہ شاہ ثقلین
اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذات حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کیے
آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسین

......✿......

85253

Marfat.com

درس قرآن:

افتخار ولایت

ارشاد خداوندی ہے!

خبردار! بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم ○ (ولی) وہ ہیں جو ایمان لائے اور جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا ○ ان ہی کے لئے دنیا اور آخرت کی زندگی میں بشارت ہے، اللہ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے۔ وہ بہت بڑی کامیابی ہے ○ (سورۃ یونس آیت ۶۲، ۶۳، ۶۴)

اشارات

...... اللہ تعالیٰ نے ان آیات قدسیہ میں اپنے پاک ولیوں اور برگزیدہ بندوں کی شان وعظمت بیان فرمائی۔ الا میں کمال کی تنبیہ اور تاکید پائی جاتی ہے،

...... لفظ اولیاء ولی کی جمع ہے، جس کا معنیٰ ہے وارث، مختار، متصرف، دوست۔ اب ماننا پڑے گا کہ اللہ کا ولی کائنات کا وارث ہے، مختار ہے، متصرف ہے اور مشکلات میں دوست ہے، یہ سب حقائق قرآن پاک کی متعدد آیات سے ثابت ہیں۔

...... ولایت کا معیار ہے ایمان اور تقویٰ۔ ایمان سے مراد اللہ اور اسکے رسول کی شدید محبت ہے اور تقویٰ سے مراد اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اطاعت ہے، ان دولتوں کے بغیر ولایت کا کوئی تصور نہیں۔

...... ولایت کا انعام کیا ہے۔ دنیا سے بے خوف ہونا، آخرت سے بے غم ہونا، دوجہان میں بشارت کا حصول، یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی کو

Marfat.com

انعام ولایت سے سرفراز فرمائے اور اس بارے میں قوائد کو تبدیل کر لے۔ اس کی سخاوت بے پایاں کا تو یہ تقاضا ہے کہ وہ اپنے ولی کے درجات میں دن دگنی رات چوگنی ترقی فرماتا ہے

۞...... دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ولایت کامل جانا انسان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ جب انسان کسی صاحب اختیار کے قریب ہوتا ہے تو وہ پھولے نہیں سماتا، اور جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائے، اس کا کیا مقام ہوگا۔

۞...... اللہ تعالیٰ کا دشمن تو ناکام ہے، نامراد ہے، بے اختیار ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کا دوست کامیاب ہے، بامراد ہے، بااختیار ہے، اگر دوست میں دشمن والے اوصاف ہوں تو اللہ تعالیٰ کی دوستی کا کیا فائدہ؟

۞...... ان آیات کی روشنی میں دشمنوں کی تردید کرنے والی آیات کو دوستوں پر چسپاں نہیں کرنا چاہیے، یہ ایسا مکروہ فعل ہے جو مسلمانوں میں فرقہ واریت کو ہوا دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مطابق خارجیت کی علامت ہے۔ یہ فعل انسان کو ''اشرار'' کے زمرے میں داخل کر دیتا ہے۔

۞...... یہاں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ ولی نبی کا نائب ہوتا ہے اس کی کرامت میں نبی کا اعجاز جلوہ گر ہوتا ہے۔

۞...... یہ بھی معلوم ہوا کہ ولیوں کا ذکر کرنا، اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

۞...... ولی کامیاب ہیں، کامیاب لوگوں کے پاس جانے سے ناکام بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ، شیطان خود ناکام ہوا اس لئے اس کی اولین کوشش یہی ہوتی ہے کہ انسان کسی کامیاب کے پاس نہ چلا جائے

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے کامیاب نہ ہو جائے۔ وہ ہر قدم پر انسان کے راستے کی دیوار بن جاتا ہے اور ولیوں کے بارے میں انسان کے ذہن میں وسوسے ڈالتا ہے، وہ بھی تمھاری طرح کے عاجز انسان ہیں، ان کے پاس کیا ہے، تم شرک کا ارتکاب کرتے ہو وغیرہ، جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان والوں کے قریب ہے، گویا تم رحمت لینا چاہتے ہو تو ان کے پاس ضرور جاؤ ۔

کیمیا پیدا کن از مشتے گلے

بوسہ زن بر آستان کاملے

خدا نے شہ دیں کو قاسم بنایا
کہ ان کی عطا ہے خدا کی عطا ہی
سب اوصاف ان کے وراالورا ہیں
سب انداز ان کے ہیں سب سے جدا ہی
بشیر و نذیر و کریم ان کو کہیے
وہ یٰسین وہ طٰہٰ وہ آمر وہ ناہی
اک اک مومن ان کی غلامی پہ نازاں
مسلماں اک ایک ان کے دیں کا سپاہی
وہی ہیں شہید جہاں شاہد کل
وہی دیں گے محشر میں سب کی گواہی

﴿مجددی﴾

Marfat.com

درس حدیث:

اختیار ولایت

ارشاد مصطفوی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

جس نے میرے کسی بھی ولی سے دشمنی کی تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ جب میرا بندہ نفلوں کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے تو وہ میرا محبوب بن جاتا ہے، پھر میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، جب میرا بندہ مجھ سے کچھ طلب کرتا ہے تو میں اسے ضرور ضرور عطا فرماتا ہوں۔ (بخاری شریف)

اشارات

- اس حدیث قدسی سے معلوم ہوا کہ ولی کی دشمنی اللہ تعالیٰ کی دشمنی ہے۔
- جب اللہ تعالیٰ اپنے ولی کے دشمن سے اعلان جنگ فرماتا ہے تو اس کی سب سے قیمتی چیز ایمان چھین لیتا ہے، اس لئے خطرہ ہے کہ ولی سے ٹکر لینے والے کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوتا۔ اس کی بے شمار مثالیں ہیں
- یہ توضیح مولانا عبداللہ غزنوی غیر مقلد نے بھی بیان کی ہے۔
- انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے گستاخ کے بارے میں فرمایا کہ یہ بے ایمان ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ ایک ولی کامل کا دشمن بن کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کر رہا ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے، جو "حدیث

Marfat.com

والے" کہلاتے ہیں مگر ولیوں کے خلاف زبان وقلم کے خنجر تیز کرتے ہیں۔

۞...... ولی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے اس لئے اس کی سب مخلوق کا محبوب ہوتا ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے ساتھ محبت کرتا ہے اور اس کے حکم کے سامنے سرنگوں ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام کرامت ہے۔

۞...... اللہ تعالیٰ کی محبت رنگ لاتی ہے تو وہ دور و نزدیک سے سنتا ہے، وہ کائنات میں تصرف کرتا ہے، وہ ہر مقام کی سیر کرتا ہے، کیونکہ اس کے اعضاو جوارح میں اللہ تعالی کی قدرت کا نور جلوہ ریز ہوتا ہے۔

۞...... آج کل ولیوں کے گستاخ یہ پوچھتے ہیں کہ تم یا غوث کہتے ہو، کیا وہ سنتے ہیں، یہ حدیث کہتی ہے کہ کیوں نہیں سنتے، کیوں نہیں دیکھتے، کیوں نہیں چل کر مشکل آسان فرماتے، ہم خدا کے کسی دشمن کے بارے میں نہیں، خدا کے ولی کامل کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب ان کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں میں خدا کی قدرت کارفرما ہے تو ان کو معذور سمجھنا دراصل خدا کی قدرت کو معذور سمجھنے کے مترادف ہے۔

۞...... قدرت خدا کے سامنے کوئی فاصلہ، فاصلہ نہیں، کوئی مشکل، مشکل نہیں، قدرت خدا سے ہی ولی قادر ہیں۔ سامع ہیں، ناظر ہیں، وہ ہوتے زمین پر ہیں تصرف آسمانوں پر کرتے ہیں۔ وہ بغداد میں بیٹھ کر کبھی ڈوبتے جہاز کو ساحل آشنا کرتے ہیں۔ کبھی مردے زندہ کرتے ہیں۔ کبھی مغرب میں رہ کر مشرق میں مرید کا ستر ڈھانپتے ہیں۔ کبھی گمراہ ہونے والے کو پانی کا چھینٹا مار کر ہدایت سے ہمکنار کرتے ہیں۔ یہ حدیث سمجھ میں آجائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ولایت کے کمالات نکھر کر سامنے نہ آجائیں۔

۞...... ولی جب بھی اللہ سے مانگتا ہے اسے ضرور مل جاتا ہے، حدیث کے الفاظ ہیں لاعطینہ، لام میں تاکید ہے، نون ثقیلہ میں بھی تاکید ہے۔

Marfat.com

✿ ...... جسے اللہ تعالیٰ کی جناب سے ہر وقت ہر چیز مل سکتی ہے، کیوں نہ اس کے پاس جا کر دعا کرائی جائے، ولی اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا فیضان ہمہ وقت تقسیم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی کو اس کی دعا کے صدقے اولاد ملتی ہے، کسی کو ایمان ملتا ہے، کسی کو معرفت نصیب ہوتی ہے۔ کوئی مشکل میں ہوتا ہے تو اس کی مشکل ٹل جاتی ہے، بقول اقبال۔

تمنا درد دل کی ہو تو خدمت کر فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

✿ ...... حدیث کے اس جملے کی وضاحت ان احادیث سے بھی ہوتی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کچھ پراگندہ بالوں والے ایسے ہیں جن کو دروازوں سے ہٹا دیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ پر کوئی قسم کھالیں تو اللہ ضرور پوری فرمادے، نیز حضور ﷺ نے حکم دیا، میری امت کے اہل رحمت کے پاس جا کر حاجتیں طلب کرو۔ نیز فرمایا، جب مصیبت میں پڑ جاؤ تو آواز دو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، نیز فرمایا، ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔

✿ ...... بعض دفعہ یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی قریب ہے تو تم اسے چھوڑ کر کسی اور کے پاس کیوں جاتے ہو، ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو شہ رگ سے قریب ہے۔ مگر تم اس کے کتنے قریب ہو، تمہیں اسے چھوڑنے کے لئے نہیں، اسے پانے کے لئے اور اس کا قرب حاصل کرنے کیلئے "و ابتغوا الیه الوسیلة" کے حکم کے مطابق اس کے کسی ولی کامل، کسی مقرب بارگاہ کے پاس جانا چاہئے، مولوی اسماعیل دہلوی کے ہاں بھی الوسیلہ سے مراد شیخ کامل کی ذات ہے۔ مقصود حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس مقصود تک پہنچانے کے لئے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے وسیلے کام آتے ہیں،

......✿......

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿ میلاد کی فرحت ﴾......

ارشاد خداوندی ہے!

اے محبوب! فرمادو اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نصیب ہو تو خوب خوشی مناؤ، وہ (خوشی ہر اس شے سے) بہتر ہے جسے وہ (دنیا وآخرت کیلئے) جمع کرتے ہیں۔ (پارہ ۱۱، رکوع ۱۱)

......﴿ اشارات ﴾......

✿......اس آیت مبارکہ سے مندرجہ ذیل اشارات حاصل ہوئے؛

✿......جس طرح اللہ تعالیٰ نے توحید، رسالت، رسول کی اطاعت، رسول کے قریبیوں کی مودت کے احکامات اپنے رسول معظم ﷺ کی زبان مبارک سے صادر فرمائے، اس طرح حصول فضل ورحمت پر مسرت کا حکم بھی انہی کی زبان مبارک سے جاری کیا۔

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے ترے سنی
اللہ کو کس قدر ہے تری گفتگو پسند

✿......ہر فضل ورحمت پر خوشی منانا اور نعمت وبرکت کا چرچا کرنا، ہر ایمان والے پر فرض ہے، کیونکہ جسطرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز قائم کرو، زکوۃ دو، حج کرو، روزہ رکھو، جہاد کرو اسی طرح فرمایا، حصول فضل ورحمت پر خوشی مناؤ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام میں فرق کرنا کسی کو زیبا نہیں۔

✿......سوچئے عام فضل ورحمت پر خوشی منانا ایمان کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی تحدیث ہے تو اس کی نعمت عظمیٰ اور رحمت عظمیٰ کا ذکر کرنا کتنا ضروری ہوگا۔

✿......اس بات سے کسی مسلمان کو انکار نہیں کہ حضور جان کائنات ﷺ اللہ کا فضل

Marfat.com

کبیر ہیں، تمام جہانوں کے لئے رحمت عظیم ہیں اور شاید اسی لئے نواب صدیق حسن بھوپالی بھی کہہ گئے کہ جسے حضور کی ولادت کی خوشی نہیں مسلمان ہی نہیں۔ لفظ " فلیفرحوا" میں مطلق خوشی منانے کا حکم ہے، لہذا شریعت مطہرہ کے دائرے میں رہ کر ہر خوشی جائز ہے، محفلیں منعقد کرنا، جھنڈیاں لگانا، قمقمے روشن کرنا، جلوس نکالنا، شیرنیاں تقسیم کرنا، مبارکبادیں دینا اور وصول کرنا، تحائف بھیجنا سب جائز ہے کہ ان کی حرمت پر کسی کے پاس کوئی نص قطعی نہیں اور ویسے بھی سو سالہ اور ڈیڑھ سو سالہ ''جشن دیو بند'' اور سو سالہ جشن آل سعود منانے والوں کو جشن میلاد پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے، وہ جائز ہے تو یہ بدرجہا اولیٰ جائز ہے۔

۞...... میلاد مصطفیٰ کی خوشی دنیا و آخرت کے لئے جمع ہونے والے ہر عمل سے بہتر ہے کیونکہ تمام اعمال کا دار و مدار اس پر ہے کہ حضور کی آمد پر خوشی کا اعلان کیا جائے، جو آدمی حضور کی آمد سے خوش نہیں گویا وہ قرآن سے خوش نہیں، اسلام سے خوش نہیں، نماز و روزہ سے خوش نہیں، صدقہ و خیرات سے خوش ہیں، جہاد و زکوۃ سے خوش نہیں، یہ سب کچھ تو آمد مصطفیٰ کے طفیل ہی نصیب ہوا ہے۔

......۞......

غلام زار، فیضان رسالت

جدھر دیکھو، اُدھر جلوہ نما ہے

Marfat.com

درسِ حدیث:

……﴿ میلاد کی عظمت ﴾……

حدیث بخاری ہے کہ جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے برے حال میں دیکھا۔ اس نے پوچھا کہ تمھارے ساتھ کیا گزری۔ اس نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہوتے ہی سخت عذاب میں پھنس گیا ہوں، ماسوا اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کے باعث اس ''انگلی'' سے مجھے پانی پلا دیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح)

……﴿ اشارات ﴾……

✿…… ابولہب کو برے حال میں دیکھنے والے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے (فتح الباری)

✿…… حضور پرنور ﷺ کی ولادت پیر کے روز ہوئی اور ابولہب نے حضور کو اپنا بھتیجا سمجھتے ہوئے خوشی منائی اور اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا۔ یہ حضور کا معجزہ ہے کہ حضور کے میلاد کی خوشی کا کچھ نہ کچھ فائدہ ایک کھلے کافر کو بھی پہنچ رہا ہے۔

✿…… امام ابن جزری علیہ الرحمہ اور شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ جیسے لوگ فرماتے ہیں کہ جب ایک کافر کو مسرت میلاد کا انعام دیا گیا تو اس موحد مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کی ولادت سے خوش ہوتا ہے، آپ کی محبت میں بقدر توفیق خرچ کرتا ہے، میری جان کی قسم اس کی جزا یہ ہوگی کہ اللہ کریم اس کو اپنے فضل عمیم اور جنات نعیم میں داخل فرمادے گا۔

✿…… شیخ سعدی علیہ الرحمہ کہتے ہیں ؎

دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

Marfat.com

۞...... کافر عذاب کے لئے عالم برزخ میں زندہ ہے تو مومن ثواب کے لئے کیوں زندہ نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ السلام علیکم یا اہل القبور کہنے کا حکم دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اہل قبور قبرستان میں آنے والے کے جوتوں کی چاپ سنتے ہیں، اسے پہچانتے ہیں۔

۞...... یہ درست ہے کہ کافر کو برزخ وقیامت میں اس کے اچھے اعمال کا بھی اجر و ثواب نہیں ملے گا۔ لیکن یہاں عظمت میلاد کو اجاگر کرنا مقصود تھا، اس لئے اس واقعے کو حضور پرنور ﷺ کے خصائص میں شمار کیا جاتا ہے۔

یہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے لہٰذا جو حضرات بخاری شریف اور مسلم شریف کے سوا کسی اور کتاب کو اٹھانا پسند نہیں کرتے انہیں تو اس واقعے کو تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہونا چاہیے، لگتا ہے عظمت مصطفیٰ کو ظاہر کرنے والی کوئی روایت بخاری ومسلم میں بھی موجود ہو تو انہیں کوئی پروا نہیں ہوتی۔ تو پھر دشمنی تو حضور پرنور ﷺ کے ساتھ ہوئی، خبردار! حضور کی دشمنی زندگی کا مقصود ہے تو پھر توحید بھی دوزخ سے نہیں بچا سکتی۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

۞...... یاد رہے کہ میلاد کی عظمت پر تمام علمائے امت کا زبردست اجماع ہے، ہر دور کے بلند پایہ مفکرین اسلام نے میلاد کی عظمت پر گرانمایہ کتابیں لکھی ہیں۔

......۞......

اے غلام شہ ذیشاں ہو مبارک تجھ کو
تیرا مرشد ہے لگی دل کی بجھانے والا

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿صدیق کی عظمت﴾......

ارشاد باری ہے!

''اور اس (آگ) سے بہت دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار ہے ٥ جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو ٥ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے ٥ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے ٥ اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا ٥'' (سورۃ الیل، آیت ۱۷ تا ۲۱)

......﴿اشارات﴾......

- ...... شیعہ وسنی حضرات کی مستند کتابیں گواہ ہیں کہ یہ آیات قدسیہ تاجدارِ صداقت، یارِ غارِ نبوت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔
- ...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عذاب سے دور ہیں۔
- ...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ''الا تقی'' ہیں، یعنی انبیاء کرام کے بعد سب سے بڑے متقی، اور قرآن پاک نے فرمایا ''ان اکرمکم عند اللہ اتقکم'' تم میں اللہ کے ہاں وہی افضل ہے جو تم میں سب سے بڑا متقی ہے۔ افضلیت صدیقی نص قطعی سے ثابت ہوئی۔ آپ ایسے متقی ہیں کہ دور جہالت میں بھی ہر برائی سے محفوظ رہے۔
- ...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سخاوت اللہ کیلئے ہے اور ان کا مال ومنال پاک ہے،
- ...... یہاں تزکی سے مراد دل کی صفائی اور فضائل کی زیادتی مراد ہے، جس سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مالا مال ہیں۔
- ...... کفار مکہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر پر امیہ بن خلف یا حضرت بلال کا کوئی احسان

Marfat.com

ہوگا جوانہوں نے بھاری قیمت ادا کر کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو امیہ سے خریدا اور آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وسوسے کی تردید فرمائی کہ یارِ غار پر کسی کا احسان نہیں، اس نے یہ کام صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خوشنودی کیلئے کیا ہے۔

۞...... معلوم ہوا کہ اہل محبت پر اعتراضات کرنا، ان کے اعمال کو اپنی کسوٹی پر تولنا کفار کا طریقہ ہے اور ان کا دفاع کرنا رب کریم کا طریقہ ہے۔

۞...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔

۞...... اور اللہ تعالیٰ بھی عنقریب انہیں راضی فرمائے گا۔

۞...... اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک سے فرمایا، ولسوف یعطیك ربك فترضی اور حضرت صدیق سے فرمایا، ولسوف یرضی معلوم ہوا کہ آپ مقام رضا میں بھی مظہر رسول ہیں،

۞...... اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ آج اپنے محبوب ﷺ کے محبوب رضی اللہ عنہ سے راضی نہیں یا وہ اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رضا دنیا والوں پر ظاہر فرمائے گا۔

۞...... جب شان صدیق کا اعلان قرآن پاک نے عام فرمایا تو اب جو بھی ان میں عیب تلاش کرے گا، مردود ہوگا اور جو انکی مدحت سرائی کرے گا، مقبول ہوگا۔

......۞......

میں ہوں غلام زار قیامت میں کامیاب
دنیا میں ریزہ چیں تھا جو آلِ بتول کا

Marfat.com

درسِ حدیث:

......﴿ صدیق کی خلافت ﴾......

ارشادِ نبوی ہے!

۞...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں فرمایا ''اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو بلاؤ تا کہ میں ایک تحریر لکھ دوں، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرے یا کہنے والا کہے کہ میں، لیکن اللہ اور ایمان والے ابو بکر کے سوا کسی کو نہیں مانیں گے۔'' (رواہ مسلم)

۞...... حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک خاتون آئی اور اس نے کسی چیز کے متعلق حضور ﷺ سے بات کی، حضور نے دوبارہ حاضری کا حکم دیا۔ وہ بولی یا رسول اللہ! فرمایئے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں، شاید اس کی مراد حضور ﷺ کا وصال تھا، فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آجانا۔ (بخاری و مسلم)

۞...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس قوم میں ابو بکر ہوں، انہیں یہ لائق نہیں کہ ان کی امامت ابو بکر کے سوائے کوئی اور کرے۔ (ترمذی)

......﴿ اشارات ﴾......

۞...... حضور پرنور ﷺ ایام مرض وصال میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی سند لکھنا چاہتے تھے، حدیث قرطاس کو اس حدیث کے تناظر میں دیکھا جائے۔

۞...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں لکھنے کی کوئی صراحت کیا

Marfat.com

اشارت بھی کسی حدیث میں موجود نہیں، یہ یار لوگوں کا محض قیاس ہے۔ حیرت ہے کہ قیاس کو "شیطانی کام" سمجھنے والے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کو قیاس سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

۞...... یہ مسئلہ اعتقادی ہے، عملی نہیں کہ جہاں قیاس سے امداد لی جائے۔

۞...... اگلی حدیث میں مزید وضاحت ہے کہ حضور تاجدار رسالت ﷺ کے بعد حضور تاجدار صداقت رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ ہیں۔ ورنہ حضور پر نور ﷺ خاتون کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرما دیتے۔

۞...... تیسری حدیث حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امانت وخلافت پر مہر کا درجہ رکھتی ہے،

۞...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہم نے امام وخلیفہ نہیں بنایا جو یار لوگ ہمارے پیچھے پڑے ہیں، انہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے امانت وخلافت سے نوازا ہے۔

۞...... خلافت صدیقی پر اللہ بھی راضی ہے، رسول بھی راضی ہے، ایمان والے بھی راضی ہیں۔ ہزاروں صحابہ کرام نے حضرت صدیق کی بیعت کی، اس کا مطلب ہے کہ وہ سب ایمان والے ہیں۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا "لیکن اللہ اور ایمان والے ابو بکر کے سوائے کسی کو نہیں مانیں گے" اب ہزاروں صحابہ کرام کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا، خود اپنے ایمان واسلام کو غرق کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی بغاوت ہے،

☆...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا، کہ حضور پر نور ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہمارے دین کیلئے چن لیا، ہم نے انہیں اپنی دنیا کیلئے چن لیا، یعنی ابو بکر دین و دنیا کے امام ہو گئے، آپ کا یہ قول حدیث رسول کی بہترین تفسیر ہے۔

۞......۞......۞

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿اعلان ختم نبوت﴾......

ارشادخداوندی ہے!

نہیں محمد مردوں میں سے کسی کے باپ، لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں میں آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (سورۃ الاحزاب)

......﴿اشارات﴾......

✿......یہ آیت مبارکہ حضور پرنور ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان فرمارہی ہے۔

✿......امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے، ختم اللہ به النبیین قبله فلا یکو ن نبی بعد ہ یعنی خاتم النبین کا معنی یہ ہے اللہ نے آپ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا، اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔

✿......خاتم النبیین کا معنی ہے آخری نبی، جیسا کہ مجمع بحار الانوار جلد اول میں رقم ہے، الخا تم و الخاتم فی اسماء النبی ﷺ با لفتح اسم ای آ خرھم و بالکسر اسم فاعل ۔

✿......اس آیت کے تحت حضرت امام حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اہل سنت و جماعت نے کہا ہے کہ ہمارے نبی کے بعد اب کسی نبی کی بعثت نہیں ہوگی۔ کیونکہ فرمان باری ہے کہ محمد اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور حضور نے خود فرمایا، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اب جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے وہ کافر ہوگا کیونکہ اس نے نص کا انکار کیا اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہوگا۔

✿...... مفردات راغب اصفہانی میں ہے، لا نه ، ختم النبو ۃ ای تممها بمجیئه،

Marfat.com

حضور ﷺ نے نبوت کوختم فرمایا، یعنی اسے تشریف لاکر مکمل کر دیا۔

✿...... حضرت علامہ ابن حریر علیہ الرحمہ نے فرمایا، انہ الذی ختم الا نبیاء ﷺ وعلیھم، انہ آخر النبیں یعنی حضور وہ ہیں جن پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہوا، بے شک وہ آخری نبی ہیں۔ (تفسیر ابن جریر جلد ۲۲ ص ۱۶)

✿...... حضرت امام محمود آلوسی نے فرمایا، نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا کتاب و سنت سے صراحتاً ثابت ہے۔ اور اسی پر اجماع امت ہے۔ اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ اور اگر وہ اصرار کرے تو اسے قتل کیا جائے (روح المعانی ۲۲/۳۴)

✿...... حضرت امام ابن کثیر علیہ الرحمہ نے لکھا فھذہ الا یۃ نص فی انہ لا نبی بعدہ و اذ کان لا نبی بعدہ فلا رسول بعدہ با لطر یق الا ولیٰ "نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اور جب کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو بطریق اولیٰ رسول بھی نہیں ہو سکتا۔ اس مضمون کی احادیث صحابہ کرام کی جماعت نے متواتر حضور ﷺ سے روایت فرمائیں ......جو بھی قیامت تک اسود عنسی اور مسلیمہ کذاب کی طرح نبوت کا دعویٰ کریگا وہ کذاب اور دجال ہوگا، (ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۰۴)

✿...... خاتم النبیین، میں جمع سالم پر الف لام ہے، ایسا ہو تو جملہ نحویین کیمطابق حقیقی معنیٰ مراد ہوگا، قادیانی خاتم کا مجازی معنیٰ "افضل" وغیرہ مراد لیتے ہیں، یہاں مجازی معنیٰ کی گنجائش نہیں، خاتم کا معنیٰ آخری ہی آیت کا مفاد ہے۔

✿......امت کے تمام مفسرینِ قرآن کا اجماع ہے کہ خاتم کا معنیٰ آخری ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے، تفسیر کبیر جلد ٦ ص ٧٨٦، صاوی جلد ۳ ص ۲۶۳، ابوالسعو د جلد ٦ ص ٧٨٨، تفسیرات احمدیہ ص ٦٠٤ وغیرہ،

✿...... قادیانی لفظ "خا تم النبیین "کو خاتم الشعراء پر قیاس کرتے ہیں۔ مثلاً غالب

Marfat.com

کو خاتم الشعراء کہا جائے تو کیا کہا جائے گا کہ غالب کے بعد کوئی شاعر نہیں ہو سکتا، ہمارے نزدیک یہ قیاس مع الفارق ہے، کیونکہ خاتم النبیین کلام خالق ہے، خاتم الشعراء کلام مخلوق ہے، کلام خالق کو، کلام مخلوق پر قیاس کرنا درست نہیں، بھلا قدیم کو حادث پر قیاس کرنا کونسا انصاف ہے، ثانیاً خاتم الشعراء میں جمع مکسر پر الف لام ہے جس میں مجازی معنیٰ کی گنجائش نکل سکتی ہے، خاتم النبیین میں ایسا اصول کے خلاف ہے، کیونکہ یہاں استغراق حقیقی کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ ثالثاً نبوت کو شاعری پر قیاس کرنا عجیب ہے۔ شاعر تو ہوتے رہتے ہیں، ولی بھی، عالم بھی، محدث بھی ہوتے رہتے ہیں، لیکن حضور کے بعد کسی کا نبی ہونا ممکن نہیں، یہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، اسی لیے یہ آیت مبارکہ امتناع نظیر مصطفیٰ کی اولین دلیل ہے، جس پر علماء حق کا اجماع ہے۔ مفتی محمد شفیع کراچوی نے بھی لکھا ہے، ''اگر خاتم النبیین اور لا نبی بعدی میں تاویلات باطلہ کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھا تو پھر بت پرست اور مشرکین کو بلکہ ان کے معلم و امام ابلیس کو بھی دائرہ اسلام سے خارج و کافر نہیں کہہ سکتے۔ اور جو لوگ ایسی تاویلات باطلہ کر کے امت کے اجماعی عقائد اور قرآن و حدیث کی واضح تصریحات کی تکذیب کرنے والوں کو امت اسلامیہ سے علیحدہ کرنے کو اس لئے برا سمجھتے ہیں کہ اس سے اسلامی برادری کو نقصان پہنچتا ہے، ان کی تعداد کم ہوتی ہے یا ان میں تفرقہ پڑتا ہے تو انہیں غور کرنا چاہئے کہ اگر تفرقہ اور اختلاف سے بچنے یہی معنی ہیں کہ کوئی کچھ کیا کرے اور کہا کرے مگر اس کو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھا جائے تو پھر ان مٹھی بھر ملاحدہ و زنادقہ سے ملت کو کیا سہارا لگتا ہے؟ ایسی پوچ تاویلات کے ذریعے تو سارے جہان کے کافروں کو ملت اسلامیہ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسی ہی رواداری کرنا ہے تو پیٹ بھر کے کی جائے تاکہ دنیا کی ساری قومیں اور سلطنتیں اپنی ہو جائیں اور کفر و ایمان کی یہ جنگ

Marfat.com

ہی ختم ہو جائے'' (کفر وایمان ص ۴۸)

۞...... حضرت امام حلیمی علیہ الرحمہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے، ہمارے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ (ظاہری) میں یا بعد کسی شخص کا یہ تمنا کرنا کہ کسی طرح وہ نبی ہوتا، ان تمام صورتوں میں وہ کافر ہو جائے گا، اور ظاہر ہے اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے ہو یا دل سے۔ (اعلان بقواطع الاسلام)

۞...... بلکہ امام الائمہ حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اب جو کسی سے اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

۞...... حضور مردوں میں کسی کے باپ نہیں تو بھائی کیسے ہو سکتے ہیں۔ حضور ﷺ کو ''بڑے بھائی کی مثل'' کہنا پرلے درجے کی گستاخی ہے۔ کچھ نام نہاد مسلمانوں کی انہیں گستاخیوں کی شہ پا کر دجال قادیانی کو نبوت کے عقیدے پر شب خون مارنے کی جسارت ہوئی ہے۔

۞...... مولانا سلیمان منصور پوری نے لکھا ہے کہ بعض صوفیہ نے جو غلبہ حال کی وجہ سے انا الحق کی بات کہی ہے لیکن ان کو بھی کبھی ادعائے نبوت کا حوصلہ نہ ہوا، (ملخصاً) گویا با خدا دیوانہ باشد با محمد ہوشیار۔

......۞......

خدایا، مری لاج رکھنا لحد میں
یہ عاجز غلام درِ مصطفےٰ ہے

Marfat.com

درس حدیث:

......عرفان ختم نبوت

ارشاد مصطفوی ہے!

...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکار ابد قرار ﷺ نے فرمایا، مجھے تمام نبیوں پر چھ فضیلتیں عطا کی گئیں، ٥ مجھے جامع کلمات دیئے گئے ٥ میری رعب سے امداد کی گئی ٥ میرے لئے غنائم حلال کیے گئے ٥ میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی قرار دی گئی ٥ مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ٥ میرے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا (مسلم، مشکوٰۃ کتاب الفتن)

...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے، حضور فخر آدم ﷺ نے فرمایا "بنی اسرائیل کے انبیاء کرام ان کی پاسبانی کرتے تھے، ایک نبی کا وصال ہو جاتا تو دوسرے نبی اس کے جانشین ہو جاتے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، (متفق علیہ)

...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے، حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: "بے شک رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے، میرے بعد نہ کوئی رسول اور نہ کوئی نبی ہوگا" (ترمذی، احمد)

...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور محسن اعظم ﷺ نے فرمایا "میں سب نبیوں سے آخری ہوں اور تم سب امتوں سے آخری ہو، (ابن ماجہ)

...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور جان دو عالم ﷺ نے فرمایا "میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر کوئی یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے، اور میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں،

Marfat.com

(ترمذی، ابوداؤد)

......اشارات......

......ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کی طرح حضور ﷺ کے فرمان پاک نے بھی عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت پر زور دیا ہے۔

......جملہ لانبی بعدی، خاتم النبیین کی تفسیر ہے، اس جملہ نے لفظ خاتم کے جملہ مجازی معنوں کو رد کر دیا۔ اب اس کا سب سے پہلے یہی معنی مقصود ہے یعنی آخری،

......لانفی جنس استعمال ہوا۔ جونکرہ پر داخل ہوا ہے، اس کا معنی ہے کہ میرے بعد یہ جنس ہی ختم ہے۔

......مفسرین فرماتے ہیں ''خاتم النبیین'' کے بعد لانبی بعدی بطور تفسیر مذکور ہے اور اسی وجہ سے اس جملہ کا پہلے جملہ پر عطف نہیں کیا گیا۔ اس لئے کہ بلاغت کا قاعدہ ہے کہ جب جملہ ثانیہ جملہ اولیٰ کے لئے عطف بیان ہو تو پھر عطف ناجائز ہو جاتا ہے، اس لئے کہ عطف نسق چاہتا ہے تغائر کو اور عطف بیان چاہتا ہے کمال اتحاد کو۔ اور کمال وحدت اور مغائرت جمع نہیں ہو سکتی'' (مسک الختام ص ۲۳)

......یاد رہے کہ حضور ﷺ کے بعد ذاتی، عرضی، اصلی، ظلی، بروزی، غیر تشریعی اور تشریعی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔

......حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا مقام مدح بھی ہے، کیونکہ یہ حضور کا امتیازی وصف ہے، جو دیگر امتیازی اوصاف کے ساتھ بیان ہوا، یہ اوصاف کسی اور کو نصیب نہ ہوئے،

......حضور ﷺ نے تیس کذابوں کا ذکر فرمایا، معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی نگاہ نبوت مستقبل کے فتنوں کو مشاہدہ فرما رہی تھی، امت کو ان فتنوں سے خبردار رہنا چاہیے،

......ان آثار مرفوعہ سے معلوم ہوا کہ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی متصور کیا جائے تو حضور کی خاتمیت میں فرق آتا ہے، جو کہتے ہیں فرق نہیں آتا وہ کتاب وسنت کے خلاف بات کرتے ہیں۔

Marfat.com

......اتنے واضح دلائل کے ہوتے ہوئے کسی ''ضعیف اثر'' سے استدلال کر کے ختم نبوت کی خودساختہ تشریحات کو عام کرنا اور امت کی گمراہی کے دروازے کھولنا عذاب کا موجب تو ہوسکتا ہے، ثواب کا نہیں۔

......ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آپ عربی لغت کی کوئی بھی کتاب اٹھائیں، وہاں بھی آپ کو خاتم کا معنی افضل وارفع نہیں ملے گا۔ مثال کے طور پر ''لسان العرب'' جو عربی کی مستند ترین لغت ہے کی عبارت پیش کر رہا ہوں،

''جب کوئی چیز اپنی انتہا کو اور آخر کو پہنچ جائے تو عرب کہتے ہیں **ختم الشی یختمه** اور ہر چیز کے آخر کو خاتم کہتے ہیں۔ مثلاً سورت کی آخری آیت کو خاتمۃ السورہ کہیں گے۔ **ختام القوم خاتمهم وخاتمهم** ان لفظوں کا معنی ہے قوم کا آخری فرد، حضور ﷺ اسی معنی میں خاتم الانبیاء ہیں، خاتم اور خاتم حضور کے اسماء میں سے دو اسم ہیں، قرآن کریم میں خاتم النبیین کا جو لفظ ہے، اس کا معنی ہے سب کے آخر میں آنے والا'' (ضیاء القرآن سورۃ الاحزاب)

پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسول مانبوت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را
او رسل را ختم ما اقوام را
لا نبی بعدی زا حسان خدااست
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است
خدمت ساقی گری باما گزاشت
داد مارا آخریں جامے کہ داشت
قوم را سرمایہ قوت ازو
حفظ سر وحدت ملت ازو

Marfat.com

درس قرآن:

......معراج مصطفیٰ......

اللہ کریم جل شانہ کا ارشاد مبین ہے!

......ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات، جس نے سیر کرائی اپنے بندہ خاص کو رات کے قلیل حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گردو نواح میں ہم نے برکت رکھی تا کہ ہم دکھائیں اسے اپنی نشانیاں، بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے" (سورۃ اسرائیل:1)

......انہیں سکھایا زبردست قوت والے نے، بڑے دانا نے پھر اس نے بلندیوں کا ارادہ کیا، اور وہ بلند ترین کنارے پر تھا، پھر وہ قریب ہوا اور قریب ہوا، پس دو کمانوں کے برابر یا اور قریب، پس اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو کی، جو (آنکھ نے) دیکھا اسے دل نے نہ جھٹلایا، کیا تم اس سے اس پر لڑتے ہو اس نے جو دیکھا، اور بے شک اس نے تو اسے دوبارہ دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس، اس کے پاس ہی جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا، نہ درماندہ ہوئی وہ آنکھ اور نہ حد سے بڑھی، بے شک اس نے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا، (سورۃ النجم)

......اشارات......

......ان آیات قدسیہ میں اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم، روف و رحیم ﷺ کی سیر و معراج کا ذکر فرمایا۔

......سفر معراج کے ذکر کا آغاز اللہ تعالیٰ کی شان سبحان سے ہوا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

حضور پرنور ﷺ سے سبحان کے بارے میں پوچھا، حضور پرنور نے فرمایا تنزیہ الله عن کل سوءِ یعنی اللہ کا ہر عیب ونقص سے قطعی پاک ہونا۔ (روح المعانی)

✿ ...... یعنی معراج رسول کے عجائب وغرائب پر حیران ہو کر ان کو رد نہ کر دینا، جس نے معراج کرائی ہے وہ رب سبحان ہے، ہر مجبوری ومعذوری سے منزہ ہے، ہر چیز پر قادر ہے، اور جس نے معراج کی ہے وہ محبوب ذیشان ہے جو استعداد کے نقطہ کمال پر فائز المرام ہے۔

✿ ...... حضور پرنور ﷺ عبدہ ہیں، عبد اور عبدہ میں فرق ہے، عبد سراپا انتظار ہے اور عبدہ منتظر ہے۔ یہ حدیث ان اللہ اشتاق الیٰ لقائک کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ جبریل امین نے عرض کیا، اے محبوب، اللہ آپ سے ملاقات کا مشتاق ہے۔

✿ ...... حضور پرنور ﷺ کی عبدیت، ان کی نورانیت کے منافی نہیں، فرشتے نور ہیں، قرآن پاک میں ان کو عباد مکرمون کہا گیا ہے، بعض کم نظر لفظ ''عبدہ'' سے اس سراپا نور کی نورانیت کا انکار کرتے ہیں، انہیں چاہیے کہ فرشتوں کی نورانیت کا بھی انکار کر دیں۔

✿ ...... لفظ عبد کا اطلاق روح اور جسم کے مجموعہ پر ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ حضور پرنور ﷺ نے روحانی معراج ہی نہیں، جسمانی معراج بھی حاصل کی ہے۔

✿ ...... سفر معراج رات کے قلیل حصے میں ہوا جو سرعت رفتار پر دلالت کرتا ہے، اتنے کم وقت میں زمان ومکان کی حدود سے ماوراء جانا حضور پرنور ﷺ کی شان اعجاز ہے، ورنہ آئن سٹائن کے مطابق تو تین لاکھ کلو میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرنے والی روشنی دائرہ کائنات کے قطر کی مسافت تین ہزار ملین نوری سالوں میں طے کر سکتی ہے۔ مگر ادھر تو یہ حال ہے ؎

قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

✿ ...... مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر محبوب ہے، مسجد اقصیٰ سے مقام او ادنیٰ تک

Marfat.com

معراج محبوب ہے۔

✪...... چشم محبوب نے اللہ تعالیٰ کی بے پایاں نشانیوں کو دیکھا، بھلا اورغیب کسے کہتے ہیں، غیب دکھانے والا دکھا رہا ہے، دیکھنے والا دیکھ رہا ہے، شیطان جل رہا ہے۔ یاد رہے کہ من ایتنا میں من تبیضیہ نہیں، تفسیر یہ ہے۔

✪...... مسجد اقصیٰ کے گردونواح میں برکات وتجلیات ہیں۔ مفسرین کرام کے مطابق وہاں انبیاء کرام کے مزارات ہیں۔ اور وہی برکات وتجلیات کے سرچشمے ہیں۔

✪...... سمیع وبصیر، اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے، حضور پرنور ﷺ اللہ تعالیٰ کی سماعت و بصارت کے مظہر اکمل ہیں، کوئی اسے شرک نہ سمجھ لے، قرآن پاک نے تو انسان کے بارے میں فرمایا و جعلناہ سمیعاًبصیراً، ہم نے اسے سمیع وبصیر بنایا ہے۔

✪...... سورۃ النجم کی آیات قدسیہ میں معراج محبوب کا ذکر ہے۔

✪...... یہاں بھی پہلے اللہ تعالیٰ کی قوت وقدرت کا ذکر ہے۔ یعنی جو یہ مقامات عطا فرما رہا ہے، وہ شدید القویٰ ہے، ذومرۃ ہے، افق در افق اسی کے جلوے بکھرے ہوئے ہیں۔

✪...... محبوب کے قرب خاص کا ذکر ہے۔ وہ دو کمانوں کے برابر قریب ہوئے۔ اس سے بھی زیادہ قریب، کتنا قریب آگے الفاظ معذور ہیں، ادراک مبہوط ہے، معانی مفلوج ہیں، کوئی کیا بیان کرے۔

✪...... حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مطابق قوسین سے مراد ایک قوس امکان ہے اور ایک قوس وجوب ہے، حضور ممکن ہیں لیکن امکان کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں کہ اس کے آگے وجوب ہے، بس بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر، قوسین کی تلمیح سے مراد یہ بھی ہے کہ ایک کی رضا دوسرے کی رضا کا عین ہے، ایک کی ناراضی دوسرے کی ناراضی کی عین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کیا کہا، محبوب والا نے کیا سنا، اللہ تعالیٰ جانے یا محبوب والا جانے۔

Marfat.com

⟡...... حضور پرنور ﷺ نے خدا کا دیدار کیا، عموماً ہوتا یہ ہے کہ انسان کی آنکھ دیکھتی ہے، دل تصدیق نہیں کرتا، آنکھ کہتی ہے چاند پانی کے اندر اتر آیا ہے، دل کہتا ہے، بالکل جھوٹ، وہ کیسے اتر سکتا ہے، مگر یہاں یہ معاملہ نہیں۔ حضور ﷺ اپنے رب کا جلوہ دیکھ رہے ہیں اور قلب منیر گواہی دے رہا ہے کہ واقعی دیکھ رہے ہیں۔

⟡...... حضور پرنور ﷺ کی سیر و معراج کا عظیم الشان سفر عالم بیداری میں ہوا، خواب کا کہیں ذکر نہیں، اگر حضور خواب کا ذکر فرماتے تو کفار مکہ کو حیران و پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ سب اس لئے نقش حیرت بلکہ پیکر انکار بنے ہوئے تھے کہ ان کے نزدیک عالم بیداری میں ایک جسم محسوس کا اتنے تھوڑے عرصے میں زمان و مکان کی سرحدوں سے نکلنا اور واپس آنا امر محال تھا۔ لیکن اہل ایمان کے نزدیک امر کمال تھا۔

⟡......امام المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ہے ھی رویا عین اریھا رسول ﷺ یعنی رویا کا معنی عالم بیداری میں آنکھوں سے دیکھنا ہے (ضیاء النبی ۲/۴۹۱) ان کا فرمان ہے، "میرا ایمان ہے کہ نبی ﷺ کا معراج بیداری اور جسم کے ساتھ تھا۔ یہی اعتقاد اکثر ائمہ محدثین اور فقہائے تابعین محدثین اور فقہائے تابعین و صحابہ کا ہے (رحمۃ للعالمین جلد ۳ ص ۱۳۸)

⟡...... "سلف صالحین اور امت مسلمہ کی غالب اکثریت کی رائے یہ ہے کہ اسراء جسم مبارک کے ساتھ بیداری کی حالت میں ہوا اور یہی قول حق ہے، اور حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر، حضرت انس، حضرت حذیفہ، حضرت عمر، حضرت ابو ہریرہ، مالک بن صعصعہ، ابی حبہ بدری، حضرت عبداللہ بن مسعود (صحابہ کرام) اور حضرت ضحاک، سعید ابن جبیر، قتادہ ابن المسیب، ابن شہاب، ابن زید، حسن، ابراہیم، مسروق، مجاہد، عکرمہ اور ابن جریج (تابعین عظام) امام طبری، امام احمد بن حنبل، اور مسلمانوں کی ایک عظیم جماعت کا یہی قول ہے، متاخرین میں سے اکثر فقہا، محدثین اور مفسرین علیہم الرضوان

Marfat.com

والرحمۃ کا یہی عقیدہ ہے۔ (الشفاء جلد ا ص ۲۴۲)

✿...... حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں "وکل ذالک بجسدہ ﷺ فی الیقظة یہ سب سفر جسم کے ساتھ بیداری کے عالم میں ہوا" (حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۸۷)

✿...... غیر مقلدین کے متفقہ اور نہایت "صاحب کرامت بزرگ" مولانا محمد سلمان منصور پوری لکھتے ہیں،

"واضح ہو کہ عروج جسدی کا انکار آج کل کے فلسفہ خشک کی بنیاد پر فضول ہے، کیونکہ جس قادر مطلق نے اجرام سماویہ کے بھاری بھر کم اجسام کو خلا میں مقام رکھا ہے، وہ جسم انسانی کے صغیر جرم کو خلا میں لے جانے کی بھی قدرت رکھتا ہے، آج کل نائٹروجن کی طاقت سے ہوائی جہاز اور جہازوں کے زور سے آدمی اڑ رہے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی کریم کو بسواری براق (جو برق سے مشتق اور الیکٹرسٹی کی طاقت مخفیہ کی جانب اشارہ کن ہے) ملکوت السموات کی سیر کرانا کچھ بھی مستعبد نہیں، میرا اعتقاد یہ ہے کہ معراج جسم کے ساتھ اور بحالت بیداری تھی" (رحمۃ للعالمین جلد ا ص ۶۵)

✿...... غیر مقلدین کے مشکلشا علامہ ابن قیم الجوزیہ نے بھی فرمایا ہے "علمائے جمہور کا قول ہے کہ اسراء بدن روح کیساتھ تھا، (ایضا بحوالہ زادالمعاد ص ۳۰۰)

......✿......

جو ہو کر بے خبر خود ، بے خبر اُن کو سمجھتے ہیں
غلام زار اب ان کی جہالت کا بھی کیا کہنا

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿دیدار کبریا﴾......

محبوب کریم ﷺ کی حدیث ہے!

......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سالت رسول اللہ ﷺ ھل رایت ربك ، میں نے اللہ کے رسول سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا، نورانی اراہ (وہ) نور ہے، میں نے اسے دیکھا، (صحیح مسلم شریف)

......حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ میں نے حضور سے پوچھا، کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا، آپ نے فرمایا رائیت نورا، میں نے نور دیکھا۔ (ایضاً)

......﴿اشارات﴾......

...... صحیح مسلم شریف کی ان روایات میں یہ وضاحت وصراحت کے ساتھ موجود ہے کہ حضور سراپا نور ﷺ دیدار کبریا سے مشرف ہوئے۔

......بعض حضرات سورۃ النجم کی آیات کریمہ سے مراد یہ لیتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی حقیقی صورت میں دیکھا، حالانکہ معراج کی صحیح احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان آیات کریمہ کا مشاہدہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ دیدار جبریل علیہ السلام نہیں، دیدار جلیل تھا،

...... مسلم شریف کی صحیح حدیث کے ان کلمات پر غور کیا جائے۔ ذھب بی الی السدرۃ المنتھیٰ، مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا...... فاوحیٰ الی ما اوحی،

Marfat.com

فـفرض علی خمسین صلوۃ فی کل یو م و لیلۃ، پھراس نے جو مجھے وحی کی سوکی، پس مجھ پر ہردن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں......(موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر) فـر جـعـت الی ربی میں اپنے رب کی طرف لوٹا......فـدر جـعـت الیٰ ربی حتی استحییت منہ یادرہے کہ فا و حی الیٰ عبدہ ما او حی ،قاب قو سین او ادنیٰ کے بعدوارد ہے۔معلوم ہوا کہ یہ قرب خاص خدا تعالیٰ کے ساتھ تھا، جبریل امین کے ساتھ نہیں،اس قرب کے بعد خاص وحی بھی خدا تعالیٰ نے فرمائی، پچاس نمازیں بھی خدا تعالیٰ نے فرض فرمائیں ،بار بار لوٹے بھی رب کی طرف اور پھر رب سے حیا محسوس کرنا وغیرہ، نجانے حدیث پاک کی اس تصریح کے ہوتے ہوئے لوگوں نے آیات کریمہ کی تشریح اپنے قیاس سے کیوں کی ہے۔قرآن پاک کی بہترین تفسیر تو خود قرآن پاک ہے یا فرمان شہ لولاک ہے۔

✿......اللہ کریم کی ذات نور ہے،اللـہ نـو ر السمـوات والارض ،اللہ ہی آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے،اوراس نور مطلق کے جلووں کو چشم مصطفیٰ نے دیکھا ہے،اور کمال دیکھا ہے

✿......یادرہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور بعض صحابہ سے یہ مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی خیال ہے کہ حضور نے سبز رفرف کو دیکھا یا حضرت جبریل کو دیکھا۔لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور صحابہ کرام کی غالب اکثریت اورتابعین عظام کی غالب اکثریت اورامت کے جلیل القدر اماموں، فقیہوں،صوفیوں اور متکلموں کی غالب اکثریت کا یہی عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے رب کو عین بیداری میں دیکھا۔

✿...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ ان الـلـہ قسـم رویتہ و کلا مـہ بیـن مـحـمـد و مـو سیٰ، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار اور اپنے کلام کو

Marfat.com

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمادیا۔ایسی روایت امام نسائی علیہ الرحمہ نے بھی صحیح اسناد کے ساتھ روایت فرمائی ہے۔

۞......انہی سے روایت ہے،ما کذب الفواد ما رای،ولقد راه نزلة اخری قال راه بفواده مر تین (مسلم شریف) یعنی حضور پرنور ﷺ نے اپنے دل سے دومرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار فرمایا،

۞...... نفی دیدار کی دلیل ہے، لا تدرکه الا بصار،آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں،(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی آیت سے نفی دیدار کا استدلال پیش کیا ہے)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا جواب دیا ہے کہ جب وہ اپنے اس نور سے جو اس کا نور ہے،تجلی فرمائے تو آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں، وقد رای ربه مر تین،اور حضور ﷺ نے اپنے رب کو دومرتبہ دیکھا ہے۔(جامع ترمذی شریف)

۞...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو تسلیم فرمالیا تھا،(اشعۃ للمعات جلد ۴ص ۴۳۱)

۞...... کعب احبار،امام زہری اور معمر جیسے تابعین بھی اسی عقیدے پر قائم تھے،امام حسن بصری تو حلفاً کہتے تھے کہ حضور پرنور ﷺ نے اپنے رب کا دیدار فرمایا،(عمدہ القاری شرح بخاری جلد ۱۹ص ۱۹۸)

۞......امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے حضرت امام مروزی نے پوچھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کا کیا جواب دیا جائے گا،آپ نے فرمایا کہ ان کے قول کا جواب حضور ﷺ کے قول 'رایت ربی' میں نے اپنے رب کو دیکھا، کے ساتھ دیا جائے گا،قول النبی ﷺ اکبر من قولها،نبی اکرم ﷺ کا قول ان کے قول سے بڑا ہے(فتح الباری ۸/۴۹۴)

۞......امام نووی شارح مسلم نے تصریح فرمائی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور

Marfat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے موقف کی تائید میں کوئی مرفوع حدیث بیان نہیں کی، یہ موقف ان کا اجتہاد ہے، اکثر علماء کرام کے نزدیک یہی راجح ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے سر کی آنکھوں سے اپنے رب کا دیدار فرمایا۔ (ملخصا)

۞ ...... ترمذی شریف کی صحیح اور حضرت امام بخاری کی مصدقہ حدیث ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا رأیت ربی فی احسن صورۃ میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا، اس نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی میں نے ہر چیز کو جان لیا (مشکوۃ) ایک روایت ہے فتجلی لی کل شیء، میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی، یا میں نے ہر چیز کو پہچان لیا، اس حدیث کے ہوتے ہوئے اس عقیدے کی حقانیت میں کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی، امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، یہ محال ہے کہ حبیب، حبیب کو بلائے، اس کی ضیافت کرے اور خود چھپ جائے، (روح البیان جلد ۱ ص ۵۷)

۞ ...... حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ بھی لکھتے ہیں، عجب ہے کہ اتنی دور بلا کر بھی دیدار سے مشرف نہ کیا جائے، (مدارج النبوۃ ۱/۱۷۳)

۞ ...... باقی رہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول تو عرض ہے کہ یہ ان کا اجتہاد ہے، نیز ہر فرد صحابہ کا ہر حدیث سے واقف ہونا ضروری نہیں، ہوسکتا ہے ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو، جس طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وراثت انبیاء والی حدیث نہ پہنچی تھی اور انہوں نے حضرت خلیفہ بلافصل رضی اللہ عنہ سے باغ فدک کا مطالبہ فرمایا جب حضور ﷺ کا فرمان عالیشان مل گیا تو اس کو ترجیح دی گئی، اور ایسا ہونا بھی چاہیے۔

۞ ...... مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم کے جلوے کی ایک جھلک دیکھی تو بے ہوش ہونے کے باوجود ان کی نظر اتنی دوربین تھی کہ تیس میل کے

Marfat.com

فاصلے سے چیونٹی کو دیکھ سکتے تھے، اب ذرا حضور اکرم ﷺ کی نظر کا اندازہ کیجئے جنھوں نے لامکاں پر عین ذات کو دیکھا اور عالم ہوش میں دیکھا، اور جتنا جی چاہا دیکھا ؎

موسیٰ ز ہوش رفت بیک پر تو صفات
تو عین ذات می نگری و می تبسمی

۞...... حضور مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا قول مبارک ہے ''حاصل کلام یہ کہ دنیا میں رویت کا واقعہ ہونا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سے مخصوص ہے'' (دفتر اول مکتوب ۱۳۵)

۞...... پھر ان ''اہل حدیث'' کو تو حدیث رسول سے کام ہونا چاہیے، کیا کوئی ایسی مرفوع حدیث ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا ہو کہ ''میں نے اپنے رب کو نہیں دیکھا'' حضور پرنور ﷺ تو واضح فرما رہے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا اور دست قدرت کے فیض سے ہر چیز کو مشاہدہ فرمایا ؎

اور کیا غیب بھلا تم سے نہاں ہو شہا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

۞...... قاضی سلمان منصوپوری لکھتے ہیں، ''سیدنا محمد ﷺ خوب آنکھیں بھر کران انوار کو دیکھ رہے ہیں، مشتاق آنکھ نہ جھپکتی ہے نہ ادھر ادھر تاکتی ہے، قوت ربانیہ متوجہ نمائش ہے اور بصارت محمد یہ کمال قوت نظارہ کے ساتھ وقف دید، (رحمۃ للعالمین جلد ۳ ص ۱۳۶)

۞...... مولانا انور کشمیری دیوبندی بھی رقمطراز ہیں، ''حضور ﷺ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کرم و تفضل اور نوال و افضال سے نوازا، پس حضور پرنور ﷺ نے رب کو دیکھا جیسا کہ امام احمد نے فرمایا جیسے دوست اپنے دوست کو دیکھتا ہے، (فیض الباری)

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿رمضان کی ہدایات﴾......

ارشاد خداوندی ہے!

۞......یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام..........اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ یہ گنتی کے چند روز ہیں، پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھ لے، اور جو لوگ اسے بہت مشکل سے ادا کر سکیں، ان کے ذمہ فدیہ ہے، ایک مسکین کا کھانا، اور جو کوئی مرضی سے زیادہ نیکی کرے تو وہ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے، اور تمہارا روزہ رکھنا ہی زیادہ بہتر ہے، تمہارے لئے، اگر تمہیں علم ہے، ماہ رمضان ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کیلئے ہدایت ہے اور (اس میں) روشن دلیلیں اور (حق و باطل کے درمیان) فرقان ہے، پس جو تم میں سے یہ مہینہ پائے تو وہ روزے رکھ لے، اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو، تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھ لے، اللہ تمہارے لئے سہولت چاہتا ہے، وہ تمہارے لئے مشکل نہیں چاہتا اور تم گنتی پوری کر لیا کرو، اور اللہ کی بزرگی بیان کیا کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی، اور تا کہ تم شکر گزار بن جاؤ، (سورۃ ۲ آیت ۱۸۳ تا ۱۸۵)

......﴿اشارات﴾......

۞......ان آیات کریمہ میں اللہ کریم نے اہل ایمان کو مخاطب فرمایا ہے، معلوم ہوا کہ

Marfat.com

شرعی احکام ایمان والوں پر نافذ ہیں، دوسرے لفظوں میں حضور ﷺ کے عاشقوں پر نافذ ہیں، کیونکہ ایمان حضور ﷺ کے عشق کا نام ہے۔

مغز قرآں، روح ایماں، جان دین

ہست حب رحمۃ للعالمین

✿......صیام جمع ہے، اس کا مفرد صوم ہے، صوم کا معنی ہے جس کی طرف نفس کشش محسوس کرے، اس سے باز رہنا، اور شریعت میں انسان کا عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک، طعام اور عمل زوجیت سے رکے رہنا صوم یعنی روزہ کہلاتا ہے۔

✿......روزے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے اگر چہ ان کی تعداد اور کیفیت اور تھی، اس امت مرحومہ پر بھی فرض ہوئے تاکہ یہ امت پہلی امتوں کی عبادات وتعلیمات کی جامع بن جائے اور کوئی امت اس سے جزئی فضیلت بھی حاصل نہ کر سکے۔

✿......روزے کا اولین مقصد حصول تقویٰ ہے، اور یہی معراج انسانیت ہے کہ انسان اپنے رب تعالیٰ سے ڈرے اور اس کے احکام پر خوش دلی سے عمل کرے، گویا جس طرح نماز برائیوں سے روکتی ہے، اس طرح روزہ بھی ڈھال ہے جو برائیوں سے روکتا ہے۔

✿...... حضور ﷺ نے فرمایا جس نے جھوٹ اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

✿......یہ ایک مہینہ مشق ہے، اس میں اگر کم خوری، بردباری، شب بیداری، فروتنی، پرہیزگاری کی صفات نصیب ہو جائیں تو سارا سال انسان اسلام کے مطابق زندگی بسر کر سکتا ہے، یہ صفات تقویٰ کی نشانیاں ہیں۔

✿......اس حکم سے مریض اور مسافر کو مستثنیٰ کر دیا، مریض سے مراد وہ شخص ہے جو روزہ رکھے تو اس کی ہلاکت کا خطرہ پیدا ہو جائے یا مرض کے بڑھنے کا خدشہ جنم لے، مسافر سے

Marfat.com

مراد وہ شخص ہے جو ۳۶ کوس یا ۵۴ میل کے سفر پر گامزن ہو، فرض کریں اتنی مسافت آپ ایک گھنٹہ میں بھی طے کرلیں تو بھی آپ کو افطار کی اور قصر نماز کی اجازت ہے۔ مریض، صحت یاب ہونے اور مسافر منزل آشنا ہونے پر چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا پوری کریں

۞...... یہ رخصت ہے، عزیمت یہی ہے کہ مریض اور مسافر تھوڑی بہت مشقت اٹھا کر بھی روزے کی سعادت ضرور حاصل کریں۔ جیسا کہ فرمایا "تمھارا روزہ رکھنا ہی تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے" یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اہل عزیمت کو ہی نصیب ہوتا ہے،

۞...... بوڑھا آدمی، دائم المریض، حاملہ خاتون، دودھ پلانے والی عورت کے لئے رعایت ہے کہ وہ اپنے روزے کا فدیہ ادا کردے، فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

۞...... رمضان المبارک میں قرآن نازل ہوا، دیکھئے قرآن کی نسبت نے رمضان کو کتنی فضیلت دی ہے کہ یہ۔ "شھر اللہ" بن گیا ہے، اور تمام مہینوں کا سردار ہو گیا ہے، جس مہینے کو صاحب قرآن سے نسبت ہے، وہ مہینہ بھی یقیناً عظمت و رحمت کا سرچشمہ ہے۔

۞...... قرآن سراسر ہدایت ہے، اس میں توحید و رسالت، آخرت، اسلام کی حقانیت، ایمان کی صداقت کے روشن دلائل ہیں جن کا کوئی بھی ذی شعور انکار نہیں کرسکتا۔ قرآن، حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است وقدیم

۞...... اللہ تعالیٰ کو حضرت انسان سے کتنا پیار ہے کہ وہ اس کی بہتری، آسانی اور کامیابی چاہتا ہے، وہ ہرگز نہیں چاہتا کہ انسان مصیبت میں گرفتار ہو جائے، یہ تو انسان خود ہی سیدھے راستے کو چھوڑ کر غلط راستوں پر چلتا ہے اور مشکل میں پھنس جاتا ہے۔ ولکن کانوا انفسھم یظلمون ۔ انسان خود ہی اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے ہیں۔

Marfat.com

۞......انسان نفس کا غلام ہے اس لئے اسے شرعی احکام میں مشکل نظر آتی ہے، اگر وہ شریعت کے فطری قوانین پر عمل پیرا ہو جائے تو اسے شریعت بالکل آسان نظر آئے گی، جیسے ہمیشہ نماز پڑھنے والوں کو نماز میں کوئی مشکل نظر نہیں آتی، وہ عجیب کیف و مستی، راحت وخوشی سے نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ یرید الله بکم الیسر میں تمام شرعی احکام کی روح بیان کر دی گئی ہے۔اسے سمجھنا چاہیے۔

۞......روزے گنتی کے دن ہیں۔انہیں نہایت رغبت ومحبت کے ساتھ بسر کرنا چاہیے۔ یہی ایک شکر گزار بندے کی نشانی ہے کہ وہ ہر حال میں محبوب کی رضا چاہتا ہے، اور اس کی عظمت بیان کرتا ہے۔

......۞......

حمد ہے تزئین دل ، تسکین جانِ سوختہ
نعت سے ہوتی ہے تر ، نوک زبانِ سوختہ
یادِ جاناں نے جو چھیڑا روح کی تاروں کو آج
آنکھ میں اشکوں کا ٹھہرا کا روانِ سوختہ
کس کے دم سے لہلہائے دامن گیتی میں گل
کس کے قدموں سے ہوا ٹھنڈا جہانِ سوختہ
یہ بھی اس جان گلستاں کی نظر کا فیض ہے
غیرت گل ہو گئے داغ دلان سوختہ
اللہ اللہ آرزوئے حق میں یہ حسن فنا
کھل اٹھے ناقہ سواروں کے نشان سوختہ

......۞......

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿رمضان کی کرامات﴾......

فرمان مصطفوی ہے!

......اے لوگو! تم پر عظمت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ یہ مہینہ برکت والا ہے۔ جس کی ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کے روزے اللہ نے فرض کیے، اور جس کی رات کا قیام نفل بنایا۔ جو آدمی اس مہینے میں نفل کے ذریعے قربِ خدا حاصل کرے گویا اس نے دوسرے مہینہ میں فرض ادا کیا، اور جو آدمی ایک فرض ادا کرے گویا اس نے دوسرے مہینہ میں ستر فرض ادا کیے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ غمخواری کا مہینہ ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے۔ اور جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اسے گناہوں کی مغفرت اور آگ سے آزادی نصیب ہوگی، اور اسے روزدار جیسا ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ آئے گی، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی روزہ افطار کرانے کی کوئی چیز نہیں پاتا (تو وہ کیا کرے) فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اسے (بھی) دے گا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا کھجور یا ایک گھونٹ پانی پیش کرتا ہے، اور جو روزہ دار کو سیر کر دے، اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا، کہ وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، اور اس مہینے کا اول رحمت ہے، اوسط مغفرت ہے اور آخر، آگ سے آزادی (کا ذریعہ) ہے، اور جو اس میں

Marfat.com

اپنے غلام سے رعایت کرے اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور آگ سے آزاد کر دے گا (مشکوۃ ۱/۳۳۲ بیہقی فی شعب الایمان)

......﴿اشارات﴾......

......یہ حدیث مبارک حضور خطیب الانبیاء ﷺ کا خطبہ ہے جو حضور نے استقبال رمضان کے لئے ارشاد فرمایا۔

......رمضان، ماہ عظیم اور ماہ مبارک ہے۔ اس سے اس مہینے کی کرامت وعظمت ثابت ہوتی ہے۔

......شب قدر کی فضیلت ثابت ہوئی کہ اس رات میں عبادت کرنے والے کو ہزار مہینے کی عبادت سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔ نیز ہزار مہینے کی برکات وانعامات سے بھی زیادہ برکات وانعامات اس ایک رات میں ہی نازل ہو جاتے ہیں۔

......اس رات قرآن نازل ہوا۔ فرمان خدا ہے، انا انزلنا فی لیلة القدر ، اگر نزول قرآن کی رات قدر ومنزلت والی ہے تو یقیناً آمد صاحب قرآن کی رات بھی قدر ومنزلت والی ہے، ایک کا اقرار اور دوسری کا انکار اسلام کی کونسی خدمت ہے؟

......اللہ اللہ! اس ماہ سرور کا ایک نفل فرض کے برابر اور ایک فرض ستر فرضوں کے برابر ہے۔ رحمت خدا کس قدر اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

......رمضان المبارک صبر واستقامت کا درس دیتا ہے، اس سے روزے کا فلسفہ ظاہر ہے۔ یاد رہے کہ معاشرے میں جنگ وجدل کو ختم کرنے کے لئے صبر اور برداشت کا ہونا ناگزیر ہے، اور یہ صفت روزے کا نصب العین ہے۔

......روزے کا انعام صبر ہے اور صبر کا انعام جنت ہے۔

Marfat.com

✿......روزوں میں کتنی ہماہمی ہوتی ہے، مومن انواع واقسام کے کھانے رکھ کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ سحری وافطاری کے خصوصی پروگرام منعقد کرتے ہیں۔ غریب انسان بھی بہترین کھانوں سے لطف اٹھاتا ہے، یہ حقائق اس فرمان کی تصدیق کرتے ہیں کہ اس ماہ نور میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے۔

✿......امرا غربا کی اعانت کرتے ہیں۔ کھانا کھلاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ غمگساری کا مہینہ ہے، اخوت ومساوات کی فضا ہموار ہوتی ہے، درددل کو فروغ نصیب ہوتا ہے،

✿......ایک دوسرے کو روزہ افطار کرانے کی ترغیب دی گئی ہے، اصل مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں محبت پروان چڑھے، وہ ایک دوسرے کے قریب آنا اور دکھ بانٹنا سیکھ جائیں۔ یہی اسلام کا مقصود ہے۔

✿......روزہ افطار کرانے والا قیامت کے دن حوض کوثر سے سیراب ہوگا۔

✿......یہ سارا مہینہ ہی بابرکت ہے، رحمت ملتی ہے، مغفرت ملتی ہے اور دوزخ سے آزادی کی بشارت ملتی ہے۔

✿......حضور ﷺ نے غلاموں پر دست شفقت رکھا اور غلاموں کے بارے میں حسن سلوک کی تعلیم دی، دنیا کی کسی تہذیب میں بھی غلاموں کے ساتھ ایسے اچھے سلوک کی گنجائش نہیں، انسانی حقوق کے بڑے بڑے علمدار غلاموں کے متعلق نہایت ظالمانہ سوچ کے حامل ہیں، یہ تو اسلام ہے جس نے انہیں بھی درجہ انسانیت اور زمرہ آدمیت میں داخل فرمایا ہے، یہ اسلامی تعلیم کا فیضان ہے کہ غلامی ختم ہوگئی، اللہ اللہ یہ کیسا دستور ہے، تم غلاموں پر رعایت کرو، خدا تم پر رعایت کرے گا، تم غلاموں کو آزاد کردو، خدا تمہیں دوزخ سے آزاد کردے گا۔

✿......حدیث پاک ہے، جب رمضان آتا تو حضور سراپا نور ﷺ ہر قیدی کو چھوڑ

Marfat.com

دیتے اور ہر منگتے کو عطا فرماتے۔ (بیہقی)

۞...... دیگر ارشادات نبویہ میں بھی رمضان المبارک کی بہت سے کرامات وفیوضات درج ہیں، اس کی جلوہ گری سے آسمان کے دروازے، جنت کے دروازے، رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ لیا جاتا ہے، اس کا اجر قرب خدا ہے، روزہ ڈھال ہے، اس سے محروم رہنے والا ہر بھلائی سے محروم ہو جاتا ہے، رمضان اور قرآن آدمی کی شفاعت کریں گے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں (وغیرہ)

......۞......

گل و لالہ کا سکوں ، چینِ گلستاں ہونا
تجھے زیبا ہے غم زیست کا درماں ہونا
میری آنکھوں میں شب قدر کے منظر جا گے
تیری زلفوں کا سر دوش پریشاں ہونا
دیکھ کے سرحدا مکاں سے ورا شانِ عروج
دیدہ و دل کے مقدر میں ہے حیراں ہونا
اہل دنیا کی غلامی سے چھڑاتا ہے مجھے
درسرکار کا شرمندۂ احساں ہونا
فیض مرشد سے لکھا کاتب تقدیر نے خوب
میری قسمت میں غلامؔ شہ ذیشاں ہونا

﴿مجددی﴾

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿جمال محبت﴾......

ارشادِ خداوندی!

قل ان کان اباءُ کم وابناکم.......... واللہ لایھدی القوم الفاسقین اے محبوب فرما دیجیے! اگر تمھارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے اور وہ کاروبار جس کے مندے کا تمہیں خوف رہتا ہے اور تمھارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا امر لے آئے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت عطا نہیں فرماتا، (سورۃ التوبہ آیت ۲۴)

......﴿اشارات﴾......

۞......انسان زندگی میں اپنے رشتوں، ناتوں، تجارتوں، وطنوں اور مکانوں سے محبت کرتا ہے، یہ محبت اس کا فطری تقاضا ہے، جبلی داعیہ ہے۔ مگر ایمان کہتا ہے کہ یہ سب محبت بعد میں اللہ اور اس کے حبیب کی محبت پہلے۔

۞......جہاد فی سبیل اللہ کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر جان و مال قربان کر دینا، اگر کسی کے دل میں یہ جذبہ کارفرما نہیں تو وہ شان مسلمانی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔

۞......اس آیت کی روشنی میں حضور پرنور ﷺ کے صحابہ کرام اور آل اطہار کی حیات

Marfat.com

بابرکات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ لوگ ایمان کے کن مدارج عالیہ پر فائز تھے کسی نے باپ قربان کر دیا، کسی نے بیٹا نچھاور کر دیا' کسی نے بیوی نثار کر دی، کسی نے خاندان فدا کر دیا، گویا ؎

محمد ﷺ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا

پدر مادر برادر جان، مال اولاد سے پیارا

۞...... دنیا کے تمام رشتے اس وقت تک قابل التفات ہیں جب تک وہ رشتہ ایمان کے تابع ہیں، اگر وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت کریں اگر چہ (ان دشمنوں میں) ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، وہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا، اور ان کی روح قدس کے ذریعے امداد فرمائی اور انہیں جنت عطا فرمائی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ قیام کریں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، وہی اللہ کی جماعت ہے اور خبردار اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے"

۞...... انتظار کرو اللہ اپنا امر لے آئے، امر سے مراد عذاب ہے، معلوم ہوا جو دل عشق خدا اور حب مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہے وہ عذاب کا سزاوار ہے اور جذبہ محبت عذاب کو روکتا ہے۔

۞...... جو دل جذبہ محبت سے تہی ہے، وہ فسق و فجور کا مرکز تو ہو سکتا، ایمان کا مرکز نہیں ہو سکتا۔

۞...... جس کے پاس محبت نہیں اس کے پاس ہدایت نہیں جیسا کہ فرمایا اور اللہ فاسقوں کو ہدایت عطا نہیں فرماتا۔

۞...... یہ جذبہ محبت ہے جس کے دم سے گمراہوں نے منزل حاصل کی، بیماروں نے شفا پائی، دشمن، دوست بن گئے، دنیا کے امتیازات کے بت ٹوٹ گئے اور لوگ آپس میں شیر و شکر ہو گئے۔ اللہ کریم نے فرمایا ہے!

Marfat.com

''اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے، تم آگ کے کنارے پر تھے اس نے تمہیں اس سے بچالیا''

۞...... محبت کے کچھ تقاضے بھی ہوتے ہیں جن کو پورا کرنے سے آدمی کو معراج محبت نصیب ہوتی ہے مثلاً محب صادق کو چاہیے کہ وہ

۞...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے۔

۞...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی رکھے۔

۞...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دوستوں سے پیار کرے۔

۞...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے بیزار رہے۔

۞...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرے کیونکہ جس سے محبت ہوتی ہے اس کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے۔

۞...... اللہ کے بندوں اور اس کے رسول ﷺ کے امتیوں کی خدمت میں مصروف رہے، ان کو دھوکہ دینا، ان سے حسد کرنا، ان کو تکلیف پہنچانا محبت کی موت ہے، یہی وجہ ہے کہ صوفیہ کرام اس خدمت خلق کو اپنی زندگی کا اہم مقصد تصور کرتے ہیں اور کامیاب ہیں،

۞...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو عام کرے۔

۞...... جس کو اپنائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے اور جس کو چھوڑے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے تمام عملوں سے افضل عمل اللہ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ کے لئے کسی سے عداوت رکھنا ہے اور حدیث پاک میں ہے جس نے اللہ کے لئے کسی سے محبت کی اور اللہ کیلئے عداوت رکھی، اللہ کے لئے کسی کو کچھ دیا اور اللہ کے لئے کسی کو کچھ نہ دیا اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا

Marfat.com

۞...... اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہر عیب سے پاک ہے، ان میں کوئی عیب تلاش نہ کرے، ورنہ کفر کی موت مرے گا۔

۞...... اللہ کی محبت ایمان کی علامت ہے اور رسول ﷺ کی محبت اللہ کی محبت کی علامت ہے، جیسا کہ ایک حدیث شریف کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے، اور فرمایا کہ جس کے پاس محبت نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

۞...... محبت کے لاتعداد انعام ہیں سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ بندہ اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والا ان کے ساتھ ہوگا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے **المرء مع من احب** ،

۞...... محبت پر ایمان کے درجات کا دارومدار ہے، جس کے دل میں محبت زیادہ ہے اس کا درجہ بھی زیادہ اونچا ہے اور اس کا عمل بھی زیادہ بہتر ہے، یہ بھی حدیث پاک کا مفہوم ہے،

۞...... محبت میں مرنے والا شہادت کے مقام پر فائز ہوتا ہے۔

۞...... محبت والا نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور ولیوں کی صف میں شامل ہوتا ہے، جیسا کہ قرآن پاک کی آیت میں واضح طور پر لکھا گیا ہے۔

۞...... محبت والوں کو عجز وانکسار کی دولت نصیب ہوتی ہے جو ان کے درجات کو بلند کر دیتی ہے۔

۞...... محبت سے جذبہ عفو پیدا ہوتا ہے۔

۞...... محبت کیا ہے؟ جمال ہی جمال، وصال ہی وصال ہے۔

۞...... محبت دین و دنیا میں مقصدیت پیدا کرتی ہے۔ اس روح کے بغیر عبادت بھی مردہ ہے، عقل بھی بے نور ہے، نظر بھی بے حضور ہے، دل بھی بے سرور ہے۔

علامہ اقبال نے فرمایا ہے ؎

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دین بتکدہ تصورات

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿کمال اطاعت﴾......

ارشاد مصطفوی ہے!۔

......''میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا، (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا) صحابہ نے عرض کی انکار کون کریگا، فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا'' (بخاری شریف)

......''جو میری سنت کا باغی ہے وہ مجھ سے نہیں'' (بخاری شریف)

...... کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ میری لائی ہوئی شریعت پر عمل نہ کرے'' (بخاری شریف)

......میری مثال اور اس کی مثال جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں اس شخص جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا اے قوم، میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمھیں ڈرانے والا ہوں لہذا اپنے آپ کو بچاؤ ایک جماعت نے بات مانی اور پناہ گاہ میں جا چھپی، دوسری جماعت نے بات نہ مانی تو صبح لشکر نے حملہ آور ہو کر ان کو ملیا میٹ کر دیا۔ پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور اس کی پیروی کی جو میں لے کر آیا، اور وہ اس شخص کی مثال ہے جس نے مجھے جھٹلایا اور نافرمانی کی راہ اختیار کی، (بخاری)

......﴿اشارات﴾......

......ان ارشادات نبویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور پرنور، شافع یوم نشور ﷺ کی

Marfat.com

اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۞...... اطاعت کے بغیر محبت کا دعویٰ فضول ہے، کیونکہ یہ دعویٰ بغیر دلیل کے ہے، اس کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی۔

۞...... جنت کا راستہ حضور ﷺ کی اتباع پر موقوف ہے، اس لئے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام بھی آ جائیں تو اب ان کی نجات بھی میری اطاعت میں پوشیدہ ہے۔

جب انبیاء کرام کا یہ عالم ہے تو عام لوگوں کا ذکر ہی کیا، یعنی ؎

ہے خلیل اللہ کو بھی حاجت رسول اللہ ﷺ کی

۞...... حضور پر نور، شافع یوم النشور ﷺ کے منکر جنت میں نہیں جائیں گے، جنت ان کے غلاموں کی جاگیر ہے، یعنی ہم رسول اللہ ﷺ کے جنت رسول اللہ ﷺ کی۔

۞...... سنت سے بغاوت کرنے والا امت محمدیہ سے خارج ہے، اس کے برعکس سنت کو زندہ کرنے والا سو شہیدوں کے ثواب سے بہرہ مند ہوگا جیسا کہ ایک حدیث شریف کا مضمون ہے۔

۞...... جیسے حضور ﷺ کی محبت ایمان کی نشانی ہے، ویسے حضور ﷺ کی اطاعت بھی ایمان کی نشانی ہے۔

۞...... حضور ﷺ کی اطاعت ہی کامیابی کا وسیلہ ہے، اس لئے قرآن پاک نے فرمایا جس نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی تو بے شک وہی عظیم کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ اور فرمایا جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۞...... حضور ﷺ سے بغاوت ہی ناکامی کا ذریعہ ہے، اس لئے قرآن پاک نے فرمایا جس نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے بغاوت کی تو بے شک وہی دور کی گمراہی

Marfat.com

میں جا پڑا۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں

✡...... حدیث بخاری میں ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ لوگوں کے درمیان فرق ہیں، جس نے ان کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ معلوم ہوا کہ ایمان کی پہچان حضور کا تعلق ہے، توحید کو تو دنیا کی بہت سی قوموں نے تسلیم کیا مگر ناکام ہیں۔ ان کے پاس رسالت کا عقیدہ ہوگا تو توحید کام آئے گی، شیطان آج بھی لا الہ الا اللہ کہنے کے لئے تیار ہے۔ نبی کے انکار نے اسے ہمیشہ کا جہنمی بنا دیا، منافقین، اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے لیکن حضور ﷺ کے گستاخ رہے، قرآن پاک میں ہے، جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ کے پاس تو اپنے سر پھیرتے ہیں اور ایک مقام پر فرمایا یہ لوگوں کو آپ کے پاس آنے سے روکتے ہیں، حضور ﷺ سے دوری اللہ سے دوری کا ذریعہ بن گئی، ان سے قربت اللہ سے قربت کا پیش خیمہ ہوگئی، گویا ؎

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

✡...... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے زندگی کے ہر پہلو میں حضور پرنور ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا،

✡...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ "واللہ! میں ان سے لڑتا رہوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے، واللہ اگر انہوں نے جانور باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے ضرور لڑوں گا" (بخاری شریف)

Marfat.com

۞...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ ''اے حجر اسود میں تجھے کبھی نہ چومتا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا (بخاری شریف)

۞...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی طرح وضو کیا اور مسکرانے لگے، پوچھنے پر فرمایا، میں نے اس مقام پر حضور ﷺ کو وضو کرنے کے بعد مسکراتے دیکھا ہے،

۞...... حضور ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں، پھر حضور ﷺ نے اسے پھینک کر فرمایا میں اسے کبھی نہ پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی سب انگوٹھیاں پھینک دیں (بخاری شریف)

۞...... حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ عاشق صادق وہ ہے جو متابعت پیغمبر میں راسخ ہے،قل ان کنتم تحبو ن اللہ فاتبعو نی یحببکم اللہ میں اسی کیفیت کا اظہار ہو رہا ہے۔ (مکتوب ۹۹ جلد ۱) گویا محبت واطاعت لازم وملزوم ہے ؎

علم حق غیر از شریعت ہیچ نیست
اصل سنت جز محبت ہیچ نیست
از شریعت احسن تقویم شو
وارث ایمان ابراہیم شو

۞...... اکثر صوفیہ خام اور پیران تسمہ پا اپنے آپ کو اطاعت نبوی اور شریعت محمدی سے آزاد سمجھتے ہیں اور سنت مصطفیٰ ﷺ سے جدا ہو کر طریقت ومعرفت کے حصول کے دعویدار ہیں اور کشف وکرامت کے ٹھیکیدار ہیں۔ یاد رکھو! خوب یاد رکھو، حضور ﷺ کی اطاعت وشریعت کے بغیر کوئی طریقت ومعرفت نہیں، کوئی کشف وکرامت نہیں، حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کا فرمان ہے کفش بر سر کشف ایسے جھوٹے کشف کے سر پر کفش یعنی جوتا، آج کل مکرو استدراج کی دنیا آباد ہے، سادہ دل لوگوں کو گورکھ

Marfat.com

دھندوں میں الجھایا جارہا ہے، سچے رہبر کی نشانی صرف اور صرف اطاعت نبوی ہے، کوئی جتنا متبع شریعت ہے، اتنا زیادہ باکمال ہے، اتنا ہی بڑا عاشق رسول ﷺ ہے۔

محمد ﷺ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

۞...... حضرات گرامی! آج یہودی، عیسائی، سکھ سب لوگ اپنے لیڈروں، اپنے محبوبوں کے طرز عمل پر چل رہے ہیں، وہ لوگ ہر میدان میں اپنی تہذیب کو فروغ دیتے ہیں، اہل فرانس نے ہم مذہب ہونے کے باوجود اہل برطانیہ کی زبان کا بائیکاٹ کر دیا، کیونکہ ان کی اپنی زبان ہے، اپنا تمدن ہے، وہ کسی اور کے نقش قدم پر چلنا اپنی قومی غیرت کے خلاف سمجھتے ہیں، آخر مسلمان کو کیا ہو گیا ہے کہ کائنات کے سردار کی اطاعت سے جان چھڑانا چاہتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ زبان، لباس، صورت، سیرت، ہر انداز میں حضور پرنور ﷺ کے غلام بن جائیں۔

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم
زیں سبب با یک دگر پیوستہ ایم

۞......۞......۞

آفریں حسن تمام مصطفےٰ ﷺ
مرحبا شان دوام مصطفےٰ ﷺ
ایک صف میں ہیں کھڑے شاہ و گدا
دیکھ اعجاز نظام مصطفےٰ ﷺ

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿دلائل درودوسلام﴾......

ارشاد باری ہے!

﴿ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یایھاالذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیماً﴾ ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اس پر درود بھیجا کرو اور بڑے ادب سے سلام عرض کیا کرو“۔(سورۃ احزاب:۵٦)

......﴿اشارات﴾......

۞......یہ قرآن پاک کی نہایت مشہور ومعروف آیت گرامی ہے، جس میں اللہ پاک نے اپنا اور اپنے فرشتوں کا عمل بیان کیا ہے کہ وہ محبوب پاک، سرورلولاک ﷺ پر درود بھیجتے رہیں، اور پھر ایمان والوں کو حکم دیا کہ وہ بھی درود پڑھا کریں اور سلام نیاز پیش کرتے ہیں،

۞......اس آیت گرامی کا آغاز جملہ اسمیہ سے ہوا جو دوام وثبوت پر دلالت کرتا ہے۔

۞......درودوسلام کا عمل وہ عمل ہے جو زمانوں، وقتوں اور حدوں کا پابند نہیں۔ جملہ فعلیہ ہوتا تو عمل ماضی، حال یا مستقبل میں محدود ہوتا، یہاں ایسی کوئی بات نہیں، جب خالق کائنات نے اس کے عمل مبارک کو محدود نہیں کیا تو کسی میں ہمت وجرات نہیں ہونی چاہیے کہ اسے محدود کرے اور کہے کہ فلاں وقت کیوں پڑھتے ہو، فلاں وقت کیوں نہیں پڑھتے؟ نماز، روزہ، حج، زکوۃ انسان کے عمل ہیں اور درود بھیجنا خدا کا عمل ہے، انسان

Marfat.com

زمان ومکان میں محدود ہے تو اس کے عمل بھی زمان ومکان میں محدود ہیں، نماز کا وقت مقرر ہے، روزے کا وقت مقرر ہے، جب کہ خدا پر زمانہ جاری نہیں، وہ زمان ومکان سے ماورا ہے اس کے لئے اس کا عمل بھی حدود وقیود سے ماورا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درود جس وقت بھی پڑھا جائے جائز ہے، مثلاً اذان کے اول بھی جائز ہے، آخر بھی جائز ہے،

۞...... چونکہ درود خالق پاک کا عمل ہے، اس لئے اسے اپنے عمل کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہے، وہ جس کے عمل کو بھی قبول کرتا ہے اپنے عمل کے طفیل قبول کرتا ہے اسی لئے زبان نبوت نے فرمایا "تمھارا مجھ پر درود پڑھنا، تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے رب کی رضا ہے اور تمہارے عملوں کی زکاۃ ہے، (سعادۃ الدارین ص ٦٨) یعنی دعا اور عمل مقبول ہی درود کے صدقے ہوتے ہیں۔ خدا کا درود بھیجنا کیا ہے؟ بخاری شریف کتاب التفسیر میں حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلوۃ اللہ ثنا ئه عند الملا ئکه و تعظیمه، اللہ کا درود یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے محبوب کی تعریف کرتا ہے اور اس کی تعظیم بیان کرتا ہے، معلوم ہوا کہ حضور پرنور ﷺ کی تعریف کرنا خدا کی سنت ہے

خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

۞...... امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنے محبوب پاک ﷺ کا ذکر بلند کر کے، ان کے دین کو غلبہ عطا کر کے اور ان کی شریعت پر عمل برقرار رکھ کر اس دنیا میں ان کی شان وعزت بڑھاتا ہے، اور محشر میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما کے اور ان کو بہترین اجر وثواب دے کر، اور مقام محمود پر فائز کر کے، پہلوں اور بعد والوں پر ان کی عظمت نمایاں کر کے اور تمام مقربین پر ان کی سبقت ظاہر کر کے ان کا مقام آشکارا فرماتا ہے، (روح المعانی)

Marfat.com

۞...... یہی بات ابن منظور علیہ الرحمہ نے بیان فرمائی ہے۔

۞...... خدا ہمیشہ درود بھیجتا رہے گا کیونکہ وہ حی و باقی ہے، لہذا حضور ﷺ کا ذکر بھی ہمیشہ ہوتا رہے گا، اسی لیے ارشاد خدا ہے آپ پر ہر آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہے،

۞...... ملائکہ، میں تمام فرشتوں کا ذکر ہوتا ہے کچھ فرشتے حالت قیام میں ہیں، کچھ حالت رکوع میں ہیں، کچھ حالت سجدہ میں ہیں، کچھ تدابیر کائنات میں مصروف ہیں، کچھ حاملین عرش ہیں۔ غرض وہ جو بھی کریں، درود ان کی قدر مشترک ہے۔

۞...... فرشتوں کا درود پڑھنا کیا ہے؟ وہ حضور ﷺ کے درجات کی بلندی کی دعا کرتے ہیں، گویا اللہ کو راضی کرنا ہو تو اللہ کے سب سے بڑے محبوب کا ذکر کرنا چاہیے، ان کے لئے بلندی درجات کی دعا کرنی چاہیے، پھر اللہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ ایسا کرنے والے کے دس گناہ بخش دیتا ہے، دس رحمتیں عطا کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے، جیسا کہ احادیث نبویہ میں بیان کیا گیا۔

۞...... اللہ اللہ، ہمارے محبوب کا ذکر اتنا اونچا ہے کہ یہ ذکر کرنے والے اونچے ہو جاتے ہیں، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ پکار اٹھے ؎

ما من مدحت محمد بمقالتی

لکن مدحت مقالتی بمحمد

میں اپنے مقالوں میں حضور محمد مصطفےٰ ﷺ کی تعریف کیا کرسکتا ہوں، میں تو حضور کی مدحت سرائی کے طفیل اپنے مقالوں کو بلند کررہا ہوں۔

۞...... جملہ اسمیہ میں یصلون کا صیغہ مضارع خاص لطف دے رہا ہے، یہ بھی اس عمل کے دوام وثبوت کا اظہار کررہا ہے، النبی سے مراد حضور ﷺ کی ذات مبارک ہے، کیونکہ حضور ہی نبوت ﷺ کے مقام خاص الخاص پر فائز ہیں، یعنی حضور خاصوں

Marfat.com

میں بھی خاص ہیں، خاصۂ خاصان رسل ہیں۔

...... نبی کے متعدد معنی ہیں، غیب کی خبریں دینے والا، بلندیوں والا وغیرہ۔ جو حضور ﷺ کو نبی مانتا ہے گویا وہ حضور ﷺ کے عطائی علم غیب کا اعتراف بھی کرتا ہے، نبی کا معنی ہے، غیب کے اسرار جاننے والا اس لئے کوئی صیغۂ خطاب سے بھی درود پڑھے تو نبی کو معلوم ہو جائے گا، فاصلے اس کی نظر کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتے، اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا میں اہل محبت کا درود اپنے کانوں سے سنتا ہوں

در نظر بودش مقامات العباد

لاجرم نامش خدا شاہد نہاد

...... ایمان والوں کو حکم درود وسلام ہوا، اس کی یہ وجہ ہے کہ اس عمل کی برکت سے ایمان والے اللہ کے مقرب بن جائیں، اسی لیے ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ مسلمان ہر وقت درود وسلام پڑھتا رہے، ویسلموا تسلیما، یعنی سلام پر زیادہ زور ہے، حدیث پاک میں ہے جو ایک بار سلام بھیجتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے، حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ گھروں اور مسجدوں میں داخل ہوتے وقت حضور ﷺ کی بارگاہ میں سلام نیاز پیش کیا جائے، شارحین شفا نے وجہ بیان کی کہ حضور ﷺ کی روح مبارک اہل ایمان کے گھروں اور مسجدوں میں حاضر ہوتی ہے۔ غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی لکھا ہے کہ حضور ﷺ روحانی طور پر مصلیان کے درمیان تشریف فرما ہوتے ہیں، اس لئے کہا جاتا ہے کہ السلام علیك ایها النبی، جو حضرات یا نبی اللہ، یا رسول اللہ ﷺ کہنے سے پریشان ہوتے ہیں انہیں نماز کے ان الفاظ پر غور کرنا چاہیے، جس محبوب کو نماز میں پکارنا جائز ہے، کیا، کیا نماز سے باہر پکارنا حرام ہے، کیا نماز بھی شرک کی تعلیم دیتی ہے؟

Marfat.com

۞......حاملین عرش کھڑے ہیں اور عرش خدا اٹھا کر بھی ذات مصطفیٰ پر درود بھیجتے ہیں تو کھڑے ہو کر درود اور سلام پڑھنا فرشتوں کی سنت ہوئی لہذا اس پہلو پر بھی اعتراض کرنا جہالت کی دلیل ہے۔

۞......احادیث مبارکہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر درود سلام پڑھنے کی بطور خاص تاکید ہے۔نماز کے بعد، دعا سے پہلے، اذان کے بعد، مسجد میں داخل ہوتے اور خارج ہوتے وقت، ہر نیک عمل سے پہلے اور بعد، ہر نیک محفل میں، ہر محفل کے اختتام پر، حضور ﷺ کا نام نامی ادا کرنے پر اور سننے پر، جمعہ کے روز، ایک دوسرے سے معانقہ کرتے وقت۔

۞......بعض حضرات صرف درود ابراھیمی پر ہی زور دیتے ہیں۔دوسرے کا انکار کرتے ہیں، یہ ان کی زیادتی ہے۔بعض کا اقرار اور بعض کا انکار اچھے لوگوں کا طریقہ نہیں، سب درود بہتر ہیں۔سب ہی پڑھنے چاہئیں، اس لیے کہ اللہ پاک نے مطلقاً فرمایا ہے، درود وسلام پڑھو،

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام
آتش دوزخ شود بروے حرام
بر محمد ﷺ می رسانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

اللھم صلی وسلم وبارك علی رسو لك المبوث رحمة للعالمین وعلیٰ اله و اصحابه اجمعین الی یوم القیام والدین

جو بھی ان کا غلام ہوتا ہے
لوگ اس کو عظیم کہتے ہیں

Marfat.com

درس حدیث:

...... فضائل درود سلام ......

ارشاد مصطفوی علیہ ہے

''مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو آدمی مجھ پر درود پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے، وہ جہاں سے بھی پڑھے، (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں ہم نے پوچھا) آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میں وصال کے بعد بھی سنوں گا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کا جسم مبارک حرام کر دیا ہے کہ وہ اسے کھائے۔ (جلاء الافہام ص ۶۳) ہر نبی زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے (ابوداؤد، مشکوۃ)

......تمام نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں (حیات الانبیاء) اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرا وصال ہو جائے گا تو بھی مجھے ہر درود پڑھنے والے کا درود سنائے گا، میں مدینہ میں ہوں گا، اور میری امت مشارق و مغارب میں ہوگی، اور فرمایا، اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو میری قبر میں (ظاہر) کر دے گا اور میں سب مخلوق کی آواز سنتا ہوں گا اور سب مخلوق کو دیکھتا ہوں گا، جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو دس مرتبہ پڑھے اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (درۃ الناصحین ۲۲۵)

Marfat.com

﴿ اشارات ﴾

- ...... جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرنی چاہیے،
- ...... فرشتے زمین پر اترتے ہیں اور درود والوں کو اپنے فیوض و برکات سے نوازتے ہیں، حضرت مولا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ، کا فرمان ہے کہ کچھ نوری فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں، وہ صرف درود پڑھنے والوں کا درود لکھتے ہیں، (سعادۃ الدارین ۶۱)
- ...... جمعہ کا دن بڑی فضیلت و اہمیت کا حامل ہے، اسی لئے اس کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، احادیث مبارکہ کے مطابق جمعہ کو آدم علیہ السلام کی تخلیق اور وصال سے نسبت ہے، تو اس دن کا کیا مقام ہوگا جسے سید ولد آدم ﷺ کی ولادت ورحلت سے نسبت ہے۔
- ...... جمعہ عید کا دن ہے تو ولادت محبوب کا دن بھی عید ہے۔
- ...... حضور پرنور ﷺ کی سماعت کا عالم دیکھیے۔ عرش سے لے کر فرش تک کتنی مخلوق خدا حضور پر درود بھیج رہی ہے، حضور سب کو سن رہے ہیں اور پہچان رہے ہیں ۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

- ...... وصال کے بعد یہ سماعت زائل نہیں ہوئی، لہذا بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیتوں سے استدلال کر کے حضور کی سماعت کا انکار محرومی کی علامت ہے۔
- ...... حضور ﷺ نے فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کے سب نبی علیہم السلام زندہ ہیں گویا سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، تصرف فرماتے ہیں، عبادت کرتے ہیں، یہ احادیث نبویہ کا مضمون ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طواف کرتے

Marfat.com

دیکھا، مسجد اقصیٰ میں سب نبیوں رسولوں کو امامت کرائی، آسمانوں پر ان سے ملاقات کی، حضرت ہارون علیہ السلام کو تلبیہ پڑھتے اور کعبہ کی جانب اونٹنی دوڑاتے دیکھا، یہ سب امور حیات انبیاء پر دلالت کرتے ہیں، مٹی میں ملنے والے تو ایسا نہیں کر سکتے۔ ہمارے نبی نے فرمایا نبی زندہ ہیں اور چند ملا شور مچاتے ہیں کہ زندہ نہیں، مسلمان تو نبی ﷺ کی بات مانے گا،

۞...... اگر شہید زندہ ہے تو شہید سے بڑے درجے والے یعنی صدیق، اور نبی اور رسول پھر سب سے بڑا رسول ﷺ کیوں زندہ نہیں، سب نے موت کا ذائقہ چکھا اور بارگاہ باقی میں مقام بقا پر فائز ہو گئے۔ یہی اسلام کا عقیدہ ہے۔

۞...... سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو پھر انبیاء کی حیات برزخی اور سماعت و بصارت کا انکار کیسا؟ یہ سب کمالات تو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ قادر نہیں تو پھر تم نے اللہ تعالیٰ کو کیا مانا؟

۞...... ساری دنیا اور اس کے مشرق اور مغرب اور ان میں بسنے والے سب حضور ﷺ کی نگاہوں میں ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے، اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز مجھ پر روشن فرما دی اور میں نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا، نیز فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو میرے لئے اٹھا لیا، میں دنیا اور مافیہا کو قیامت تک اس طرح دیکھتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں، اور فرمایا تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو، لہٰذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو۔

۞...... ان ارشادات کے ہوتے ہوئے اگر حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ میں حرف نداء کے ساتھ درود پاک پڑھا جائے تو کیا حرج ہے، جب حضور ﷺ دیکھتے بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں اور ہزاروں واقعات میں درج ہے کہ درود والوں کی مشکلیں آسان بھی کرتے ہیں تو پھر حاضر و غائب کی تخصیص کیوں؟ ارے یہ ساری کائنات محبوب کی سیر گاہ ہے، کون

Marfat.com

سی چیز ان سے پوشیدہ ہے، کتنی عجیب بات ہے کہ جس کے لئے سب کچھ بنایا جائے اسی سے سب کچھ چھپایا جائے، غور کرو کیا تمھارا عقیدہ اسلام کے ذوق سلیم کے مطابق ہے؟

۞......حدیث پاک ہے کہ اقرب ما یکون احدکم منی اذا ذکرنی وصلی علی، یعنی تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے، اور مجھ پر درود پڑھتا ہے، اس حدیث نے بتایا کہ درود خواں حضور ﷺ کے قریب ہوتا ہے، تو اب وہ یا رسول اللہ ﷺ کہہ دے تو کیا اعتراض ہے۔ یہاں تمھارا یہ استحالہ بھی ختم ہو گیا کہ ندا قریب کے لئے ہے، بعید کے لئے نہیں، ارے درود پڑھنے والا بعید ہوتا ہی نہیں، وہ تو محبوب کے قریب ہوتا ہے اور محبوب اس کے قریب ہوتا ہے، وہ سناتا ہے اور محبوب سنتا ہے۔ صحابہ کرام نے ہمیشہ حضور ﷺ کو رحمت حق سمجھ کر پکارا اور حضور ﷺ نے ان کی مشکل آسان کی، اگر حضور ﷺ قریب ہیں تو پھر نظر کیوں نہیں آتے، یہ اعتراض کم نظروں کا ماتم ہے۔ ظالم پہلے تو نظر تو پیدا کر پھر نظر نہ آئیں گے تو کہنا، اندھا کہہ دے کہ سورج چمک رہا ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا؟ اندھے کو سورج پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنی بینائی کا علاج کروانا چاہیے، آنکھ والے تو پوری تجلیوں سے منور ہو رہے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں نے اپنے حسن نظر سے محبوب کا جلوہ دیکھا ہے، ایک صوفی فرماتے ہیں کہ اگر ایک لمحے کے لئے حضور پر نور کا جلوہ اوجھل ہو جائے تو میں خود کو کافر سمجھتا ہوں۔ امام غزالی کہتے ہیں کہ جب بھی نماز میں سلام پڑھتا ہوں تو حضور پر نور ﷺ کا جواب موصول ہوتا ہے، حیرت ہے کم نظر ان کے حسن نظر پر اعتبار کرنے کی بجائے اپنی کم نظری کو حجت قطعی سمجھ رہے ہیں، واقعی جن کو اللہ چھوڑ دے، انہیں ہدایت نہیں آسکتی۔ اللھم صلی و سلم و بارک علی سید الاولین والاخرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم القیام و الدین

۞......۞......۞

Marfat.com

درس قرآن

﴿عرفان خلیل﴾......

ارشاد کبریائی ہے:

......اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو، بیشک وہ (اللہ کے) سچے نبی ہیں۔

......اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا، کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو،، بیشک میں تمہیں قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں، اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی۔ اور اس لئے کہ وہ حق الیقین والوں میں ہو جائے۔ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا، ایک تارا دیکھا بولے (کیا) اسے میرا رب ٹھہراتے ہو، پھر جب وہ ڈوب گیا، بولے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے۔ پھر جب چاند چمکتا دیکھا، بولے (کیا) اسے میرا رب بناتے ہو، پھر وہ ڈوب گیا، کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انہی گمراہوں میں ہوتا، جب سورج جگمگاتا دیکھا بولے، (کیا) اسے میرا رب کہتے ہو، یہ ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا، کہا اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو، میں نے اپنا منہ اس طرح کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے، ایک اسی کا ہو کر، اور میں مشرکوں میں نہیں، (سورۃ الانعام)

......اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا، بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دے کر۔ تو ان سب (بتوں) کو چورا کر دیا، مگر ایک کو

Marfat.com

(رہنے دیا) جوان سب کا بڑا تھا کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں، بولے کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا، بے شک وہ ظالم ہے۔ ان میں سے کچھ بولے، ہم نے تو ایک نوجوان کو انہیں برا کہتے سنا جسے ابرہیم کہتے ہیں۔ بولے تو اسے لوگوں کے سامنے لاؤ، شاید وہ گواہی دیں۔ بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابراہیم۔ فرمایا بلکہ ان (بتوں) کے اس بڑے نے کیا ہوگا، تم ان سے پوچھو اگر یہ بولتے ہیں۔ تو وہ اپنے جی کی طرف پلٹے اور بولے بے شک تم ہی ستمگار ہو، پھر اپنے سروں کے بل اوندھائے گئے کہ تمہیں خوب معلوم ہے کہ بولتے نہیں۔ تو کہا کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو، جو نہ تمہیں نفع دے اور نہ نقصان پہنچائے، تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ بولے ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو، اگر تمہیں (کچھ) کرنا ہے۔ ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی (والی) ابراہیم پر، (سورۃ الانبیاء)

۞ ...... اے محبوب کیا تم نے دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر کہ اللہ ہے مشرق تو اس کو مغرب سے لے آ، تو ہوش اڑ گئے کافر کے، اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو، (سورۃ البقرہ) اور جب عرض کی ابراہیم نے، اے میرے رب، مجھے دکھا دے تو کیونکہ مردے زندہ کرے گا۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں۔ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے، فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ بلا لے، پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب

Marfat.com

حکمت والا (سورۃ البقرہ)

✪ ...... تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقل مند لڑکے کی، پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا، کہا اے میرے بیٹے، میں نے خواب دیکھا، میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے۔ کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے، تو جب ان دونوں نے ہماری بات مانی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا۔ اور ہم نے آواز دی اے ابراہیم واقعی تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں، بے شک یہ روشن امتحان تھا اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی، سلام ہو ابراہیم پر (سورۃ والصافات)

✪ ...... فرمایا میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں، ....اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور جب اٹھاتا تھا اس گھر کی بنیادیں ابراہیم اور اسماعیل، یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی سنتا جانتا ہے، اے ہمارے رب اور رکھ ہمیں مسلمان اور اولاد میں سے ایک امت مسلمان رہے، ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر توجہ فرما، کہ تو توبہ قبول کرنے رحم فرمانے والا ہے۔ اے رب ہمارے ان (امت مسلمہ) میں ایک رسول بھیج انہیں میں سے ان پر برتری آیات کی تلاوت کرے، اور انہیں کتاب حکمت کی تعلیم دے، اور انہیں خوب پاک کرے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ (سورۃ البقرہ)

Marfat.com

اشارات

......اللہ کریم نے اپنے خلیل علیہ السلام کا ذکر کتنے اہتمام کے ساتھ فرمایا اور ان کے روشن کردار کو سارے زمانے کے لیے باعث فخر قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ انبیا کرام کا ذکر خالق کائنات کی سنت ہے۔

......لابیہ آذر میں اہل حق کی تحقیق یہ ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا۔ لفظ ''اب'' تائے، چچے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ یعقوب علیہ اسلام کے بیٹوں نے کہا، الھك والہ ابا بك ابراھیم و اسماعیل واسحاق۔ (سورۃ البقرہ) اس آیت میں لفظ ''ابا'' جو ''اب'' کی جمع ہے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھی شامل کیا گیا ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے تایا جان تھے، والد یا دادا نہیں تھے،

......اگر آذر مشرک کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حقیقی باپ: (والد) کہا جائے تو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین ہے اور پھر حدیث مصطفےٰ کہ میں پاک صلبوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوا کی تکذیب ہے نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مشہور دعا ربنا اغفرلی ولوالدی اے ہمارے رب مجھے بخش اور میرے والدین کو بخش کا کیا مفہوم ہوگا اس دعا میں حقیقی باپ کے لئے والد کا لفظ استعمال ہوا لہذا معلوم ہوا کہ آپ کا حقیقی باپ موحد و مومن تھا اسی لئے اس کے لئے دعائے مغفرت کی جا رہی ہے۔

...... حضرت ابراہیم علیہ السلام زمین پر رہ کر زمینوں اور آسمانوں کی تمام بادشاہی کو مشاہدہ فرما دیتے ہیں تو لامکاں پر جلوہ فرما محبوب پاک ﷺ کی نگاہ مشاہدہ کا کیا عالم ہوگا، معلوم ہوا کہ محبوبان خدا کی نظروں سے زمینوں اور آسمانوں کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستارے، چاند اور سورج کی معبودیت کا یکسر انکار کرتے ہوئے خدائے واحد کی توحید کا علم بلند فرمایا ہر اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عالم

Marfat.com

بچپن سے ہی عرفان خدا کی اعلیٰ منزلوں پر فائز تھے نبی کی زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے خالی نہیں ہوتا۔

✿...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خصوصی قوت استدلال سے سرفراز فرمایا، آپ اس ذات واحد کے لئے نا قابل تردید دلائل نہایت منفرد انداز میں بیان کرتے تھے دیکھئے بتوں کی بے بسی کو کیسے اجاگر کیا کہ خود بت پرست مان گئے کہ یہ تو بولنے سے قاصر ہیں، نفع و نقصان پہنچانے سے عاجز ہیں۔ ادھر نمرود جیسے جابر وقاہر بادشاہ کے دربار میں حق گوئی کا کیا عالم ہے اور اسے کس انداز سے مبہوط کر دیا ہے کہ اب لب کھولنے کے قابل نہ چھوڑا۔

✿...... طاقت کا استعمال حق والوں کو راہ حق سے کبھی دور نہیں کر سکتا، آگ میں کودنا منظور ہے مگر اللہ بزرگ و برتر کی بندگی سے کنارہ کشی عبد مومن کو ہرگز گوارہ نہیں، یہ جان تو اسی کی دی ہوئی ہے اور اسی پر قربان ہو جائے تو جان کہلانے کے قابل ہوتی ہے۔

✿...... اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے دشمنوں کے مقابلے میں فتح و کامرانی سے سرفراز فرماتا ہے۔

✿...... بت یا دیگر معبودان باطلہ پر اللہ کے نبیوں اور ولیوں کو قیاس کرنا درست نہیں اگر حضرت ابراہیم کی نظر میں اللہ کے بندے اور بت برابر ہوتے تو کبھی نہ فرماتے اف لک ولما تعبدون یعنی تف ہے تم پر اور ان پر جن کو تم پوجتے ہو، بت، بت ہیں۔ اللہ والے، اللہ والے ہیں وہ جہنم کا ایندھن ہین یہ جنت کے مالک ہیں وہ کچھ نہیں کر سکتے، یہ اللہ کی عطا کردہ قوتوں سے سب کچھ کر سکتے ہیں۔

✿...... داستان خلیل سب کی سب نگاہ حبیب میں روشن تھی جبھی تو فرمایا جا رہا ہے الم ترکیا تم نے نہ دیکھا؟ ایسا کیوں نہ ہو ہمارے حبیب ﷺ ساری کائنات کے لئے یعنی حاضر و ناظر بن کر آئے ہیں۔

Marfat.com

✿ ...... ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو ہماری آواز سنا سکتا ہے دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا جا رہا ہے کہ ان مردہ پرندوں کو آواز دو۔ اگر مردہ پرندوں کو آواز دو۔ اگر مردہ پرندے سن سکتے ہیں تو دنیا سے جانے والے انسان کیوں نہیں سن سکتے اگر مردہ پرندوں کو پکارنا جائز ہے تو انسانوں بلکہ اللہ کے محبوب انسانوں کو پکارنا کیوں جائز نہیں؟

✿ ...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی زبان میں وہ تاثیر پیدا کر دیتا ہے کہ وہ مردوں سے مخاطب ہوں تو وہ بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ یہ واقعہ آخرت میں اٹھنے کی بہترین دلیل ہے مشاہدہ بھی ہے تجربہ بھی ہے۔

✿ ...... حضرت خلیل کے جذبہ ایثار کی لازوال مثال بیان فرمائی کہ انہوں نے اپنے محبوب حقیقی کے نام پر اپنا لخت جگر بھی قربان کر دیا۔ یہ عشق کی انتہا ہے ادھر لخت جگر نے بھی آداب فرزندی کا حق ادا کر دیا اللہ اللہ آرزومندی کا درد و سوز انسان کی متاع بے بہا ہے، مقام بندگی میں اتنا لطف ہے کہ بندہ شان خداوندی کو بھی حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ بعض علما کے نزدیک بذبح عظیم سے مراد امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات ہے کہ حضرت ذابیح کا شایان شان فدیہ تو وہی ہو سکتے ہیں۔

✿ ...... اسی عبدیت کاملہ کی بدولت انسان کو رحمان کا سلام پہنچتا ہے اور انسان اجر عظیم کو سزاوار ہوتا ہے۔

✿ ...... حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام انسانوں کے امام ہیں، اسی لئے آپ کے مقام کو جائے نماز قرار دیا گیا، معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی یادگار کو خود اللہ پاک نے جائز قرار دیا ہے۔

✿ ...... عظیم باپ اور حلیم بیٹے نے خدا کا گھر بنایا اور دعا کی کہ اپنا رسول بھیج، معلوم ہوا کہ گھر بنانا اور۔ گھر بسانا اور ہے، خدا کا گھر اگر خلیل اللہ نے بنایا ہے تو حبیب اللہ نے بسایا ہے۔

✿ ...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ایک جماعت ضرور مسلمان رہی۔ اور اسی

Marfat.com

مسلمان جماعت میں آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ مسلمان تھے اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین انسان تھے، آپ کے تمام آباؤ اجداد اہل ایمان تھے ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دعا کا کیا مطلب ہوگا؟

✿...... حضرت خلیل علیہ السلام سب کچھ کرنے کے بعد بھی حضرت حبیب ﷺ کے طلب گار ہیں ان کے حاجتمند ہیں اکا وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ جب انسانوں کے امام کا یہ عالم ہے تو انسانوں کو بھی حضور علیہ السلام کا نیاز مند ہونا چاہئے۔ جو بھی حضور سے مستغنی ہوتا وہ ہر نعمت سے تہی ہوتا ہے حضور ﷺ لوگوں کی جائے پناہ ہیں، کتاب وحکمت سکھاتی ہیں۔ ان کا تزکیہ نفس فرماتے ہیں۔ یہ سب دولتیں حضور ﷺ ہی کے دم قدم کا صدقہ ہیں یعنی پاک کرنا حضور ﷺ کا کام ہے ماننا پڑے گا کہ پاک کرنے والا، پاک کیے جانے والے کے قریب ہوتا ہے، ورنہ پاکیزگی کا عمل کیسے ہوگا اسی لئے قران نے فرمایا یہ نبی تو مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اسیر غم ہے نخچیر بلا ہے یارسول اللہ
غلام بینوا، بے دست و پا ہے یارسول اللہ
گزارا ہو رہا ہے آپ کی بندہ نوازی پر
مری اوقات کیا ہے، بات کیا ہے یارسول اللہ
درجمشید و دارا پہ میں کیوں دامن کو پھیلاؤں
مجھے جب آپ سے سب کچھ ملا ہے یارسول اللہ
پھنسی ہے کب سے طوفان الم میں کشتی امت
کنارہ ہے نہ کوئی ناخدا ہے یارسول اللہ

﴿غلام مصطفیٰ مجددی﴾

Marfat.com

درس حدیث:

شانِ اسماعیل

فرمان مصطفائی ہے!

- ......میں دو ذبیحوں کا لختِ جگر ہوں۔
- ......قربانی تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے (قربانی کے جانور کے) ہر بال کے عوض نیکی ہے (اسی طرح) اون کے ہر بال کے عوض نیکی ہے۔ (ابن ماجہ)
- ......عید بقر کے دن انسان کی کوئی نیکی ایسی نہیں جو خون بہانے سے زیادہ خدا کو پیاری ہو، قربانی (کا جانور) اپنے سینگوں، بالوں کھروں کے ساتھ آئے گا اور (اس کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے لہذا خوش دلی سے قربانی کرو۔ (ترمذی)
- ......اے اللہ (یہ قربانی) تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے محمد مصطفیٰ اور ان کی امت کی طرف سے۔ بسم اللہ اللہ اکبر۔ (احمد، ابوداود)
- ......حضور ﷺ نے جانور ذبح فرمایا اور کہا بسم اللہ، الٰہی اسے محمد مصطفیٰ ﷺ آل مصطفیٰ اور امت مصطفیٰ کی طرف سے قبول فرما، (مسلم)

اشارات

- ......دو ذبیحوں سے مراد حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ذات مبارکہ ہے گویا ان دو شخصیات کی عظیم نسبت کو حضور ﷺ نے اپنے لئے باعث اعزاز قرار دیا۔

Marfat.com

۞......اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ایمان کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے ورنہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ ان کے ذکر کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔

۞......یاد رہے کہ اہل کفر کے ساتھ نسبت قائم کرنے کو فخر عالم ﷺ نے حرام قرار دیا ہے، اس حدیث میں انہوں نے سیدنا عبداللہ اور ایک دوسری حدیث میں سیدنا عبدالمطلب کے ساتھ نسبت قائم فرمائی تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کے والد گرامی اور جدگرامی عظیم مسلمان تھے۔

۞......اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی یہ ادائے قربانی اس قدر محبوب ہے کہ اس کو امر کر دیا، مسلمان ہر سال اس یادگار کا ذکر کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ جو جانور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے ایثار کے ساتھ منسوب ہے اس کا کیا مقام ہے، ہر بال کے بدلے نیکی نصیب ہوتی ہے۔ جو دن ان سے متعلق ہے اس کا کیا مقام ہے؟ وہ عید کا دن ہے، اس دن کا نیک عمل دوسری بڑی بڑی نیکیوں سے بھی افضل ہوتا ہے،

۞...... قربانی قیامت کے دن گواہی فراہم کرے گی اور مسلمان کی نجات ہو جائے گی۔ حضور ﷺ قربانی فرماتے وقت اپنا ذکر فرماتے، اپنی آل پاک اور اپنی امت مرحومہ کا ذکر فرماتے، معلوم ہوا کہ ہر نیک عمل کا ثواب دوسرے مسلمانوں کو بھی پہنچتا ہے اور جس نے نیک عمل جاری کیا جب تک لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے ان کا ثواب اس جاری کرنے والے کو بھی ملے گا، اس اصول کے تناظر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شان ملاحظہ کیجئے،

۞......یاد رہے کہ عید بقر کے تین دن ہیں، حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قربانی یوم اضحیٰ کے بعد دو دن تک ہے، ایسی روایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (ترمذی)

Marfat.com

درس قرآن:

معراج شہادت

خدائے رحمان جل جلالہ نے فرمایا:

یا ایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر.......... اولئك هم المهتدون

"اے ایمان والو! مدد طلب کرو صبر اور نماز سے، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، اور نہ کہو انہیں جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں کہ وہ مردہ ہیں، بلکہ وہ تو زندہ ہیں، لیکن تمہیں شعور نہیں، اور ہم ضرور آزمائیں گے، تمھیں کسی ایک چیز کے ساتھ یعنی خوف، بھوک، اور مالوں، جانوں اور پھلوں کی کمی میں، اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیجئے، وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے، تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی جانب پلٹنے والے ہیں، وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی نوازشات اور رحمت ہوتی ہے، اور وہی لوگ ہدایت والے ہیں (سورۃ البقرۃ: ۱۵۳ تا ۱۵۷)

اشارات

✡......ایمان والوں کو صبر وصلوٰۃ سے مدد طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ دونوں چیزیں کیا ہیں؟ ظاہر ہے غیر خدا ہیں، پھر ان سے "استعانت" کے کیا معنیٰ؟ کیا اس طرح ایمان والے کہیں شرک والے تو نہیں ہو جائیں گے، جو جواب صبر وصلوٰۃ کے بارے میں ہوگا وہی جواب محبوبان خدا کے بارے میں ہوگا۔

✡...... جس طرح "اچھے اعمال" انسان کی امداد کرتے ہیں اس طرح "اچھے افراد"

Marfat.com

بھی انسان کی امداد کرتے ہیں، اور یہ امداد' امداد خدا'' کی مظہر ہوا کرتی ہے۔

✿...... اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے، یہ معیت خصوصی ہے، یعنی تائید ونصرت کی معیت، اس معیت کی کیفیت کو باذن اللہ عارف ہی جانتے ہیں۔

✿...... اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے خوش نصیب لوگ کتاب وسنت کی معروف اصطلاح میں شہید کہلاتے ہیں۔

✿...... غزوہ بدر میں شہید ہونے والوں کے بارے میں کہا گیا کہ وہ تو مر گئے، دنیا کی نعمتوں اورلذتوں سے محروم ہو گئے، اس پر اللہ کریم نے فرمایا، خبردار، انہیں مردہ نہ کہو، وہ بالکل زندۂ جاوید ہیں، تم ہی انکی حیات ابدی سے ناآشنا ہو،

✿...... ایک اور مقام پر فرمایا: ''اللہ کے راستے میں قتل ہونے والوں کو مردہ گمان بھی نہ کرو، وہ یقیناً زندہ ہیں، اپنے رب کی بارگاہ سے رزق حاصل کرتے ہیں''

✿...... شہید زندہ ہے، علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے کہ سلف صالحین کی اکثریت کا یہی عقیدہ ہے کہ شہیدوں کی زندگی، روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی ہے مگر بعض کا خیال ہے کہ زندگی روحانی ہے، مگر پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے،

✿...... علامہ ثناء اللہ مظہری علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ شہیدوں کی روحوں کو جسموں کی طاقت عطا فرماتا ہے پس وہ زمین اور آسمان اور جنت میں جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں، وینصرون اولیاء هم ويدمرون اعداء هم ان شاء الله تعالى، وہ اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے اپنے دوستوں کی امداد کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں کو تباہ کرتے ہیں۔

✿...... علامہ قرطبی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے، شہیدوں کی حیات ایک اٹل حقیقت ہے، بے شک زمین نبیوں، شہیدوں، عالموں، ثواب کیلئے اذان دینے والوں اور قرآن کے حافظوں کے جسم نہیں کھا سکتی۔

Marfat.com

۞......علامہ پیر محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے "البتہ اس زندگی کی حقیقت ہمارے فہم وادراک سے ماوراء ہے، اور کسی چیز کا ہمارے فہم کی رسائی سے بالاتر ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں، روح کی ماہیت آج تک سر مکتوم ہے۔ اس کو نہ سمجھ سکنا اس کے عدم کی دلیل نہیں ہو سکتا، ہم شہدا کو زندہ یقین کرتے ہیں کیونکہ ہمارے رب نے فرمایا کہ وہ زندہ ہیں، ہم ان کو مردہ نہیں کہتے، ہم انہیں مردہ خیال بھی نہیں کرتے، کیونکہ ہمارے رب نے انہیں مردہ کہنے اور مردہ خیال کرنے سے تاکیداً منع فرمایا ہے، ہمارے رب کا ہر ارشاد حق ہے" (ضیاء القرآن)

۞......جب شہیدوں کی "حیات برزخی" اتنی مسلمہ ہے تو ان سے زیادہ مقام والے صدیقوں اور نبیوں، رسولوں کی "حیات برزخی" کا کیا عالم ہوگا؟ حیات انبیاء کو تسلیم کرنے میں نجانے کونسی رکاوٹ ہے؟ اہل تسلیم کیلئے ہر جہان میں ایک انوکھا مقام منتظر رہتا ہے۔

۞......جو جہاد اصغر میں مارا جائے تو وہ زندہ ہے اور جو جہاد اکبر یعنی اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتے ہوئے مارا جائے وہ کیوں زندہ نہیں؟ ماننا پڑے گا کہ سب اہل مجاہدہ شہیدان وفا ہیں اور اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

۞......حیات بزرگان امت اور حیات شہیدان ملت کے ہزاروں آثار وواقعات موجود ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بھائی غزوہ احد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیاحت کرتے ہیں، جنتی پھل کھاتے ہیں، عرش کے نیچے معلق طلائی قندیلوں میں قیام کرتے ہیں، جب انہوں نے کھانے پینے اور رہنے کی بہار دیکھی تو کہنے لگے کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر کرے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تا کہ وہ جنت سے بے رغبت نہ ہو جائیں اور جنگ سے بیٹھ نہ جائیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں ان کو خبر دوں گا۔

۞......غزوہ احد کے بعد حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبداللہ بن جبیر کی قبر مبارک

Marfat.com

کھل گئی تو ان کے پاک جسم بالکل تروتازہ تھے۔

۞...... تیرہ سو سال کے بعد عراق میں حضرت عبداللہ بن جابر اور دیگر شہدائے اسلام کے مزارات کھل گئے تو ان کے اجسام طاہرہ بالکل سلامت تھے، ہزاروں افراد نے اسلام کا یہ معجزہ کھلی آنکھوں سے دیکھا۔

۞...... مسلمان کے راستے میں مالوں، جانوں اور پھلوں کی کمی کے امتحانات آسکتے ہیں، لیکن وہ اپنے رب کریم پر بھروسا کرتا ہے اور صبر کی برکت سے دنیوی واخروی کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے، دنیا کی بھوک اور خوف اسے راہ حق سے نہیں ہٹا سکتے۔

۞...... حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ڈرایا دھمکایا گیا، بھوکے پیاسے رکھا گیا، مالوں اور جانوں سے دور کر دیا گیا، شہر محبوب کی بہاروں سے جدا کیا گیا، راہ کرب وبلا کے مسافر کو سب امتحان ایک ہی بار درپیش ہوئے، آفرین ہے، زہرا کے لخت جگر، مرتضیٰ کے نور نظر نے صبر واستقامت کے عظیم مظاہرے سے شہادت کی معراج حاصل کرلی۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا۔

۞...... کتنا خوبصورت انعام ہے، شہادت سے پہلے ہی بشارت سنا دی گئی، حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں، یہ فرمان مصطفیٰ "بشر الصابرین" کی کتنی پیاری تفسیر ہے،

۞...... مومن ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے، کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کی خصوصی نوازشوں اور رحمتوں پر یقین کامل ہوتا ہے، اور ہدایت کے اس اہم تقاضے کو جانتا ہے، اناللہ وانا الیہ راجعون کا دلکش منظر بھی اسوہ شبیر میں چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے، شہادت حسین ہر اعتبار سے معراج شہادت ہے۔

۞...... ۞...... ۞

Marfat.com

درسِ حدیث:

......﴿سرتاج شہادت﴾......

رسول ذیشان ﷺ نے فرمایا!

۞...... ''حسن اور حسین دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں'' (بخاری)

۞...... ''حسن اور حسین دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں'' (ترمذی)

۞...... ''یہ میرے دونوں بیٹے میری بیٹی کے شہزادے ہیں، اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور جو آدمی ان سے محبت کرے (ان کی محبت کے طفیل) اس سے بھی محبت فرما'' (ترمذی)

۞...... حضور پرنور ﷺ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ''میرے پاس بچوں کو بلاؤ، پھر ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ لپٹا لیتے'' (ترمذی)

۞...... ''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے'' (ترمذی شریف)

۞...... ''میرے پاس جبریل امین آئے اور مجھے خبر دی کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی، میں نے کہا اس کو، فرمایا ہاں، اور وہ میرے پاس وہاں کی مٹی بھی لائے'' (بیہقی شریف)

۞...... ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے حضور پرنور ﷺ کو عالم خواب میں دیکھا، گیسوے مبارک پریشان تھے، دست مبارک میں ایک شیشی تھی جس میں خون تھا، میں نے کہا،

Marfat.com

میرے والدین حضور پر قربان، یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ آج میں اس خون کو اٹھاتا رہا، میں نے خیال کیا کہ یہ حضرت امام کی شہادت کا وقت تھا، (بیہقی شریف)

......اشارات......

۞......ان تمام احادیث نبویہ میں سرتاج شہادت، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر مبارک ہے، معلوم ہوا کہ ذکر حسین دراصل سنت رسول ہے۔

۞......حضرت امام اور ان کے برادر اکبر سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ باغ رسالت کے برگ وگل ہیں، جن کے وجود مسعود سے رسالت وہدایت کی خوشبوئیں بکھر کر جہان ہستی کو معطر کر رہی ہیں، ایمان وعرفان کی مہک حاصل کرنے کیلئے ان شہزادوں کی غلامی شرط اول ہے۔

۞......یہ شہزادے جنت کے سردار ہیں گویا جنت ان کی جاگیر ہے، اور مغفرت بھی انہی کے قدموں کی خیرات ہے۔

۞......اللہ تعالیٰ کی محبت ہر انسان کی منزل مقصود ہے۔ تخلیق کائنات کے مقصد میں یہی جذبہ کارفرما ہے، لیکن اس کے حصول کا ذریعہ کیا ہے؟ حدیث مبارک کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ان شہزادوں کی محبت ہی حقیقت میں ان کے نانا حضور کی محبت ہے اور ان کی محبت ہی حقیقت میں اللہ رب العزت کی محبت ہے، ان کا محب صادق اللہ کا محبوب کامل بن جاتا ہے۔

۞......ان شہزادوں سے حضور محبوب کل، جان رسل ﷺ کو کتنا پیار ہے، کبھی ان کو سونگھتے ہیں، کبھی ان کو چومتے ہیں اور کبھی ان کو اپنے ساتھ لپٹاتے ہیں، ان کو شہید کرنے والے دراصل حضور ﷺ کو ایذاء دینے والے ہیں، اور دو جہان کی لعنت

Marfat.com

وزحمت کے مستحق ہیں،

۞...... یہ شہزادے حسن مصطفیٰ کا عکس جمیل ہیں۔

۞...... یہاں علم مصطفیٰ کا ظہور ہے، علم فردا اور علم موت، علوم خمسہ میں شامل ہے، یہ علوم ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہاں وہ اپنے فضل سے اپنے محبوب پاک یا ان کے کسی ماننے والے کو ان علوم پر آگاہ کر دے تو یہ شرک نہیں۔ حضور ﷺ کو عطائی علم حاصل تھا کہ حضرت امام کرب وبلا کے میدان میں شہید ہوں گے، اور ان کے ساتھیوں پر یہ قیامتیں ٹوٹیں گی، حدیث پاک یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ حضور ﷺ ذائقہ موت چکھنے کے بعد زندہ جاوید ہیں اور جہاں چاہتے ہیں حاضر وناظر ہو سکتے ہیں، اپنوں کے دکھوں کو محسوس فرماتے ہیں اور انہیں اپنی رحمتوں سے مالا مال کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہی عقیدہ ہے، کسی معتبر اور صحیح العقیدہ عالم نے اس عقیدے کا انکار نہیں کیا۔ تمام اس پر متفق ہیں۔

فریاد امتی جو کرے حال زار میں ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

۞

کیا فیض ہے جناب رسالت پناہ کا
ہر اک شہید ناز ہے حسن نگاہ کا
اللہ رے فراز در مصطفےٰ تو دیکھ
سر خم ہے جس کے سامنے ہر کجکلاہ کا
غمخوار، غم نصیب کا ان کے بغیر کون
سینہ چرا ہے جس کے اشارے سے ماہ کا
آقا رکھیں گے میرے خیال و سخن کی لاج
عادی نہیں غلام کسی واہ، واہ کا

Marfat.com

درس قرآن:

……﴿ ولیوں کی حکایت ﴾……

رب الارباب اعظم شانہ، کا ارشاد ہے!

الا ان اولیاء اللہ……………… الفوز العظیم خبردار! بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے رہے، انہی کیلئے دنیا کی حیات میں اور آخرت میں بشارت ہے، اللہ کی باتیں ہرگز تبدیل نہیں ہوتیں، یہی بڑی عظیم کامیابی ہے، (سورۃ یونس آیت ۶۲ تا ۶۴)

……﴿ اشارات ﴾……

……قرآن کریم کی ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے پاک ولیوں کی دلنشین حکایت ہے۔

……اولیاء، لفظ ''ولی'' کی جمع ہے، قاموس میں ''ولی'' کا معنی کیا گیا ہے، قریب، محب، صدیق اور مددگار، گویا ''ولی'' ان تمام صفات و معانی کے بحر ذخار کا نام ہے،

……حضرت علامہ ثناء اللہ مظہری فرماتے ہیں ''صوفیہ کرام کی اصطلاح میں ''ولی'' اس شخص کو کہتے ہیں جس کا دل ہمیشہ ذکر خدا میں مشغول رہتا ہے۔ اور جو دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتا ہے، اس کے دل میں محبت خدا کے سوا کسی غیر کی گنجائش نہیں ہوتی، وہ اگر کسی سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کیلئے اور اگر کسی سے عداوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کیلئے (تفسیر مظہری، سورہ یونس)

……بنیادی طور پر ولیوں کی دو قسمیں ہیں، اولاً طالب و مرید، ثانیاً مطلوب و مراد۔ سب اپنی شان کے مطابق مختلف درجات پر فائز ہوتے ہیں۔

Marfat.com

۞...... ولیوں کے ذکر سے پہلے لفظ ''الا'' استعمال ہوا جو مخاطب کو آگاہ وخبردار کرنے کیلئے ہوا ہے، یعنی خوب سمجھنے کی کوشش کرو، جو مقام بیان ہونے والا ہے وہ بہت نازک ہے، ذراسی کوتاہی اور معمولی سی بے ادبی بھی کشت ایمان کو ویران کردے گی۔ لفظ ''ان'' میں مزید تاکید پائی جاتی ہے اور جملہ اسمیہ، دوام عظمت پر دال ہے،

۞...... ولیوں کی نشانیاں بھی بیان ہوئیں تاکہ پہچان مشکل نہ ہوجائے۔ اہل ولایت ایمان کے اعلیٰ مقامات اور تقویٰ کے ارفع درجات پر فائز ہوتے ہیں، وہ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، باقی ساری کائنات سے انہیں کوئی خوف وملال نہیں ہوتا، یہ ان کے حسن ایمان اور کمال تقویٰ کا کتنا دلآویز انعام ہے۔

۞...... آجکل جاہل، نام نہاد اور تارک شریعت 'صوفی'' عوام الناس کو گمراہ کررہے ہیں، ان کا تصوف وولایت سے کوئی تعلق نہیں، ولی اور صوفی شریعت کا علم بردار ہوتا ہے۔ اس پر سب اہل حق کا اتفاق ہے۔

۞...... چونکہ ''ولی'' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ جلالت میں مقام قرب پر متمکن ہوتا ہے، اس لئے اس کے قریب ہونا چاہیے تاکہ دور رہنے والے محبوب حقیقی کے قریب ہوجائیں، قرآن کریم نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے، 'بے شک اللہ کی رحمت احسان والوں کے قریب ہے'

۞...... ''ولی'' حسن انجام کے مالک ہوتے ہیں، ان سے رابطہ رکھنا، ان کا وسیلہ پکڑنا اور ان کی خدمت میں رہنا حسن انجام کیلئے ''نسخہ کیمیا'' ہے، قرآن پاک نے فرمایا' قیامت کے دن دوست بھی دشمن بن جائیں گے مگر پرہیزگار (دوست ہی رہیں گے) ولی' کو بطور مرشد ماننے کا یہی فلسفہ ہے۔

ہیں مپر الا کہ باپر ہائے شیخ   تا بہ بینی عون ولشکر ہائے شیخ

۞...... ''ولی'' دنیا وآخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔ اس کی ہر ادا بشارتوں اور کرامتوں سے روشن ہوتی ہے۔ ظاہر ہے اللہ رب العالمین کے دوستوں کی ایسی ہی شان ہونی

Marfat.com

چاہئے، بھلا اس قادر مختار کو ماننے والے کس رخ بصیرت، سماعت اور اعانت کی قوتوں سے محروم رہ سکتے ہیں، بتوں کی تردید میں اترنے والی آیات مبارکہ کو کسی صاحب کمال اور مقبول بارگاہ کی ذات مقدسہ پر چسپاں کرنا قرآن فہمی نہیں، ایمان دشمنی کی علامت ہے۔

✡ ...... گویا، اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں سے جو وعدہ فرمایا ہے وہ تبدیل نہیں ہوسکتا۔ وہ ہر لحظہ مومن کوئی آن اور نئی شان عطا فرماتا ہے۔ وہ سب سے بڑا انصاف کرنے والا ہے، اس کے نزدیک دوزخی اور جنتی برابر نہیں، جو اس کے احکام پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل خاص سے جنت کی رعنائیوں میں داخل کرے گا۔

✡ ...... اللہ تعالیٰ کا ''ولی'' ہونا، دنیا و آخرت کے تمام خوفوں سے نجات حاصل کرنا اور اللہ تعالیٰ کے سرمدی انعامات سے سرفراز ہونا بہت بڑی کامیابی ہے اور یہ کامیابی ایمان اور تقویٰ کا بہترین صلہ ہے۔

یاد حق اے دوست تو کن اختیار
تا شوی در ہر دو عالم بختیار

✡ ...... ''ولی'' اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام گرامی ہے، لہذا جو انسان مقام ولایت پر فائز ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی جمالی و جلالی صفات کا مظہر کامل بن جاتا ہے؛

پیر کامل صورت ظل الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

✡ ...... ''ولی'' کا معنی متصرف بھی ہوتا ہے۔ گویا صاحب ولایت کے سامنے ساری کائنات مسخر ہوتی ہے۔ اس کی اک نگاہ رحمت سے ہزاروں بدنصیبوں کے نصیب چمک اٹھتے ہیں، لاکھوں شقی قلبوں کو سعادت کے جوہر ہاتھ لگتے ہیں۔۔۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿ولیوں کی ولایت﴾......

رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے!

﴿......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جس نے میرے "ولی سے دشمنی کی، میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں، جب میرا بندہ نفلوں کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے تو میں اسے محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں تو میں ہی اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اور میں ہی اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں ہی اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے اور میں ہی اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور جب میرا بندہ مجھ سے کوئی بھی سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور ضرور عطا کرتا ہوں۔ (بخاری)

﴿......اولیاء اللہ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجائے۔

﴿......جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل سے کہتا ہے کہ میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو، جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر وہ آسمان میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے، تم سب بھی اس سے محبت کرو، تمام آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام ہوتی ہے، (اسی طرح اللہ تعالیٰ جس کو ناپسند کرتا ہے تو جبریل اور آسمان وزمین والے اسے ناپسند کرنے لگتے ہیں)

Marfat.com

اشارات

۞ ...... ان احادیث نبویہ میں ولیوں کی ولایت کا ذکر ہے۔

۞ ...... خدا کے ولی سے دشمنی، خدا سے دشمنی کرنے کے مترادف ہے، اور خدا سے دشمنی کرنے والا ایمان سے کبھی بہرہ ور نہیں ہو سکتا، گویا وہ محروم محض ہے، مولانا داود غزنوی کے پاس کسی غیر مقلد طالب علم نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی تو انہوں نے فرمایا عنقریب یہ ایمان سے خارج ہو جائے گا، پھر ایسے ہی ہوا، استفسار پر انہوں نے یہی حدیث پاک پیش کی، اور وضاحت کی کہ جنگ کے دوران ہر دشمن اپنے دشمن کی قیمتی چیز پر قبضہ کرتا ہے، اور ایمان سے بڑھ کر کوئی چیز گراں مایہ نہیں، اس لئے خالق مطلق اپنے دشمن سے ایمان کی توفیق سلب کر لیتا ہے۔

۞ ...... نوافل کی کثرت سے یہ مقام ملتا ہے تو فرائض کی مداومت پر کیا مقام ملتا ہوگا؟

۞ ...... بندہ مومن کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور قدموں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نور بے مثال قوتوں سے مالا مال کر دیتا ہے، لہذا وہ قریب و بعید کی ہر آواز کو سنتا ہے، ہر چیز کو دیکھتا ہے، وہ اپنے ہاتھوں اور قدموں سے مخلوق خدا کی مشکلیں آسان کرتا ہے،

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں، کار کشا، کارساز

۞ ...... ''ولی'' کی اس خداداد عظمت کا ذکر قرآن پاک میں متعدد مقامات پر موجود ہے، ولی آصف بن برخیا کی صورت میں آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے سینکڑوں میل کے فاصلے سے سینکڑوں من تخت بلقیس کو دربار سلیمانی میں پیش کر سکتا ہے، ولی، صورت مریم میں خشک درخت کو ہاتھ لگائے تو تر و تازہ کھجوریں جڑ سکتی ہیں، بے موسمی پھل بھی آ سکتے ہیں، ولی، اصحاب کہف کی صورت میں صدیوں پر محیط عرصے کو عبور کریں تو اجسام مطہرہ پر مرور

Marfat.com

زمانہ کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے، ولی صورت خضر میں مستقبل کے اسرار کر مشاہدہ کرتا ہے اور کبھی ذوالقرنین کی صورت میں مشرق ومغرب کے مرحلے طے کرتا ہے، یہ سب کمالات اسی ''نور خدا'' کی جلوہ گری سے نصیب ہوتے ہیں،

می شود پردہ چشم پر کا ہے گاہے
دیدہ ام ہر دو جہاں را بنگاہے گاہے
منزل عشق بے دور دراز است ولے
طے شود جادۂ صد سالہ بہ آہے گاہے

...... 'ولی' اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے، اور محبوب سے کوئی چیز پوشیدہ رکھنا شان محبت کے خلاف ہے، وہ جو کچھ مانگتا ہے اسے مل جاتا ہے، اسی لئے اس سے دعا کرانا، توجہ حاصل کرنا اور اسے راضی رکھنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کا ذریعہ ہے۔

...... ولی کے تذکرے آسمانوں اور زمینوں میں رونق افروز ہوتے ہیں، خدا بھی ان کا ذکر کرتا ہے اور خدائی بھی ان کا ذکر کرتی ہے، یہ 'اذکرکم' کی عملی تفسیر ہے، ولی خود صاحب ذکر ہے اور اس کے پاس بیٹھنے والا شقی نہیں رہتا، سعید بن جاتا ہے۔

آنا کہ چشم مست بصد حیلہ وا کند سگ را ولی کند ، مگس را ہما کند

...... ''ولی'' کسی بھی سلسلہ سے متعلق ہو، اس کا احترام کرنا سب پر فرض ہے، لہذا مریدان سلسلہ کو چاہیے کہ تعصب وعناد کو ہوا نہ دیں اور خلوص کے ساتھ سب کے آداب بجالاتے رہیں۔

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿آ گیا وہ نور والا﴾......

اللہ پاک نے فرمایا! ﴿قد جاء کم من اللہ نورو کتاب مبین﴾ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نور آیا ہے اور روشن کتاب آئی ہے۔ (سورۃ المائدہ)

......﴿اشارات﴾......

۞ ...... آیت مبارکہ کا آغاز لفظ ''قد'' سے ہوا جس میں تاکید پائی جاتی ہے۔

۞ ...... ضمیر کم کے مخاطب ساری کائنات کے انسان اور جن ہیں جو اس نور عالمگیر سے درخشاں ہو سکتے ہیں۔ معلوم ہوا اس نور کا فیضان، ربوبیت کی طرح عام ہے۔

۞ ...... آیت مبارکہ میں موجود لفظ ''نور'' سے مراد کون ہے؟ آیئے مفسرین امت سے استفادہ کریں تا کہ ایمان تازہ ہو جائے،

۱...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے " نور رسول یعنی محمد ا " نور سے مراد حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے'' (تفسیر ابن عباس:۷۲)

۲...... حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے " ان المراد بالنور محمد یعنی نور سے مراد حضور محمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۳/۳۹۵)

۳...... حضرت امام علی بن محمد خازن علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی محمد ﷺ تشریف لائے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کا نام اس لئے نور رکھا کہ جس طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت نصیب ہوتی ہے اس طرح آپ کی ذات گرامی سے ہدایت نصیب ہوتی ہے'' (تفسیر خازن ۱/۴۷۷)

۴ ...... حضرت امام ابو محمد بغوی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی

Marfat.com

محمد مصطفیٰ ﷺ جلوہ فرما ہوئے۔(تفسیر معالم التنزیل ۲/۲۳)

۵.....حضرت امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔نور سے مراد حضور ﷺ ہیں کیونکہ آپ سے ہدایت ملتی ہے جیسا کہ آپ کا نام 'سراج' رکھا گیا ہے (تفسیر مدارک ۱/۲۰۶)

۶.....حضرت امام ابوالسعود علیہ الرحمہ کا فرمان ہے، کہا گیا ہے کہ اولا نور سے مراد ذات رسول پاک ہے۔اور ثانیاً نور سے مراد قرآن پاک ہے۔(تفسیر ابوالسعود ۴/۳۶)

۷.....حضرت امام عبدالرحمٰن بیضاوی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے یرید بالنور محمدا۔ نور سے مراد سرکار ابد قرار ﷺ کی ذات ہے۔(تفسیر بیضاوی ص ۹۲)

۸.....حضرت امام ابوجعفر محمد طبری علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔حضور پرنور ﷺ نور ہیں جن کے دم سے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن کر دیا اور اسلام کو غلبہ عطا فرمایا اور شرک کو نابود کر دیا تو آپ نور ہیں جن سے روشنی عام ہوئی اور حق ظاہر ہو گیا۔(تفسیر ابن جریر ۶/۹۲)

۹.....حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔'نور ھو النبی ﷺ نور سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں۔(تفسیر جلالین)

۱۰.....حضرت امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے 'نور سے مراد نور عظیم ہے، جو نور الانوار ہے۔نبی المختار ہے۔(روح المعانی ۱/۹۷)

۱۱.....حضرت امام احمد صاوی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔نور سے مراد نبی اکرم ﷺ ہی ہیں اس لیے کہ آپ دلوں کو بصیرت عطا کرتے ہیں، اور ان کو اپنے ارشاد سے ہدایت آشنا کرتے ہیں، آپ ہی تمام حسی اور معنوی نور کی اصل ہیں۔(تفسیر صاوی ۱/۲۷۵)

۱۲.....حضرت امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے ''حضور پرنور ﷺ کا نام اس لئے نور رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو اپنی قدرت کے نور سے سب سے پہلے ظلمت عدم سے ظاہر فرمایا وہ نور مصطفیٰ ﷺ ہی ہے، جیسا کہ خود ارشاد مصطفیٰ ہے، اول ما خلق اللہ نوری ،اللہ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا،(تفسیر روح البیان ۲/۳۷۰)

Marfat.com

۱۳......حضرت امام ثناء اللہ مظہری علیہ الرحمہ کا فرمان ہے ''نور سے مراد ذات مصطفیٰ ہے یا اسلام ہے،

۱۴......حضرت امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔ قرآن پاک میں حضور ﷺ کا نام پاک نور اور سراج منیر رکھا گیا، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا" قد جاء کم من اللہ نور'' (کتاب الشفاء۱/۱۱)

۱۵......مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی تسلیم کیا ہے ''تمھارے پاس اللہ کا نور محمد ﷺ اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔ (تفسیر ثنائی ۲/۱۱)

۱۶......مولوی وحید الزماں نے بھی تسلیم کیا ہے نور سے مراد محمد یا دین اسلام" (تبویب القرآن حاشیہ:۱۴۹)

۱۷......مولانا سلمان منصور پوری نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اس آیت میں وجود نبی کریم ﷺ کو نور بتلایا گیا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ:۱۵۱)

۱۸......مولوی شبیر احمد عثمانی نے بھی لکھا ہے ''شاید نور سے خود نبی کریم ﷺ اور کتاب مبین سے قرآن کریم مراد ہے'' (تفسیر عثمانی حاشیہ:۱۹۳)

۱۹......مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا ہے ''یہ ایک مختصر سی آیت ہے، اس میں حق سبحانہ، تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور ﷺ کا وجود باجود ہے اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے ایک کو لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور دوسری کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ توجیہ اس آیت کی ایک تفسیر کی بنا پر ہے، یعنی جبکہ نور سے حضور ﷺ کا وجود موجود مراد لیا جاوے'' (اشرف المواعظ:۱۴۸)

۞...... آپ نے مشاہدہ فرمایا کہ اہل سنت کے جلیل القدر مفسرین اور دیگر فرقوں کے معتبر عمائدین نے حضور پر نور ﷺ کو نور قرار دیا ہے۔

۞...... کتاب کے مطالعہ کیلئے روشنی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے پہلے نور مصطفیٰ ﷺ کا ذکر ہے پھر کتاب کبریا کا ذکر ہے، گویا جو اس نور کو نہیں مانتا وہ اس کتاب کو نہیں جانتا۔

Marfat.com

۞...... ''نور'' اور کتاب کے درمیان واو، عاطفہ ہے جو مغائرت چاہتی ہے، ثابت ہوا کہ یہاں نور اور ہے، کتاب اور ہے۔

۞...... بعض منکرین نور کا خیال ہے کہ نور و کتاب سے مراد صرف قرآن پاک ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا یھدی بہ اگر نور و کتاب دو چیزوں کا نام ہوتا ہے تو ارشاد ہوتا یھدی بھما، جواباً عرض ہے کہ اس قانون کو اگر قرآن پر نافذ کیا جائے تو بہت سی آیات پر اعتراض وارد ہو سکتا ہے، مثلاً اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ، یہاں ان یرضوھما ہونا چاہئے، جو آپ کا یہاں جواب ہے، وہی ہمارا وہاں جواب ہے۔

۞...... ایک اعتراض یہ ہے کہ حضور کا بشر ہونا، نور ہونے کے منافی ہے، جواباً عرض ہے کہ بشریت، نورانیت کی متضاد نہیں، ورنہ یہ آیت یخرجوھم من الظلمت الی النور کی بجائے ''من البشریۃ الی النور'' ہونی چاہئے۔ معلوم ہوا کہ نور کا متضاد ظلمت ہے، بشریت نہیں، خدارا غور کیجئے جو حضور کو نور نہیں مانتے وہ پھر کیا۔۔ مانتے ہیں؟

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

۞...... اگر نور ہو کر بشر ہونا ناممکن ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی جبریل امین کیلئے لفظ ''بشر'' استعمال نہ فرماتا۔ دیکھئے فتمثل لھا بشرا سویا، یہاں بشر سے مراد نوری جبریل ہے۔

۞...... اللہ اللہ! حضور پرنور! نور علیٰ نور ہیں، جن کے نور جہاں تاب سے زمانے کی تاریکیاں ختم ہو گئیں، تہذیب و تمدن چمک اٹھے، گلستان ہدایت میں روشنی امڈ آئی، صدیوں سے بھٹکے ہوئے کاروان ہستی کو راستہ نصیب ہوا۔ اسی نور سے چاند، سورج اور ستاروں نے چمکنا سیکھا، کہکشاں کی مانگ سجی، حوروں کی پیشانیاں تابناک ہوئیں فرشتوں کو ذوق عبادت ملا، انسانوں اور جنوں نے ایمان کی تابندگی حاصل کی، حضرت کعب نے کیا خوب کہا ہے، ان رسول اللہ نور یستضاء بہ بیشک اللہ کے رسول نور ہیں، جن سے روشنی ملتی ہے۔

۞

Marfat.com

درس حدیث:

......جس کا گھر گھر ہے اجالا......

صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا:

......اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ اس وقت نہ لوح تھی، نہ قلم تھا، نہ جنت تھی نہ دوزخ تھی، نہ فرشتے تھے نہ آسمان تھا، نہ چاند تھا نہ سورج تھا، نہ جن تھے، نہ انسان تھے۔

......اشارات......

......یہ حدیث پاک کچھ طویل ہے جسے امت مسلمہ کے جلیل القدر محدثین نے نقل فرمایا ہے، بالخصوص حضرت امام بخاری قدس سرہ کے استاد گرامی حضرت امام عبدالرزاق علیہ الرحمہ نے بھی اسے اپنی مصنف میں لکھا ہے، یہ حدیث مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی نشر الطیب میں لکھی ہے۔

......حضور پرنور ﷺ کا نور مبارک سب اشیاء سے پہلے معرض وجود میں آیا، ترمذی شریف کی ایک مشہور حدیث ہے۔ ''میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے'' حضور پرنور ﷺ کو بشر محض کہنے والے ان اشارات پر غور کریں، ابھی تو ابوالبشر کی تخلیق بھی مکمل نہیں ہوئی تھی، بشریت کا نام و نشان بھی قائم نہیں ہوا تھا، حضور پرنور ﷺ پہلے ہی جلوہ فرما تھے اور نبی تھے تو اس وقت کیا تھے؟

......''من نورہ'' میں اضافت بیانیہ ہے۔ اگر کعبہ کو بیت اللہ، اونٹنی کو ناقۃ اللہ، حضرت عیسیٰ کو روح اللہ کہنا جائز ہے تو پھر حضور پرنور ﷺ کو ''نور اللہ'' کہنا بھی جائز

Marfat.com

ہے یہ سب تشریفی نسبتیں ہیں۔

✿...... یہاں یہ اعتراض کرنا کہ حضور ﷺ اللہ کے نور سے بنے تو اللہ کا نور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا، سیر سے دو چھٹانک نکال لیا جائے تو سیر میں کمی آجاتی ہے، اس نور میں کمی آئی ہوگی، جب ایسا ممکن نہیں تو حضور کا نور ہونا بھی ممکن نہیں، خدا کی پناہ ایسی سوچ وہی اپنا سکتا ہے جس کا عقیدہ عقل نارسا کا غلام ہو، خدا تعالیٰ کے بارے میں ایسی مثالیں قائم کرنا ہی حرام ہے، لیس کمثلہ شیء ، نجانے لوگ توحید پرست ہوکر بھی اس حد تک کیسے چلے جاتے ہیں؟

✿...... من نورہ میں اللہ نے حضور کے نور کو اپنے نور کی نسبت سے مشرف فرمایا ہے اور اپنے جلوہ خاص کی تجلی سے نوازا ہے۔ آئینے میں سورج کا نور چمکے تو سورج میں کمی واقع ہو جاتی ہے یا اس کا نور ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے؟

✿......جب رسول محترم نے فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، اب ایک امتی کو بلا چون وچرا تسلیم کرنا چاہئے، کیا قرآن کی تمام آیات لوگوں کی عقل میں آگئی ہیں؟ کیا حضور کے تمام فرمودات لوگوں نے سمجھ لیئے ہیں، ارے جس کا کلمہ پڑھا جاتا ہے اس کا قول وفعل کلمہ گو کیلئے حجت قطعی اختیار کر لیتا ہے، اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا چاہئے۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

✿...... من نورہ کسی صوفی یا کسی مولوی نے نہیں کہا، یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، اسے تختہ مشق ستم نہ بناؤ، ایمان کا جنازہ اٹھ جائے گا۔

✿...... حضور ﷺ تخلیق اول ہیں، عرش وکرسی، لوح وقلم، جنت و دوزخ، زمین و

Marfat.com

آسمان، شمس وقمر، جن وبشر غرض ہر شئے سے پہلے بنائے گئے، اسی لئے تو ارشاد قدسی ہے ،اے محبوب اگر تجھے نہ بناتا تو میں افلاک کو بھی پیدا نہ کرتا، بلکہ اپنی ربوبیت کو بھی ظاہر نہ فرماتا، ان احادیث کو امت کے نامور علماء اور صوفیہ نے لکھا ہے اور ان کی حقانیت کو تسلیم کیا ہے۔

نگاہ عشق ومستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

اے مہر زندگی شب را سحر کن
بسوئے حال زارم یک نظر کن
جمال روئے تو صبح نگارش
خیال من غریق ایں سحر کن
دل وجاں محو انوار نبوت
جگر را روکش شمس و قمر کن
ثریا خوشہ چین حسن مومن
فراز آسماں راہ سفر کن
پریشاں است شیرازہ ملت
مسلماناں بہم شیرو شکر کن
خدارا اے بہار افروز ہستی،
خس و خاشاک ما رشک ثمر کن
گزشتہ شب بیادش چشم ترشد
"الٰہی ایں کرم بار دگر کن"
طفیل سرور و سلطان عالم
کلام بینوا را خوش اثر کن

Marfat.com

درسِ قرآن:

......﴿تاجدارِ صداقت﴾......

اللہ رب العالمین نے فرمایا:

۞......فاما من اعطی و تقی و صدق بالحسنیٰ فسنیسرہ للیسری ○ پس جس شخص نے دیا اور پرہیز گاری اختیار کی اور اچھی باتوں کی تصدیق کی، تو بہت جلد ہم اس کو آسانی عطا کریں گے۔ (سورۃ اللیل)

۞...... کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیتا ہے۔

۞......اور وہ (رومی) عنقریب ان (ایرانیوں) پر غلبہ حاصل کرلیں گے،

۞......اور سابقوں اولون، مہاجرین اور انصار میں سے اور جن لوگوں نے ان کی اچھے طریقے سے پیروی کی، اللہ ان سب پر راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ (سورۃ التوبہ)

۞......جب کفار نے انہیں مکہ سے باہر نکال دیا تو اس وقت دو میں دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے، جب ایک دوسرے کو فرمارہا تھا، غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (سورۃ التوبہ)

......﴿اشارات﴾......

۞...... قرآن کریم کی ان آیات قدسیہ میں حضرت سیدنا تاجدار صداقت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے جود وعطا، زہد وتقویٰ، اسلام کی تصدیق وحمایت اور رضا باللہ جیسی عمدہ صفات کا ذکر ہے۔

Marfat.com

۞...... پہلی آیت مبارکہ فا ما من اعطی و تقی و صدق بالحسنیٰ کے بارے میں علامہ ابن الحسن طبری شیعی نے لکھا ہے، ''ابن زبیر نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی کیونکہ انہوں نے بہت سے غلاموں کو خریدا جو مسلمان ہو چکے تھے، جیسا کہ حضرت بلال اور عامر بن فہیرہ وغیرہ اور پھر ان کو آزاد کر دیا (تفسیر مجمع البیان ۵/۵۰۱)

۞...... دوسری آیت مبارکہ من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا کے بارے میں علامہ ابن الحسن طبرسی شیعی نے لکھا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو یہودیوں نے کہا اللہ فقیر ہے، اسی لئے وہ ہم سے قرض مانگتا ہے، اور ہم غنی ہیں، یہ الفاظ حی بن اخطب نے کہے، کہا جاتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر کو نماز کی اقامت، زکوٰۃ کی ادائیگی اور اللہ کو قرض حسنہ دینے کی دعوت دینے کیلئے یہودیوں کے قبیلہ بنی قینقاع کی طرف بھیجا، وہاں ایک شخص فخاص بن عازورا، کہنے لگا، اگر تو اپنے کلام میں سچا ہے تو یہ معلوم ہوا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں، اگر وہ واقعی مالدار ہوتا تو ہم سے مال کیوں طلب کرتا، اس کی یہ (بکواس) سن کر حضرت ابوبکر کو غصہ آ گیا اور آپ نے اس کے منہ پر طمانچہ دے مارا، اس معاملہ میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی'' (ایضاً ۱/۵۴۷)

۞...... تیسری آیت مبارکہ وھم من بعد غلبھم سیغلبون کی تفسیر میں ملا فتح اللہ کاشانی شیعی نے لکھا ہے۔ ''ابوبکر نے مشرکین مکہ سے کہا کہ رومیوں کی شکست پر تمہیں خوش نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ کی قسم عنقریب ایرانی شکست کھائیں گے، مشرکین نے کہا یہ آپ کس کے اعتماد پر کہہ رہے ہیں، آپ نے فرمایا، یہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ ابی بن خلف نے کہا'' تم نے جھوٹ کہا'' آپ نے فرمایا، او دشمن خدا! تم نے جھوٹ کہا ہے'' ابی کہنے لگا اگر تم سچے ہو تو شرط لگاؤ، آپ نے اس سے نو سال مدت اور سو

Marfat.com

اونٹ کی شرط لگالی، ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں جب مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تو اسی دن اطلاع آئی کہ رومیوں کو بھی فتح ہوگئی ہے۔ یہ سن کر مسلمان بہت خوش ہو گئے۔ ابوبکرابی کے وارثوں کے پاس گئے اور شرط کا مال لے کر آئے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیا، آپ نے حکم دیا کہ اس مال کو صدقہ کر دو، چنانچہ انہوں نے سارا مال صدقہ کر دیا'' (تفسیر منہج الصادقین ۷/۱۵۷)

✿...... چوتھی آیت مبارکہ السابقون الاولون کی تفسیر میں علامہ ابن الحسن طبرسی شیعی نے لکھا ہے، ان اول من اسلم بعد خدیجة ابو بکر ، بے شک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ابوبکر اسلام لائے۔ (تفسیر مجمع البیان ۲/۶۵)

✿...... پانچویں آیت کریمہ اذا خرجه الذین کفروا کی تفسیر میں علامہ علی بن ابراہیم قمی شیعی نے لکھا ہے۔ ''حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہجرت کی رات حضور ﷺ غار ثور میں تھے، آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، میں جعفر طیار اور ان کے ساتھیوں کو کشتیوں میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں، اور انصار کو اپنے گھروں میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں، حضرت ابوبکر نے تعجب سے کہا کہ مجھے بھی دکھا دیجئے، آپ نے حضرت ابو بکر کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو انہیں بھی سب کچھ نظر آ گیا۔ فقال له رسول الله انت الصدیق ، پس ان سے اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم صدیق ہو'' (تفسیر قمی: ۲۲۵)

✿...... اسی آیت مبارکہ کی تفسیر میں ملا فتح اللہ کاشانی شیعی نے حضرت ابوبکر صدیق کے خاندان صداقت کی عظیم قربانیوں کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً حضور ﷺ ابوبکر کی رفاقت میں گھر سے نکلے۔۔۔ ابوبکر کے غلام عامر بن فہیرہ بکریوں کو غار ثور کے دہانے پر لے آتا تاکہ دونوں حضرات دودھ نوش کرلیں، ابوبکر کے بیٹے عبدالرحمٰن خفیہ طور پر صبح و شام ان کو کھانا پہنچاتے رہتے۔ (تفسیر منہج الصادقین ۴/۲۷۰)

Marfat.com

✪......اہل سنت و جماعت اور شیعہ حضرات کی متفقہ شخصیت حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ،اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

✪......''ہجرت کی رات اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے پیغام بھیجا کہ آپ ابوبکر کوساتھ لے جائیں کیوں کہ ان کے دل میں آپ کی محبت ہے،انہوں نے آپ کی معاونت کی آپ کا بوجھ اٹھایا،آپ کے ساتھ معاہدوں میں ثابت قدم رہے،وہ جنت میں آپ کے ساتھیوں میں سے ہوں گے،اور جنت کے بلندترین محلات میں رہیں گے(تفسیر حسن عسکری:۲۴۱)

✪......مندرجہ بالا آیات اوران کی شیعی تفسیرات سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق حضوراکرم ﷺ کے رفیق خاص---یارغار---اعلیٰ جنتی ہیں---آپ کا خاندان،مال،اولاد سب کچھ اسلام کیلئے وقف تھا---آپ تاجدار صداقت ہیں۔صلہ رحمی کے بلند مقام پر فائز ہیں،چشم بینا رکھتے ہیں---پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں،خدا اور مصطفےٰ ﷺ کے ارشادات پر مکمل اعتماد کرنے والے اوران کی عزت وعظمت کی خاطر دشمنوں سے لڑنے والے ہیں---کریم ہیں---شمع رسالت کے محب اور محبوب ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے متعدد آیات قدسیہ نازل فرمائیں۔

......✪......

ہم کو ارباب زمانہ کی ثنا زیبا نہیں
ہم غلام مصطفےٰ ہیں،ان کے مدحت خوان ہیں

Marfat.com

درسِ حدیث:

......﴿پاسدارِ رسالت ﷺ﴾......

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:

✿......ابوبکر کو (میرا) حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔(سیرۃ الرسول)

✿......جس قوم میں ابوبکر ہوں، انہیں یہ لائق نہیں کہ ان کی امامت ابوبکر کے سوائے کوئی اور کرے۔(ترمذی)

✿......ابوبکر رضی اللہ عنہ، تم غار میں میرے ساتھی اور حوض پر میرے ساتھی ہو،(ترمذی)

✿......ابوبکر رضی اللہ عنہ تم میری امت میں سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔(ابوداؤد)

✿......تم آگ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد شدہ ہو، اس دن سے آپ کا نام عتیق رکھا گیا۔(ترمذی)

✿......مجھ پر سب سے پہلے زمین کھولی جائے گی، پھر ابوبکر پر اور پھر عمر پر پھر میں بقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ جمع کیے جائیں گے، پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا حتیٰ کہ ہم دونوں حرموں کے درمیان حشر دیئے جائیں گے،(ترمذی)

✿......ان احادیث منورہ میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفاداری، پاسداری اور صاحب رسالت ﷺ کی آپ سے غمگساری روز روشن کی طرح عیاں ہے

✿......پہلی حدیث نہایت مشہور ہے، اسے شیخ ابراہیم بن حاجی حسین الانبلی شیعی نے اپنی کتاب "درنجفیہ شرح نہج البلاغہ" میں اس طرح درج کیا ہے۔

Marfat.com

۞...... ”جب حضور ﷺ کے مرض میں اضافہ ہوا تو آپ نے ابوبکر کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔۔۔۔بے شک ابوبکر نے لوگوں کو دو دن کی نمازیں پڑھائیں، پھر حضور کا وصال ہو گیا۔ (درنجفیہ ۲۲۵)

۞...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارے دین کیلئے چنا اور ہم نے ان کو اپنی دنیا کیلئے بھی چن لیا

۞...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بنائے ہوئے امام کے پیچھے نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ (تفسیر قمی: ۵۰۳)

۞...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بنائے ہوئے امام ابوبکر صدیق کو امام برحق، عادل اور قاسط تصور کرتے ہیں، اور ان کے خاتمہ بالایمان کے قائل تھے (احقاق حق ص ۱۶)

۞...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل بیت اطہار نے امام برحق حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت کی۔ (احتجاج طبرسی: ۵۶)

۞...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر و عمر کو خلافت کا علمبردار سمجھا اور ان کے روشن کردار کو سلام عقیدت پیش کیا ہے، فرمایا:

۞...... ”ثم استخلف الناس ابا بکر ثم استخلف ابو بکر ، عمر واحسنا السیرۃ وعدلا فی الامۃ“ یعنی حضور کے بعد لوگوں نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا اور انہوں نے اپنے بعد عمر کو خلیفہ بنایا، وہ دونوں عمدہ سیرت کے مالک اور امت میں عدل کرنے والے تھے، وہ ہم آل رسول سے پوچھے بغیر خلیفہ بن گئے کہ ہمارا زیادہ حق تھا لیکن ہم نے ان کو معاف کر دیا۔ (واقعہ صفین: ۱۴۹)

۞......مذکورہ روایت شیعی کتاب میں موجود ہے، آخری الفاظ شیعہ حضرات کی اختراع معلوم ہوتے ہیں، لیکن اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے ایسا فرمایا ہے تو بھی انہوں نے معاف کر دیا ہے، ہر قسم کی شکایت دور کر لی ہے، اب کسی مومن کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ حضرت ابوبکر وعمر کی ذات مقدسہ پر اعتراض کرے۔ ان کے اعلیٰ کردار اور عدل وانصاف کی گواہی خود حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ آپ کا بیعت کرنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا ان کے امام برحق ہونے کی دلیل ہے۔

✿...... دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت برحق ہے اور وہ مسلمانوں کے سردار ہیں، ان کے ہوتے ہوئے کوئی انسان دین ودنیا کا پیشوا نہیں ہو سکتا۔ انہیں یہ منصب رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمایا ہے اور صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار نے قبول کیا ہے۔

✿...... حضرت ابوبکر صدیق قطعی جنتی ہیں بلکہ اہل جنت کے محبوب ہیں۔ اور حوض کوثر کے ساتھی ہیں۔

✿...... جہنم کی آگ سے ہمیشہ کیلئے آزاد ہیں، زبان رسالت نے ان کو ''عتیق'' فرمایا ہے

✿...... حضرت صدیق کی رفاقت کتنی عظیم ہے، دنیا میں ساتھ رہے، قبر میں ساتھ رہے۔ جب حشر برپا ہوگا تو پھر بھی حضور شفیع محشر ﷺ کے ساتھ رہیں گے۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

......✿......

خدا عبد کامل ہے جہان کن کا وارث ہے
تجھے کیا اور بتلاؤں غلام مصطفےٰ کیا ہے

Marfat.com

درسِ قرآن:

......﴿وما اہل بہ کا راز﴾......

اللہ کریم جل شانہ کا فرمان ہے:

......انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر و ما اھل بہ لغیر اللہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ط ان اللہ غفور رحیم O

"اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار، اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں، بے شک اللہ ہے بخشنے والا مہربان"۔ (سورۃ البقرۃ ۲:۱۷۳)

......﴿اشارات﴾......

......اس آیت کریمہ کو بنیاد بنا کر بعض نام نہاد مفسرین میلاد شریف، گیارھویں شریف اور دیگر ختمات مبارکہ کیلئے رکھے گئے جانوروں کو حرام قرار دیتے ہیں اور انہیں ما اھل بہ لغیر اللہ کے حکم میں داخل سمجھتے ہیں۔ آیئے اس آیت کریمہ کی صحیح تفسیر مستند مفسرین کرام کے علم وفکر کی روشنی میں ملاحظہ کیجئے۔

...... آیت کریمہ کا آغاز انما سے ہوا، یہ حصر اضافی ہے، حصر حقیقی نہیں، یعنی جس پر زندگی میں غیر خدا کا نام پکارا گیا وہ حلال ہے۔ جیسے بحیرہ اور سائبہ جانور، گیارھویں شریف کا بکرا، میلاد شریف کی گائے کو اگر خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو حلال ہے۔ حرام وہی جانور ہے جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے۔

Marfat.com

✿...... امام المفسرین حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے، " و اما اهل لغير الله ماذبح لغير اسم الله عمداً الا صنام، یعنی و ما اهل به لغير الله کا معنی ہے جو اسم اللہ کے سوا بتوں کیلئے ذبح کیا جائے" (تفسیر ابن عباس:۱۸)

✿...... حضرت امام علی بن محمد خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "یعنی ما ذكر على ذبحه غير اسم الله و ذالك ان العرب في الجاهلية كا نو ا يذ كرون اسماء اصنا مهم عند الذبح فحرم الله ذالك بهذا الاية یعنی وہ جانور حرام ہے جس کے ذبح کرنے کے وقت غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور وہ ایسے ہے کہ اہل عرب دور جہالت میں جا نور ذبح کرتے وقت اپنے بتوں کا نام لیتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ساتھ اس جانور کو حرام کر دیا ہے۔

✿...... امام جعفر ابن جریر طبری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "یعنی جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا اور ذبح کے وقت اس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا" (تفسیر خازن:۲/ ۲۲۷)

✿...... امام عبداللہ نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "اصل مین احلال آواز کو بلند کرنا ہے، اہل جہالت ذبح کے وقت لات وعزٰی کے نام لیا کرتے تھے۔ (تفسیر مدارک: پارہ۲)

✿...... حضرت امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے "یعنی ذبح کرتے وقت غیر اللہ کیلئے آواز بلند کرنا" (روح المعانی ۲/۴۲)

✿...... حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ کا فرمان" جو بتوں کیلئے ذبح کیا گیا ہو، یہ مجاہد، ضحاک اور قتادہ کا قول ہے، ربیع بن انس اور ابن زید نے کہا یعنی جس پر غیر خدا کا ذکر کیا گیا ہو اور یہ قول اولی ہے، کیونکہ اس میں مطابقت لفظی زیادہ ہے" (تفسیر کبیر جلد ۳ص ۸۴) اور فرمایا "یعنی جو بتوں کا نام لے کر ذبح کیا گیا" (تفسیر کبیر ۳/ ۳۶۶)

✿...... حضرت امام ابو محمد بغوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "یعنی جو بتوں اور طاغوتوں کیلئے

Marfat.com

ذبح ہوا اور اصل میں اہلال آواز بلند کرنا ہے، اور کفار کا معمول تھا کہ جب جانور ذبح کرتے تو اپنے معبودان باطلہ کی شان ظاہر کرنے کو انہی کے نام کے ساتھ ذبح کرتے تھے۔ (تفسیر معالم التنزیل جلد اص ۱۴۰) اور فرماتے ہیں "وھو ما ذبح علیٰ غیر اسم اللہ یعنی وہ جانور جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا"

۞...... حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "ای ذبح علی اسم غیرہ" یعنی جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا' (جلالین ص ۲۴)

۞...... امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ای رفع الصوت لغیر اللہ عند ذبحہ کقو لھم باسم الات والعزیٰ ، یعنی جانور کو ذبح کرتے وقت غیر اللہ کے نام کی آواز بلند کرنا جیسے کافروں کا قول ہے، لات اور عزیٰ کے نام سے۔ (تفسیر روح البیان ۲/۳۴۰)

۞...... حضرت امام ثناء اللہ مظہری علیہ الرحمہ کا فرمان ہے، ما ذکر عند ذبحہ اسم غیر اللہ یعنی جس کو ذبح کرتے ہوئے غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو، وہ جانور حرام ہے۔ (تفسیر مظہری ۱/۱۰۸)

۞...... حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آنچہ آواز بلند کردہ شود در ذبح بغیر خدا، آنچہ نام غیر خدا بوقت ذبح او یاد کردہ شود، (ترجمہ فارسی پارہ ۲، ۶، آپ مصفیٰ شرح موطا میں بھی یہی فرماتے ہیں، ذکر اسم غیر اللہ عند ذبحہ، (جلد ۲ص ۷۳)

۞...... حضرت شاہ عبد القادر دہلوی علیہ الرحمہ نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے اور وہ جانور حرام ہے تم پر جو آواز اٹھاویں یعنی کہیں اس کو ذبح کرنے کے وقت نام سوائے خدا تعالیٰ کے" (موضوع القرآن)

۞...... مولوی وحید الزمان غیر مقلد فرماتے ہیں، 'وما اھل بہ لغیر اللہ مخصوص حیوان کے ساتھ ہے، پھر اس میں اختلاف ہوا اور بعض حضرات نے کہا اس سے مراد ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام اس پر پکارنا ہے، پس اگر حیوان پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے جیسے کہا جاتا ہے سید احمد کبیر کی گائے، شیخ صدر الدین کا مرغ ثم ذبح علی اسم اللہ فھو حلال پھر اس گائے یا مرغ کو اللہ کے نام پر ذبح کر دیا جائے تو وہ حلال ہے۔ (ہدیۃ المہدی: ۳۹)

Marfat.com

......ان کے علاوہ تفسیرات احمدیہ، تفسیر حسینی، تفسیر در منثور، مفردات راغب، تفسیر نیشاپوری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر لباب التاویل، وغیرہ میں بھی یہی معنی برحق تسلیم کیا گیا ہے،

......امت محمدیہ کے ان نامور مفسرین کرام کے تراجم کی روشنی میں ثابت ہو جاتا ہے کہ گیارھویں شریف کا مرغ، میلاد شریف کی گائے اور ختمات طیبہ کیلئے رکھا جانے والا جانور، عقیقے کا بکرا، حلال ہے کیونکہ ان کو ذبح کرتے ہوئے ہر مسلمان یہی کہتا ہے بسم اللہ اللہ اکبر، لہذا اس کے حلال اور طیب ہونے میں کوئی شک نہیں، یہ جانور حرام اس وقت ہوں گے جب ذبح کرتے وقت کہا جائے "بسم الغوث الاعظم عبدالقادر" وغیرہ جب ایسا کوئی مسلمان نہیں کہتا تو پھر حرمت کا فتویٰ دیتے وقت خدا کا خوف رکھنا چاہیئے۔

......مولانا احمد جیون علیہ الرحمہ نے کیا خوب لکھا ہے،

"بے شک وہ گائے جسکی نذر اولیاء کیلئے مانی جائے جیسا کہ ہمارے زمانے میں رسم ہے، حلال اور طیب ہے، (تفسیرات احمدیہ ص۲۹)

......مولانا عبدالحی لکھنوی صاحب بھی لکھتے ہیں، معلوم ہوا کہ جو گائے اولیاء کرام کی نذر مانی جائے جیسا کہ ہمارے زمانے میں رواج ہے وہ حلال اور طیب ہے، کیونکہ اس پر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام نہیں لیا جاتا، گو ان کیلئے نذر کرتے ہوں، (فتاوی عبدالحی ۳/۱۰۵)

......ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ اصل تقرب خدا مقصود اور اولیا کرام کیلئے ایصال ثواب مقصود ہو تو بالکل حلال ہے، (ایضا) الحمد اللہ یہی اہل سنت و جماعت کا مقصد ہے، گیارھویں شریف، میلاد شریف اور ختمات طیبہ کا نصب العین ایصال ثواب ہے غیر خدا عبادت نہیں،

......

ان کا غلام زار بن اے بندۂ خدا
قرآں میں بندگی کی وضاحت خدا کرے

Marfat.com

درسِ حدیث:

......مسئلہ نذر و نیاز......

رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے

......"نذر کی دو قسمیں ہیں پس جو نذر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، اور اس کو پورا کرنا چاہیئے، اور جو نذر اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ہو تو وہ شیطان کیلئے ہے، اس کو پورا نہیں کرنا چاہیے اور نذر ماننے والا کفارہ ادا کرے گا جو قسم کا کفارہ ہے۔ (نسائی)

......ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی تو، آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کر لو، عورت نے عرض کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ فلاں فلاں جگہ قربانی کروں گی، وہ جاہلیت کا مذبح ہے، آپ نے فرمایا بت کے واسطے، کہا نہیں، فرمایا وثن کے واسطے، کہا نہیں، فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ (ابوداؤد)

......جب نبی اکرم ﷺ نماز عید الاضحیٰ سے لوٹے تو ایک مینڈھا لایا گیا، تو آپ نے اس کو ذبح کیا اور کہا بسم اللہ، اللہ اکبر، اللھم ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی یعنی بسم اللہ اکبر، اے اللہ یہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی" (جامع ترمذی)

......(یہ بھی پڑھا کرتے تھے) اے اللہ اس کو محمد، آلِ محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما۔ (مسلم شریف)

Marfat.com

اشارات

- ......ان احادیث مبارکہ سے نذر و نیاز کے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔
- ......نذر و نیاز کی دو قسمیں، اللہ کی اطاعت میں اور اللہ کی معصیت میں،
- ...... آپ خود اندازہ لگائیں کہ گیارھویں شریف، میلاد شریف اور ختمات طیبہ، بزرگان دین کے ایصال ثواب کا کھانا، ان محافل میں قرآن و حدیث پڑھنا اور درود شریف بھیجنا یہ سب معمولات اہل سنت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہیں یا نافرمانی میں؟ ان تمام اعمال کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور اس کے پاک بندوں کو ثواب پہنچانا ہے،
- ......اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کو بتوں پر قیاس کرنا اور ان کے عقیدت مندوں کو مشرکوں سے تشبیہ دینا دین میں کتنا بڑا غلو ہے، کس قدر فتنے کا باعث ہے۔
- ...... حدیث پاک میں اکثر آیا ہے کہ کسی نے کہا "میں حضور کے کیلئے دف بجاؤں گی، میں حضور کیلئے بکری ذبح کروں گا۔ میں حضور کیلئے قربانی کروں گا، وغیرہ" کیا یہ سب نذریں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں شامل نہیں؟ کیا صحابہ کرام معصیت کا شکار تھے؟
- ...... صحابہ کرام جانتے تھے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے تقرب اور عبادت کیلئے ہو مگر اس کا ایصال ثواب اہل اللہ کیلئے ہو تو وہ چیز حلال ہے۔
- ...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "یہ قربانی میری اور میری امت کی طرف سے ہے" گویا قربانی پر حضور اور امت کا نام آیا۔ ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا لہذا قربانی حلال ہوئی۔ بالکل اسی طرح گیارھویں شریف کی نذر اور میلاد شریف کی نیاز کیلئے منسوب جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کیا جائے تو وہ حلال کیوں نہیں؟
- ......اللہ تعالیٰ کے ولی نصب و وثن نہیں، یہ وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو چکے ہیں، لہذا ان کیلئے ایصال ثواب کرنا، ان کی یادیں منانا

Marfat.com

،ان کے مزارات پر عرس منعقد کرنا اور ان کے فقراء کیلئے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جانور ذبح کرنا حرام نہیں، باعث نجات ہے۔

۞...... مسئلہ نذر ونیاز کو سمجھنے کیلئے اب ہم اپنوں اور بیگانوں کی چند عبارات پیش کرتے ہیں۔

۞...... حضرت الشاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ نے فتاویٰ عزیزی میں لکھا ہے،

''اگر نذر ماننے والا کہے یاالٰہی میں نے تیرے لئے نذر مانی کہ میرے مریض کو شفا دے تو میں ان فقراء کو کھانا کھلاؤں گا جو سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنھا کے آستانہ پر رہتے ہیں یا ان کی مسجد کیلئے چٹائیاں اور وہاں روشنی کیلئے تیل خریدوں گا، یا اس شخص کو اتنے درہم دوں گا جو مسجد کی خدمت کرتا ہے، یا ایسا کوئی طور کام جس میں فقراء کا فائدہ ہو، یہ نذر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، شیخ کا ذکر تو اس لیے ہے کہ وہ نذر کا مال خرچ کرنے کا محل ہے، یہ نذر مستحقان نذر کیلئے جائز ہے''

۞...... ''حضرت علی اور ان کی اولاد کو تمام امت پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتی ہے، اور امور تکوینیہ کو ان کے دامن سے وابستہ جانتی ہے، فاتحہ درود، صدقات، اور نذر ونیاز ان کے نام کی تمام امت میں رائج ہے اور معمول ہے اور جس طرح تمام اولیاء اللہ کے ساتھ معاملہ ہے'' (تحفہ اثنا عشریہ فارسی ص ۲۲۵)

۞...... علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''اور اولیا کرام کیلئے جو نذر مانی جاتی ہے اور اسے مریض کے شفایاب ہونے اور غائب کے گھر آنے پر معلق کیا جاتا ہے تو وہ نذر مجازی ہے اس سے اولیاء اللہ کی قبور پر خادموں کیلئے صدقہ کرنا مراد ہوتا ہے'' (حدیقہ ندیہ)

۞...... حضرت علامہ رفیع الدین دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

''وہ لفظ نذر اس جگہ اپنی شرعی معنی پر مستعمل نہیں کہ ایجاب غیر واجب ہے

Marfat.com

اور تقرب الی اللہ کے طریق سے عبادات مقصودہ (نذر و نیاز بزرگان دین ص ۱) کی جنس سے ہے بلکہ عرفی معنی پر ہے، اس لئے جو کچھ بزرگوں کے پاس لے جاتے ہیں اس کو نذر و نیاز کہتے ہیں"

✿...... حضرت علامہ رفیع الدین دہلوی علیہ الرحمہ کے نزدیک اولیاء کرام کو مصرف نذر سمجھنا، انہیں شفیع بنانا اور انہیں وسیلہ قرار دینا اور اس کیلئے مال خرچ کرنا بالکل جائز ہے، یہ حنفی مذہب ہے۔ (ایضاً)

✿...... نواب وحید الزمان غیر مقلد نے لکھا ہے۔

"اگر نذر اللہ تعالیٰ کیلئے ہو اور اس کا ثواب نبی پاک یا ولی کی روح یا مردوں میں سے کسی کی روح کو پہنچانا مقصود ہو تو وہ جائز ہے۔ اس زمانہ میں لوگ اس کو فاتحہ کہتے ہیں" (ہدیہ المہدیٰ ص ۳۸)

"ہمارے زمانہ کے لوگوں میں رواج ہے کہ طعام پکاتے ہیں یا حلوہ مٹھائی بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اولیاء میں سے فلاں ولی اللہ اور انبیاء کرام کیلئے ہے پس اس کا نام نیاز، فاتحہ اور ہدیہ ہے، غیر اللہ کی نذر کا ارادہ نہیں کرتے بلکہ ان کی روح کو ایصال ثواب کرتے ہیں، پس اس کا حلال ہونا راجح ہے"۔ (ایضاً ص ۴۰)

✿...... اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نذر اللہ نیاز حسین، کہنا جائز ہے۔

✿...... حضرت شاہ عبد الرحیم علیہ الرحمہ حضور ﷺ کی نیاز پکاتے تھے، (انفاس العارفین ص ۴۱)

✿...... حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے مولانا روم نیاز کی دلائی اور کہا خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں، اس میں کیا خرابی ہے، (شمائم امدادیہ ص ۶۸)

Marfat.com

✿...... حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں طریق نذر و نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے۔اس زمانے میں لوگ انکار کرتے ہیں" (ایضا ص ۷۰)

✿...... مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ فاتحہ، عرس اور اموات کی نذر و نیاز جیسے امور مرسومہ کی خوبی میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ (صراط المستقیم فارسی (۵۵)

✿...... مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ "جو اموات اولیاء کی نذر مانے تو اس کے اگر یہ معنی ہیں کہ اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچے تو صدقہ ہے، درست ہے۔

✿......اب مسلمانوں کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے کہ وہ اولیاء کرام کی نذر و نیاز اس نیت سے دلاتے ہیں، ان کی عبادت نہیں کرتے، بلکہ ان کو ثواب پہنچاتے ہیں، اور ان کے نام کا صدقہ دیتے ہیں۔ اللہ کریم عقل عطا فرمائے۔ آمین!

......✿......

راز وحدت کھل گیا ان کے ظہور تام سے
نبض ہستی گرم ہے، ان کے مبارک نام سے
ہر گدا پر ہر گھڑی ہے ہر طرح نظر کرم
دین و دنیا مل رہے ہیں ان کے فیض عام سے
یا الٰہی ہم سے کم ظرفوں کو بھی مخمور کر
چشم مازاغ البصر کے مصطفائی جام سے
جن کے سر پہ سایہ گستر ہے سدا عشق نبی
کیا ڈریں گے وہ جہاں میں شدت آلام سے

غلام مصطفیٰ مجددی

Marfat.com

درس قرآن:-

......﴿سماعت موتی﴾......

اللہ ذوالجلال نے فرمایا!

✿......انك لا تسمع الموتی ....ولوا مد برین ○ بیشک آپ مردوں اور بہروں کو نہیں سنا سکتے جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر جا رہے ہوں۔ (سورۃ النمل آیت ۸۰)

✿...... اور زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے، بیشک اللہ جسے چاہے سنا دیتا ہے، اور تم انہیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں پڑے ہیں۔ (سورۃ الفاطر آیت ۲۲)

✿...... اور یاد کرو جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب، مجھے دکھلا دے تو کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا، فرمایا، کیا تمہیں یقین نہیں، کہا کیوں نہیں، لیکن دل کی تسکین چاہتا ہوں، فرمایا چار پرندے پکڑ لے، انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دے پھر انہیں بلا، وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے، اور جان لے بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے، (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۰)

✿...... (اے عیسیٰ) اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو نکال کھڑے کرتے تھے۔ (سورۃ المائدہ آیت ۱۱۰)

......﴿ اشارات ﴾......

✿......مذکورہ آیات قدسیہ پر ذرا سا غور کرنے والے پر روشن ہو جائے گا کہ وفات

Marfat.com

یافتہ لوگ بھی سن سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو یہ کہا ہے کہ تم نہیں سنا سکتے، یہ کب کہا ہے کہ وہ سن نہیں سکتے۔

۞...... ہمارا عقیدہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اموات کو قوت سماعت مل سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی ان کو سنانے والا ہے، ہم نہیں سنا سکتے۔

۞...... دوسری آیت مبارکہ کے بارے میں مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب نے لکھا ہے "اللہ تعالیٰ چاہے تو مردوں کو بھی سنا دے"

ارے کیا اہل قبور تک ہماری آواز پہنچانے پر اللہ تعالیٰ قادر نہیں؟ آیت میں واضح طور پر ہمارے سنانے کی نفی ہے۔ کہ ہم صرف اپنی مرضی سے نہیں سنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے سنانے اور اہل قبور کے سننے کی ہرگز نفی نہیں ہے۔ یعنی اسماع کی نفی ہے سمع کی نفی نہیں، (ضیاء القرآن جلد۳ صفحہ ۲۶۶)۔

۞...... پرندے مر چکے تھے، ان کے وجود کا قیمہ بن چکا تھا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آواز ماری، اللہ تعالیٰ نے انکی آواز میں تاثیر پیدا فرمائی، وہ آواز ان مردہ پرندوں تک پہنچی، ان میں جان پڑی، وہ دوڑتے ہوئے بارگاہ خلیل میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ہمارے سنانے سے مردہ پرندے بھی سنتے ہیں، یہ موحد کہتے ہیں کہ قبروں والے انسان بھی نہیں سنتے،

۞...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز مردہ پرندوں تک پہنچانے والا قادر کریم ہی ہماری آواز کو مردوں تک پہنچاتا ہے

۞...... کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آواز قم باذن اللہ مردوں تک نہیں پہنچتی تھی اور مردے سن کر زندہ نہیں ہوتے تھے۔

۞...... قرآن پاک نے ان آیات قدسیہ کی امثال اور بھی بیان فرمائی ہیں جو ہمارے

Marfat.com

موقف کی بنیاد ہیں۔

✿...... شہداء پر بھی موت وارد ہوتی ہے، وہ بھی "انکم میت و انهم میتون " کے حکم میں داخل ہیں، لیکن قرآن پاک ہی اعلان فرماتا ہے کہ شہید زندہ ہیں تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے، وہ اپنے رب کی بارگاہ سے رزق بھی حاصل کرتے ہیں،، جب شہید زندہ ہیں تو ولی اور نبی کیوں زندہ نہیں، بلکہ قرآن پاک تو کہتا ہے ہر نیک عمل اور حسن اعتقاد والا انسان حیات طیبہ کا سزاوار ہوتا ہے۔

✿...... قوم موسیٰ نے گائے کے گوشت کا ٹکڑا ''مردہ جسم'' پر مارا تو وہ زندہ ہوگیا۔ یہاں بھی غور کرنے والوں کو غور کرنے کی دعوت ہے۔

✿......اللہ پاک نے فرمایا، ہمارے نبیوں سے پوچھو جنہیں ہم نے آپ سے پہلے مبعوث کیا، کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور معبود بنائے تھے جن کی عبادت کی جائے (سورۃ الزخرف آیت ۴۵) آپ ہی بتایئے اگر سابقہ انبیاء کرام سنتے نہیں تو ان سے سوال کیوں کرایا جا رہا ہے۔ اگر ان سے رابطہ محال ہے تو ان سے کیا پوچھا جا رہا ہے۔ اس کی نظیر معراج کی رات مشاہدہ کی جا سکتی ہے۔ وہ قبروں والے قبروں سے اٹھے، نماز پڑھی، صاحب معراج ﷺ سے ہمکلام ہوئے، وہ سنتے بھی رہے، سناتے بھی رہے، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہوتا رہا اور ایمان والے مانتے رہے۔

✿...... حضرت عزیر علیہ السلام اور اصحاب کہف کے واقعات میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ کیجئے۔

✿...... حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی مردہ قوم سے خطاب فرمایا "اے قوم! میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا ہوں، اور تمہاری بہتری کی نصیحت کی، تو اب کیوں کافروں کے غم میں پڑوں۔ (سورۃ الاعراف آیت ۹۳)

Marfat.com

⚙...... عذاب کا شکار ہو کر ملیا میٹ ہونے والی مردہ قوم سنتی نہیں تو حضرت شعیب کے اس خطاب کی کیا وجہ ہے ؟

⚙...... حضرت صالح علیہ السلام نے بھی مردہ قوم سے یہی خطاب فرمایا "اگر مردے سنتے نہیں تو کیوں خطاب فرمایا؟"

⚙...... اللہ تعالیٰ کافروں کو سناتا ہے عذاب دینے کیلئے اور مومنوں کو سناتا ہے ثواب دینے کیلئے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ ہے۔

⚙...... مردوں، قبر والوں کو پکارنا، آواز دینا جائز ہے۔ ورنہ انبیاء کرام کے فعل پر اعتراض آئیگا۔

⚙...... کچھ حضرات کا خیال ہے کہ اگر سماعت موتیٰ کو تسلیم کیا جائے تو شرک لازم آتا ہے۔ کتنا عجیب خیال ہے؟ پھر تو سماعتِ احیاء کو تسلیم کرنا بھی شرک ہے کیونکہ غیر اللہ ہونے میں زندہ اور مردہ سب برابر ہیں۔

⚙...... سماعت احیاء کو تو منکرین سماعِ موتیٰ بھی مانتے ہیں، کیا سماعت احیاء اذن خدا کے بغیر ممکن ہے؟

⚙...... انسان عالم برزخ میں جا کر فنا نہیں ہو جاتا، عذاب وثواب کے لیے زندہ ہوتا ہے۔ موت دراصل انتقال کا ذریعہ ہے۔ برزخ میں جسم و روح کے باہمی تعلق کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں لیکن ایمان والوں کو نظر آتی ہیں۔ ایمان سے خارج عقل وفکر سے بھی خارج ہی رہتے ہیں۔

⚙...... آیئے اب چند مفسرین کرام کی تفسیرات میں مذکورہ بالا آیات قدسیہ کے معارف سمجھنے کی کوشش کریں۔

⚙...... حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، موتی القلوب ھم الکفار، موتی

Marfat.com

سے مراد مردہ دل لوگ یعنی کفار ہیں۔ (تفسیر خازن)

۞...... حضرت امام بغوی علیہ الرحمہ اور حضرت امام قرطبی علیہ الرحمتہ نے بھی یہی معنی بیان فرمایا ہے۔ (معالم التنزیل، تفسیر قرطبی)

۞...... غیر مقلدین کے ممدوح علامہ ابن قیم نے لکھا ہے" ان الموت لیس بعدم محض وانما هو انتقال من حال الیٰ حال" موت کا معنی بالکل معدوم ہو جانا نہیں ہے، بلکہ یہ تو ایک حال سے دوسرے حال میں انتقال کا نام ہے (کتاب الروح ص ۴۳)

۞...... مزید لکھتے ہیں "انبیا کرام کی موت کا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ ہماری نگاہوں سے چھپ جاتے ہیں، ہم ان کو نہیں پا سکتے حالانکہ کا نو موجو دین احیاء وہ زندہ موجود ہوتے ہیں۔ (کتاب الروح ص ۴۳)

۞...... علامہ ابن قیم نے روح اور جسم کے عدم محض ہو جانے کا قول سراسر باطل قرار دیا ہے اور لکھتے ہیں کہ یہ نظریہ سلف صالحین، صحابہ، تابعین علیہم الرضوان میں سے کسی نے بھی تسلیم نہیں کیا۔

۞...... حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

سماع موتی کلام الخلق قاطبه

قد صح فیها لنا الا ثار با لکتب

یعنی اموات کا مخلوق کے کلام کو سننا آثار کتب سے صحیح ثابت ہو چکا ہے۔

۞......"انك لا تسمع الموتی" کا مفہوم جمہور مفسرین کے نزدیک یہی ہے یعنی تم ان کو وہ بات نہیں سنا سکتے جو انہیں نفع دینے والی ہو یا اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر نہیں سنا سکتے

۞...... علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے، والحق ان الموتیٰ یسمعون فی الجملہ حق یہی ہے کہ مردے سنتے ہیں (روح المعانی)

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿شناخت موتی﴾......

محبوب ذوالجمال ﷺ نے فرمایا!

......جب انسان کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو وہ واپس جانے والے دوستوں کے جوتوں کی آواز کو بھی سنتا ہے، (بخاری شریف)

......مدینہ شریف کے اہل قبور سے مخاطب ہو کر فرمایا، اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں مغفرت عطا فرمائے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنیوالے ہیں، (ترمذی شریف)

......مرنے والا نیک انسان کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو، اور برا انسان کہتا ہے ہائے مجھے کدھر لے جا رہے ہو، اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اگر انسان سن لے تو مدہوش ہو جائے، (بخاری شریف)

......(میت دفن کرنے کے بعد فرماتے) اپنے بھائی کے اثبات کیلئے دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا، (ابوداؤد شریف)

......مقتولین بدر کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا، مجھے اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، تم، ان کے مقابلے میں زیادہ نہیں سنتے، لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے، (بخاری شریف)

......﴿اشارات﴾......

......قرآن پاک کی بہترین تفسیر وتشریح احادیث نبویہ کی روشنی میں دیکھی جاسکتی

Marfat.com

ہے کیونکہ قرآن کو قرآن ناطق ہی مکمل جانتا ہے۔

......ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اہل قبور اپنے دوستوں کی آوازوں کو سنتے ہیں اوران کی شناخت بھی رکھتے ہیں۔حضرت امام ابن کثیر علیہ الرحمہ کا فرمان ہے، السلف مجمعون علیٰ هذا و قد تواترت الآثار عنهم بان الميت يعرف بزيارة الحی له و يستبشر یعنی اس بات پر تمام سلف الصالحین کا اجماع ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے کہ میت اپنے زائر کو جانتی ہے اور خوش ہوتی ہے، (تفسیر ابن کثیر)

......اگر قبر والا جانتا، پہچانتا اور آواز کو سنتا نہیں تو السلام علیکم یا اهل القبور کہنے کا کیا مقصد ہے، کیا فعل نبوت کسی حکمت سے خالی ہو سکتا ہے؟

......اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر زندہ اور مردہ کی سماعت و شناخت برابر ہے۔حدیث نمبر 3 میں ہے" یسمع صو تها کل شی الا الانسان "انسان کے علاوہ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے، اب زندہ انسان بھی نہیں سنتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ وہ مردہ کی آواز سنے، یہ حدیث پڑھ کر کیا سماع موتی کے ساتھ ساتھ سماع احیاء کا بھی انکار شروع ہو جائے گا؟ حق یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے سنائے۔

......اگر مرنے کے بعد ابو جہل اور اس کے کافر ساتھی زندوں کی آواز سنتے ہیں تو مومن کامل کی سماعت کا کیا عالم ہوگا؟

......علامہ انور شاہ کشمیری رقم طراز ہیں" سماع موتی میں اتنی احادیث ہیں جو درجہ متواتر کو پہنچ چکی ہیں اور صحیح حدیث میں وارد ہے جب کوئی آدمی میت کو سلام کہتا ہے تو اس کا جواب دیتی ہے، اگر صاحب قبر اسے دنیا میں جانتا تھا تو قبر میں بھی اسے جانتا ہے، (فیض الباری جلد ۲ ص ۴۶۷)

......مولانا عثمانی نے لکھا ہے" بہت زیادہ روایات کو پڑھ کر ہم اس نتیجہ پر پہنچے

Marfat.com

ہیں کہ صحیح اور کثیر احادیث سے سماع موتی کا مسئلہ ثابت ہے۔(فتح الملہم شرح مسلم ۲/ ۴۸۷)

✿......ان احادیث نبویہ کی تائید میں اور بھی روایات صحیحہ وارد ہیں، جن سے اموات کی سماعت اور بصارت اور شناخت نکھر کر سامنے آتی ہے مثلاً

۱......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کوئی اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کیلئے جاتا اور اس کے پاس بیٹھتا ہے تو صاحب قبر کو اس سے بڑی راحت نصیب ہوتی ہے، اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے(رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور)

۲......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب کوئی اپنے جاننے والے کی قبر پر جاتا ہے تو وہ اس کو پہچانتا بھی ہے اور سلام کا جواب بھی دیتا ہے، اور کوئی کسی عدم جاننے والے کی قبر پر جاتا تو وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔(رواہ بیہقی)

۳......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کی قبر پر تشریف لائیں اور فرمایا!

وکنا کند ماى جذيمة حقب
منَ الدهر حتىٰ قيل لن يتصدعا
فلما تفر قنا كأنى و ما لكاً
لطول اجتماع لم نبت ليلة معاً

یعنی ہم جزیمہ کے دو پاس بیٹھنے والوں کی طرح تھے اور کہا کرتے تھے ہم کبھی جدا نہ ہوں گے، مگر جب جدا ہو گئے تو ایسے لگتا ہے کہ ہم اکھٹے رہنے والے کبھی ایک دفعہ بھی نہیں ملے، (ترمذی)

۴......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ مزار رسول ﷺ پر حاضر ہوتیں تو اوڑھنی کا زیادہ اہتمام نہ فرماتیں اور کہتیں کہ یہاں میرے شوہر اور میرے والد

Marfat.com

ہیں، مجھے پردے کی ضرورت نہیں، جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے تو ان سے حیا کرتے ہوئے پردے کا بہت زیادہ اہتمام فرمائیں، (مسند احمد)

۵.....حضور پرنور ﷺ دو قبروں سے گزرے، دونوں کو عذاب ہو رہا تھا، ایک کو پیشاب کے چھینٹوں کی وجہ سے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے، آپ نے دو شاخیں لے کر ان کی قبروں پر گاڑ دیں کہ تسبیح کی برکت سے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ (بخاری شریف)

۶.....حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری قبر پر اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے، تاکہ مجھے تمہاری موجودگی سے حوصلہ رہے اور امتحان کا مرحلہ گزر جائے۔ (مسلم شریف)

۞.....ان روایات قدسیہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قبروں والے، دیکھتے ہیں، سنتے ہیں، پہچانتے ہیں، خوش ہوتے ہیں، بلکہ بعض روایات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ قبروں میں عبادت بھی کرتے ہیں، اللہ والوں کو قبر میں ثواب ملتا ہے اور اللہ کے دشمنوں کو عذاب ملتا ہے۔

۞.....علامہ ابن قیم نے کیا خوب لکھا ہے۔ ''روح اور بدن کے حالات مختلف ہیں، روح جنت میں ہونے کے باوجود اپنی قبر سے اور اس میں دفن ہونے والے بدن سے تعلق رکھتی ہے، روح کے اوپر اور نیچے جانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کرنے میں اس کی رفتار کی تیزی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا'' (کتاب الروح ص ۱۴۴)

۞.....یاد رہے کہ روح کیلئے بعد مکانی کوئی حیثیت نہیں رکھتا، انسانی ایجاد برقی رو ہزاروں میل ایک لمحے میں طے کر سکتی ہے تو امر ربی روح کی رفتار اور پرواز کا کیا عالم ہوگا، وہ اپنے جسم کے ساتھ مکمل اتصال رکھتی ہے، اسلئے اس ''روحانی صفات و کمالات'' سے جسم مکمل متصف ہوتا ہے، عالم برزخ میں اہل ایمان کی ارواح کو مکمل آزادی ہوتی ہے، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مومن مرنے کے بعد ننگی تلوار بن جاتا ہے'' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قول

Marfat.com

ہے کہ ان ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذھب حیث شاءت مومنوں کی روحیں برزخ میں ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جاسکتی ہیں (کتاب الروح)

✿...... جب برزخ میں جسم و روح کا مکمل اتصاف و اتصال متحقق ہو گیا تو پھر قبر والوں کیلئے سماعت و بصارت کی صفات بھی حیرت انگیز نہ رہیں، انکار کرنے والے دراصل موت کی حقیقت کو نہیں سمجھتے'' (بقول اقبال)

موت کو سمجھا ہے غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی

✿

بن کے سلطان آیا ہمارا نبی
ساتھ قرآن لایا ہمارا نبی

رحمتِ حق کا سایا ہمارا نبی
دونوں عالم پہ چھایا ہمارا نبی

جس کے آگے جہاں کے ہمایوں جھکے
سرورِ اعلیٰ پایا ہمارا نبی

سب نبی مانگتے تھے خدا سے دعا
بھیج دے اب خدایا ہمارا نبی

نور پھیلا، اندھیرے فنا ہو گئے
جس گھڑی مسکرایا ہمارا نبی

خالقِ عرش نے عرش سے بھی پرے
لامکاں پہ بلایا ہمارا نبی

Marfat.com

درس قرآن

حاکمیت مصطفیٰ

اللہ رب العزت نے فرمایا!

۞...... فلا و ربك لا یو منون حتیٰ یحکمو ك فیما شجر بینهم ثم لا یجدو افی انفسهم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیماً O اے محبوب! تیرے رب کی قسم، یہ لوگ ہرگز ایمان دار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ اپنے باہمی تنازعے میں تجھے حاکم بنائیں پھر تیرے فیصلے سے اپنے اندر کوئی تنگی محسوس نہ کریں، اور اسے ایسے تسلیم کرلیں جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے O (سورۃ النساء آیت ۶۵)

اشارات

۞......اس آیت مبارکہ کا آغاز کتنا دلآویز ہے، تیرے رب کی قسم، گویا اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کا تعارف اپنے محبوب کے حوالے سے کروا رہا ہے، اور یہ بتا رہا ہے کہ اسے رب تعالیٰ وہی مانتا ہے جو اس کے محبوب کو حاکم تسلیم کرتا ہے۔

۞...... حاکم مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس نے اپنی حاکمیت کا سب سے بڑا مظہر اپنے محبوب کو قرار دیا ہے۔

۞......ایمان، حاکمیت مصطفیٰ کو تسلیم کرنے کے ساتھ مشروط ہے۔ لانفی کو دو مرتبہ ذکر کیا گیا ہے، ایک بار قسم سے پہلے اور دوسری مرتبہ قسم کے بعد، یہ لانفی ایک مرتبہ ذکر ہوتا تو عبارت مکمل تھی، لیکن تاکید در تاکید مفقود ہو جاتی۔ حاکمیت مصطفیٰ کو منوانے کیلئے یہ

Marfat.com

سارا اہتمام کیا گیا۔

✪...... آیت مبارکہ کا حکم عام ہے اور قیام قیامت تک جاری وساری ہے، حضور سراپا نور ﷺ ساری کائنات کیلئے رسول بن کر آئے گویا ساری کائنات کیلئے حاکم ومختار بن کر آئے، ؎

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

✪...... حضرت امام ابو جعفر بن جریر طبری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "یہ حکم آپ کی حیات ظاہری تک محدود نہیں، گویا، حیات برزخی میں بھی حضور شافع یوم نشور ﷺ باذن اللہ حاکم ومختار ہیں۔

✪...... آج بھی سرکار کا حکم رواں دواں ہے۔ آج بھی حضور کی حکومت جاری وساری ہے، دنیوی حکمران ختم ہو جائیں تو ان کی حکومت بھی ختم ہو جاتی ہے، ان کے وزیر ختم......ان کے مشیر ختم......ان کے گورنر ختم......ان کے قوانین ختم، لیکن ابو بکر آج بھی صدیق اکبر ہیں......عمر آج بھی فاروق اعظم ہیں......عثمان آج بھی ذوالنورین ہیں......علی آج بھی حیدر کرار ہیں......حسن وحسین آج بھی سید الشہداء ہیں......علی ہجویری آج بھی داتا ہیں،......عبد القادر جیلانی آج بھی غوث اعظم ہیں......شیخ احمد سرہندی آج بھی مجدد اعظم ہیں......یہ عہدے کیوں نہیں ختم ہوئے......جس کی حکومت کے یہ عہدے ہیں وہ حکومت ختم نہیں ہوئی......قرآن پاک آج بھی کتاب نور ہے......انسانیت کا دستور ہے ......کیوں؟......جس حکومت کا یہ دستور ہے وہ حکومت آج بھی بدستور ہے۔

✪...... حاکمیت مصطفیٰ کہاں تک ہے، فرمایا میرے دو وزیر آسمان پر ہیں اور دو

Marfat.com

وزیر زمین پر ہیں، آسمانی وزیروں کا نام جبرئیل و میکائیل اور زمینی وزیروں کا نام ابو بکر و عمر ہے، ....وزارت وہاں تک ہوتی جہاں تک حکومت ہوتی ہے، معلوم ہوا کہ حضور پر نور ﷺ کی حکومت آسمانوں پر بھی جاری ہے اور زمینوں پر بھی جاری ہے۔

اللہ اللہ شاہ کونین جلالت تیری

فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

۞......فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے، کافر، جنوں اور انسانوں کے سوا ہر چیز مجھے اللہ تعالیٰ کا رسول جانتی ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ رسول کیوں آتا ہے، قرآن پاک میں ہے "ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے" (سورۃ النساء) گویا رسول اعظم ﷺ کی حاکمیت و اطاعت کو تسلیم کرنا ہر چیز کیلئے ضروری ہے، اس لئے آپ کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا .... سورج مقام عصر پر آیا .... درخت دوڑے .... پہاڑوں نے کلمہ پڑھا .... بادل برسے۔

اللہ اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

۞......حاکمیت مصطفیٰ کے دو پہلو ہیں ......تکوینی حاکمیت ......تشریعی حاکمیت۔

۞......عالم تکوین میں تصرف کرنا، تکوینی حاکمیت ہے، اس کی ہزاروں مثالیں ہیں، امت مصطفیٰ کے اولیاء کرام کا تکوینی تصرف بھی درحقیقت حضور پر نور ﷺ کی تکوینی حاکمیت کا ظہور ہے۔

۞......احکام شریعت میں تصرف کرنا تشریعی حاکمیت ہے، تمام امت کا اتفاق ہے کہ حضور شریعت کے کسی حکم مطلق کو کسی بھی شخص کیلئے خاص کر سکتے ہیں، حضور کو حلت و حرمت کا اختیار حاصل ہے ....قرآن پاک نے فرمایا، جو کچھ تمہیں رسول عطا کرے وہ لے لو اور جس سے روکے، اس سے رک جاؤ" یہ آیت حضور پر نور ﷺ کی

Marfat.com

تشریعی حاکمیت کا اعلان ہے۔

✿...... جو آدمی سرکار ابد قرار کو حاکم و مختار نہیں مانتا وہ ''کھلا گمراہ'' ہے، یہ قرآن پاک کا فیصلہ ہے۔ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلا لاً مبیناً (سورۃ الاحزاب)

✿...... حاکمیت مصطفیٰ دراصل حاکمیت کبریا کی برہان ہے، گویا ۔

وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

✿......یسلموا تسلیما، میں تاکید مزید ہے۔گویا حاکمیت مصطفیٰ کیلئے ''زبانی تسلیم'' کافی نہیں، ''قلبی تسلیم'' بھی درکار ہے۔حضور کو دل و جان کی اتھاہ گہرائیوں سے حاکم و مختار ماننا اور حضور پر نور ﷺ کے ہر فیصلے کے سامنے سر نیاز خم کرنا ہی ایمان ہے، جب آپ کا حکم مبارک آجائے تو اپنی مرضی ختم کردینی چاہیے......یہی شان مسلمانی ہے!

✿...... آج، زمانہ اسلام سے دور ہوتا جا رہا ہے، اکثر دیکھا گیا ہے بعض مسلمانوں کے سامنے کوئی حدیث پاک پیش کی جائے تو برملا کہہ دیتے ہیں کہ اسلام پر چلنا بڑا مشکل کام ہے، اجی دنیا بھی رکھنی چاہیے، یہ ہماری بدنصیبی ہے۔

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں

✿...... حضور پرنور ﷺ کی حاکمیت کے مقابلے میں امریکہ و یورپ کی حاکمیت کو ترجیح دینا، ان کے ایک ایک اشارے پہ اپنے قومی و ملکی وقار کو قربان کرنا اور اسے اپنی دنیا کی ترقی و عروج کا راز سمجھنا، ہمارے حکمرانوں کا شیوہ حیات بن چکا ہے، کاش ان لوگوں کی سوچ، حاکمیت مصطفیٰ کے تابع ہو جائے کیونکہ جو لوگ ان کے تابع ہو جاتے ہیں ساری دنیا ان کے تابع ہو جاتی ہے۔

جو بھی ان کے غلام ہوتے ہیں   دو جہاں کے امام ہوتے ہیں

Marfat.com

درس حدیث:

قاسمیت مصطفیٰ

محبوب قاسم رحمت نے فرمایا!

۞...... اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ کر لیتا ہے اس کو دین کی فقہ عطا فرما دیتا ہے۔ اور بے شک میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، اور اللہ عطا کرتا ہے۔ (مسلم شریف کتاب الزکاۃ)

۞...... اللہ کی قسم مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں، (بخاری شریف)

اشارات

۞...... فقہ یعنی دین کی سمجھ بوجھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، یہ خیر کا سرچشمہ ہے، اسکا مشاہدہ ہم عام زندگی میں کر سکتے ہیں، جن لوگوں میں فقہ نہیں، انہوں نے دین کے عقائد و اعمال کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے۔

۞...... اللہ کریم نے آپ کو الکوثر یعنی خیر کثیر عطا فرمائی اور فرمایا کہ کسی سوالی کو مایوس نہیں کرنا، جو بھی آئے، جب بھی آئے اسے مالا مال کر دیں۔

۞...... دینی فقہ کی خیرات بھی حضور ہی تقسیم فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہ و تدبر کے وہی لوگ منکر ہیں جو قاسمیت مصطفیٰ کے منکر ہیں۔

۞...... قاسم کے ساتھ خازن کا لفظ بھی احادیث مبارکہ میں آتا ہے، جسکا معنیٰ ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے مالک ہیں اور ان کو تقسیم فرماتے ہیں۔

۞...... حضور کی قاسمیت میں عموم ہے، کیونکہ یہاں مفعول کا ذکر نہ ہونا، عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ حدیث میں یعطی، معطی اور قاسم، اقسم، خازن کا مفعول مذکور نہیں، لہذا ہم کہہ

Marfat.com

سکتے ہیں کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور محمد مصطفےٰ ﷺ تقسیم فرماتے ہیں۔

۞......انما انا قاسم کے لفظ انما میں حصر ہے، یعنی میں ''ہی'' تقسیم کرتا ہوں، پھر یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے، جو دوام وثبوت پر دلالت کرتا ہے، لہذا اب بھی حضور پرنور ﷺ ہی قاسم ہیں، آپ ہی خالق اور مخلوق کے درمیان برزخ کبریٰ ہیں...... وسیلہ عظمیٰ ہیں۔

۞......یعطی مضارع ہے یعنی اللہ عطا فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا، حضور تقسیم فرماتے ہیں اور فرماتے رہیں گے۔

۞......یہ حدیث صحیح حضور ﷺ کی حیات برزخی کی بھی زبردست دلیل ہے، اور علم بے پناہی کی بھی برہان ہے، کیونکہ قاسم ہونے کیلئے زندہ ہونا اور محتاج کی ضرورت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

۞...... حضرت امام علی القاری رحمہ الباری فرماتے ہیں۔

''آپ ﷺ علم اور مال غنیمت اور اس جیسی اشیاء تقسیم فرماتے ہیں اور کہا گیا ہے نیکوکاروں کو بشارت اور گنہگاروں کو وعید تقسیم کرتے ہیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ درجات اور درکات کی تقسیم آپ کی طرف مفوض ہو، ان تمام امور میں کوئی چیز مانع نہیں جیسا کہ اس بات پر مفعول کا محذوف ہونا دلالت کرتا ہے تاکہ ہر شخص اپنے ذوق کے مطابق کہہ سکے کہ اللہ تعالیٰ یہ چیز دیتا ہے اور حضور ﷺ اس کو تقسیم فرماتے ہیں، (مرقات جلد ۹ ص ۱۰۵)

۞...... حضرت امام اوحد فاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

''حضور ﷺ اس جہان میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں، اور حضرت باری کا واسطہ ہیں، اور اس کی بخششوں اور عطاؤں کی تقسیم کے متولی ہیں۔ تو جس کو بھی اس وجود میں کوئی رحمت ملی ہے، یا دنیا و آخرت ظاہر و باطن علوم و معارف

Marfat.com

اور اطاعت سے جو رزق حاصل ہوا ہے، وہ حضور ﷺ کے دست کرم اور واسطہ رحمت سے حاصل ہوا ہے، حضور ہی ہیں جو مستحقین میں جنت تقسیم فرماتے ہیں، تمام علما کرام نے اس شان قاسمیت کو آپ کے خصائص میں شمار کیا کہ آپ کو خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں ہیں اور یہ اجناس عالم کے خزانے تو حضور ہر ایک کو اس کی طلب کے مطابق عطا فرماتے ہیں، جو نعمت بھی دنیا میں ظاہر ہوئی وہ حضور کی عطا ہے۔(مطالع المسرات ص ۲۴۶)

۞...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"گویا میں ہی تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں، جو کچھ بھی حق کی جانب سے آتا ہے، جس کی مجھے وحی کی جاتی ہے، یا جو بھی علم و عمل مجھے پہنچایا جاتا ہے، میں ہی ہر ایک کو پہنچاتا ہوں جو اس کا نصیب ہوتا ہے اور جس کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ اور میں ہی ہر کسی کو اس کے فضل و شرف کا درجہ دیتا ہوں، اس صفت قاسمیت میں میرے سوا کوئی موجود نہیں اور اس میں کوئی بھی میرا شریک نہیں" (اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۴۴)

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

۞...... فالمقسمات امراً (سے مراد) فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے رزق وغیرہ تقسیم کرتے ہیں، یہ تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی صاحب نے فرمائی۔ گویا ان کو تسلیم ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا رزق مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ اگر فرشتے رزق خدا تقسیم کریں تو کوئی پریشانی نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا محبوب اور سب سے بڑا نائب اس کی نعمتوں کا قاسم ہو جائے تو نجانے یہ لوگ کیوں نہیں

Marfat.com

مانتے، افسوس، ان کی ''توحید'' کا تحفظ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ حضور پرنور ﷺ کی عظمت کا انکار کر دیا جائے۔ فرشتے تو ہمارے آقا ﷺ کے خدامِ بارگاہ ہیں۔ ان کو بھی یہ شان ملی ہے تو حضور پرنور ﷺ کی تقسیم سے ملی ہے۔

۞...... بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ حدیث ''خبر واحد'' ہے، لہٰذا اس سے عقیدہ ثابت نہیں ہوسکتا، اللہ اکبر! یہ ہے وہ بیماری جس کا کوئی علاج نہیں۔ بھئی اگر یہ ''خبر واحد'' ہے تو بخاری ومسلم سے پوچھا جائے۔ اب کہاں گیا بخاری ومسلم کی حدیث کا مطالبہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو حضور ﷺ کی عظمت وشان سے ہی دشمنی ہے اگرچہ وہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں پائی جائے، ان بے چاروں کو اتنا علم بھی نہیں کہ جو عقیدہ حضور ﷺ کے فضائل وکمالات سے متعلق ہو اس میں ''بخاری ومسلم'' کی ''خبر واحد'' تو درکنار روایت ضعیف بھی قابلِ قبول ہوتی ہے۔ پھر یہ حدیث متعدد طریقوں سے حضرت معاویہ، اور حضرت جابر، حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، جسے بخاری ومسلم کے علاوہ امت کے جلیل القدر اماموں نے درج کیا ہے، اسے خبر واحد قرار دینا ہی جہالت کا ماتم کرنے کے مترادف ہے۔

۞...... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تقسیم کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے، ہم کہتے ہیں، ہاں حقیقی وذاتی طور پر تقسیم کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، ہم حضور ﷺ کو اس کی عطا سے قاسم مانتے ہیں، پھر جب حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں قاسم ہوں، تو کسی صحابی کے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا کہ اب اللہ تعالیٰ کی توحید کا کیا بنے گا، اللہ تو تقسیم کرنے والا نہ رہا، معاذ اللہ اب یہ منصب تو حضور ﷺ نے سنبھال لیا ہے۔ وہ سب یہی جانتے اور مانتے تھے کہ اصل قوتوں کا مالک وہی پروردگار عالم ہے، ہمارے محبوب اس کی قوتوں کے ماذون اور مامور ہیں۔

۞...... تمام خزانوں کی چابیاں حضور کے ہاتھوں میں ہیں۔ حضرت شیخ دہلوی قدس سرہٗ

Marfat.com

فرماتے ہیں، کیونکہ حضور محبوب الٰہی، سرورِ کائنات اور مظہر فیوض نامتناہی، رب العالمین کے خلیفہ اور مالک یوم الدین کے نائب ہیں، (مدارج النبوت جلد ا ص ۲۶۸)

......اور فرماتے ہیں کہ روایات میں آیا ہے کہ حضور ﷺ کو عرش کے دائیں طرف، یا عرش پر یا کرسی پر استادہ کیا جائے گا، اور ان کو جنت کی کنجی عطا کی جائے گی، (ایضاً ص ۲۷۰)

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

......حضور سراپا نور ﷺ کو سرخ و سفید خزانوں کی چابیاں بھی عطا کی گئیں اور جنت کی چابیاں بھی دی گئیں، لہذا ۔

وہ جہنم میں گیا جوان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو بھی حاجت رسول اللہ کی

جگ کے سلطان ہیں سرکار مدینے والے
حق کے مہمان ہیں سرکار مدینے والے
فرش کیا عرش پہ ہر آن ہے سایہ انکا
خالق پاک نے ہر ناز اٹھایا ان کا
رتبہ ہر صاحب رتبہ سے بڑھایا انکا
شان رحمان ہیں سرکار مدینے والے
حق کے مہمان ہیں سرکار مدینے والے

﴿غلام مصطفےٰ مجددی﴾

Marfat.com

درس قرآن:

……{ہر لمحہ ملا نور}……

ارشاد باری ہے۔

۞……اور یاد فرماؤ جب ہم نے ابراہیم کیلئے مقرر کردی اس گھر کی جگہ اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہرانا۔ اور میرے گھر کا طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کیلئے صاف ستھرا رکھنا۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو، وہ سب (آئیں گے) تمھارے پاس پاپیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر سوار ہو کر جو دور دراز کے راستہ سے آتی ہیں، (اعلان کردو) تاکہ وہ حاضر ہوں اپنے فائدوں کیلئے، اور اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کریں مقررہ دنوں میں ان بے زبان جانوروں پر جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیئے، پس خود بھی کھاؤ اور غمزدہ فقیر کو بھی کھلاؤ۔ پھر چاہیے کہ اپنی میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس بہت پرانے گھر کا طواف کریں۔ (سورۃ الحج ۲۷ تا ۲۹)

۞……جو احترام کرتا ہے اللہ کی نشانیوں کا تو یہ احترام ہی دلوں کا تقویٰ ہے۔

۞…… قربانی کے فربہ جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں میں سے (نشانیاں) بنایا ہے۔ اس میں تمہارے لئے خیر ہے، پس ان پر اللہ کا نام لو اس طرح کہ ان کا ایک پاؤں بندھا اور تین پر کھڑے ہوں، پھر جب وہ کسی پہلو پر گر پڑیں تو (انہیں ذبح کر کے) خود بھی کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور مانگنے والے کو بھی کھلاؤ، اس طرح ہم نے ان

Marfat.com

جانوروں کو تمہارا فرمانبردار بنا دیا تا کہ تم (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا کرو (آیت:۳۲)

...... اشارات ......

- ...... یہاں بیت اللہ شریف کی تعمیر کا ذکر کیا گیا ہے۔
- ......اذ دراصل اذکر کا مخفف ہے، یعنی یاد کرو، اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کی تمام خبریں اپنے محبوب ﷺ کو یاد کرواتا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے تمام حالات و واقعات نگاہِ محبوب کے سامنے رونما ہوئے تھے۔
- ...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعمیر کعبہ کے وقت مخصوص جگہ کے بارے میں فکر دامن گیر ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع کردی۔
- ...... بیت اللہ شریف صرف اور صرف خدائے واحد کی عبادت و ریاضت کیلئے تعمیر کیا گیا ہے۔ تاکہ لوگ ایک خدا کے ہو کر رہ جائیں۔
- ......اللہ تعالیٰ کا گھر ہر اعتبار سے صاف ستھرا ہونا چاہیے تا کہ اس میں طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کو روحانی طہارت کے ساتھ ظاہری طہارت بھی نصیب ہو جائے اور ان کی طبیعتوں کو نشاطِ بندگی حاصل ہو جائے۔ سرورِ زندگی میسر آجائے۔
- ...... مسجدوں کو صاف ستھرا رکھنا حکم خداوندی سے ثابت ہوا۔
- ...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمام انسانوں کو حج کیلئے پکارا، آپ کی آواز کو قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں تک پہنچا دیا گیا۔ جس خوش نصیب نے دعوت ابراہیمی پر "لبیک" کہا ہوگا اسے ضرور حج کی سعادت نصیب ہوگی۔
- ...... آوازِ نبوت کی تاثیر کا کیا کہنا، اربوں انسان اس سے متاثر ہوئے۔ یہ تاثیر

Marfat.com

صدیوں کے فاصلوں پر محیط نظر آتی ہے۔ کیونکہ یہ تاثیر رب کائنات نے پیدا فرمائی ہے۔ اللہ! اللہ! آج بھی اہل دل اس آواز پر کھچے چلے آرہے ہیں۔

✿...... ذرا غور کیجئے جو قادر کریم آواز خلیل کو قیامت تک کے انسانوں تک پہنچا سکتا ہے وہ ہماری صدائے درود و سلام کو سماعت مصطفےٰ تک نہیں پہنچا سکتا؟ ارے جب اللہ تعالیٰ کسی کو کمال عطا کرتا ہے تو زمینی فاصلے اور مرحلے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ صاحب کمال سن بھی سکتا ہے اور سنا بھی سکتا ہے۔

✿...... لہروں کے ذریعے ایک انسان زمین کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے انسان تک اپنی آواز پہنچا رہا ہے، نبوت و ولایت کے ذریعے کیا یہ امر محال ہے؟ کیا ایک سائنسی ایجاد، کمال نبوت اور وقار ولایت سے زیادہ موثر ہے۔

✿...... اس گھر کی طرف رخت سفر باندھنا دینی اور دنیوی فائدوں سے لبریز ہے۔ قدم قدم پر کامیابیاں قدم بوسی کیلئے بے تاب دکھائی دیتی ہیں۔ امام مجاہد علیہ الرحمہ کا فرمان ہے کہ "منافع" سے مراد تجارت ہے اور دنیا و آخرت کا ہر وہ کام ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے سرانجام دیا جاتا ہے۔

✿...... حج اہل اسلام کی ایک عالمگیر کانفرنس ہے۔ افسوس آج مسلمانوں نے اس کی اجتماعی اہمیت کو فراموش کرتے ہوئے رنگ و نسل کے امتیازات اپنا لئے ہیں۔ ورنہ ہر سال اتحاد کا ایسا عالمگیر مظاہرہ کرنے والی قوم کبھی رسوا نہیں ہوسکتی۔ کبھی پارہ پارہ نہیں ہوسکتی۔

✿...... "مقررہ دنوں" سے مراد ذی الحجہ کا عشرہ ہے۔ جیسا کہ حضرت علی، حضرت ابن عباس، حضرت حسن، حضرت قتادہ رضی اللہ عنھم کا فرمان ہے، اور یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک "ایام نحر" مراد ہیں، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہے۔

Marfat.com

٭...... قربانی کے ایام وہی ہیں جن سے بعض لوگ چڑتے ہیں دسویں، گیارھویں، بارھویں۔ دسویں امام حسین کی، گیارھویں غوث پاک کی، اور بارھویں رسول پاک ﷺ کی۔

٭...... قربانی کے جانوروں کا گوشت خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا جائز ہے۔

٭...... جانور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام پاک لیا جائے۔

٭...... انسان بازار سے گوشت خریدتا ہے تو کبھی نہیں پوچھتا کہ جانور لنگڑا تو نہیں تھا، اندھا اور کان کترا تو نہیں تھا، مگر جو جانور سنت خلیل اللہ اور سنت حبیب اللہ کے طور پر قربان کرنا ہوتا ہے اس میں کوئی عیب پسند نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ! ان محبوبوں کی سنت میں ذبح ہونے والے جانور میں عیب گوارا نہیں کرتا جب اللہ کو محبوبوں سے منسوب جانور میں عیب گوارا نہیں تو وہ ان محبوبوں میں کیسے عیب گوارا کرسکتا ہے، ہاں اسی لئے اللہ اپنے محبوبوں کو ہر عیب سے پاک پیدا فرماتا ہے۔

٭...... حج میں جانور ذبح کرنے کے بعد گویا حجامت بنوانے، غسل کرنے، جسمانی میل کچیل کو دور کرنے، کپڑے بدلنے کا حکم ہے، حالت احرام میں یہ تمام کام کرنے کی ممانعت ہے۔

٭...... نذریں پوری کرنا حکم خداوندی سے ثابت ہے۔ جو نذر و نیاز بزرگان دین کی بارگاہوں میں مانی جاتی ہے وہ سراسر اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہوتی ہے۔ یہاں بزرگوں کی خدمت مقصود ہے۔

٭...... طواف سے مراد طواف زیارت ہے۔

٭...... بیت اللہ شریف، سب سے پرانا گھر ہے، اسکی تاریخ بہت ہی عظیم اور قدیم ہے۔ اور بہت ہی شاندار ہے۔

٭...... اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (شعائر اللہ) کی تعظیم واحترام ہی دلوں کا تقویٰ ہے۔

Marfat.com

۞...... شعائر اللہ کی تعظیم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بتوں کی نجاست سے بچنے اور جھوٹی بات سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے۔ نیز شرک سے بیزار ہو کر خالص اللہ کی بندگی کرنے کا حکم دیا ہے، اور مشرک کیلئے آسمان سے گرنے اور کسی پرندے یا ہوا کے ذریعے ''مکان سحیق'' یعنی دور کی جگہ پہ جا پڑنے کی مثال بیان کی ہے۔ معلوم ہوا کہ بتوں کی نجاست و شراکت اور چیز ہے۔ جبکہ ''شعائر اللہ'' کا ادب واحترام اور چیز ہے۔

۞...... اگر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا ادب واحترام بھی شرک کے زمرے میں شامل ہوتا یا یہ نشانیاں بھی ''اوثان واوتان'' کے حکم میں شامل ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کبھی ''شرک وکفر'' کے بیان کے بعد شعائر اللہ کی تعظیم کا حکم نہ دیتا اور اس تعظیم کو دلوں کا تقویٰ قرار نہ دیتا۔

۞...... جو لوگ اوثان (بتوں) اور شعائر (نشانیوں) میں فرق نہیں کرتے، وہ قرآن پاک کے ساتھ بے انصافی کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ گویا وہ بغیر علم کے اور کتاب منیر کے اللہ تعالیٰ کے احکام کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں۔

۞...... اگر صفا ومروہ، مقام ابراہیم، حجر اسود، آب زم زم، قربانی کے جانور، اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تو مدینہ مبارکہ کے کوچہ وبازار، اہل اللہ کے تبرکات وآثار، صوفیہ وعلماء کے روشن دربار بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔

۞...... قربانی کے جانور بھی اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں۔ گویا جو جانور بھی محبوبانِ خدا کے ساتھ منسوب ہو جائے وہ تعظیم کے قابل ہو جاتا ہے، حضرت اسماعیل کا دنبہ، حضرت صالح کی اونٹنی، حضرت عیسیٰ کا گدھا، حضرات کہف کا کتا، اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ناقہ یہ سب جانور جنت میں جائیں گے۔

۞...... جانور حضرت انسان کی طاعت کیلئے پیدا کیے گئے۔ اور وہ تو اپنے مقصد کو پورا کر رہے ہیں، جبکہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیلئے پیدا ہوا ہے کاش وہ بھی اپنا مقصد پورا کیا کرے۔

Marfat.com

۞...... یہ حج بیت اللہ کے مختلف مقامات بیان کئے گئے۔ مولا کریم یہ سعادت عطا فرمائے تو دیکھنے میں آتا ہے کہ اس مبارک سفر کا ہر لمحہ نور کا گھوارہ محسوس ہوتا ہے اور سرور کا سرچشمہ دکھائی دیتا ہے۔

۞...... قربانی سے تقویٰ اور اخلاص مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جانوروں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے، البتہ دلوں کا تقویٰ ضرور پہنچتا ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کی رضا کیلئے جانوروں کا خون بہانے والے وقت آنے پر اپنا خون بھی بہانے سے دریغ نہیں کریں گے، بندۂ مومن کی نماز، قربانی، زندگی، موت سب کچھ اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتا ہے۔ اسی ایثار و اخلاص سے اسے بندگی کی معراج نصیب ہوتی ہے۔

اے تشنہ لب زیست ذرا آنکھ اٹھا...... دیکھ
وہ دور اٹھی گیسوئے رحمت کی گھٹا...... دیکھ
ہر طور وہی نورِ خدا جلوہ نما...... دیکھ
گل دیکھ، چمن دیکھ، زمیں دیکھ سما...... دیکھ
واللہ جہاں تیرے اشاروں پہ چلے گا
تو میرے پیمبر کی ادا دیکھ ، رضا...... دیکھ
سرکار مدینہ تو ہیں سرکار مدینہ
تقدیر بدلتے ہیں مدینے کے گدا...... دیکھ
جنت کے نظارے ہیں جہاں لحظہ بہ لحظہ
گر دیکھنا چاہے تو درِ شاہ ھدا ...... دیکھ

﴿غلام مصطفےٰ مجددی﴾

Marfat.com

درسِ حدیث:

......﴿ ہر لحظہ نیا طور ﴾......

فرمانِ نبوی ہے!

۞...... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی فکر پیدا کرتی ہیں............(ابن ماجہ)

۞...... جس آدمی نے مدینہ منورہ میں آ کر میری زیارت کی میں اُنکا شاہد اور شفیع ہوں گا۔............(سنن دار قطنی)

۞...... جس نے میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے حیات ظاہری میں میری زیارت کی،......(طبرانی اوسط)

۞...... جس سے ہو سکے وہ مدینہ منورہ میں مرے، جو مدینہ منورہ میں مرے گا، میں اس کی شفاعت کروں گا۔............(ترمذی)

۞...... مدینہ شریف کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوسکتا۔............(مسلم)

۞...... لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ منورہ ہے، اور وہ بُرے لوگوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔(مسلم)

......﴿ اشارات ﴾......

۞...... حدیث پاک میں مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کا حکم موجود ہے۔ جن لوگوں کو دین کے ''منسوخ احکام'' پر عمل کرنے کا بہت شوق ہے وہی ''زیارتِ قبور'' کا انکار

Marfat.com

کرتے ہیں، حالانکہ حکم ناسخ بہت واضح ہے کہ تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔

✿...... زیارت قبور کا فائدہ یہ ہے کہ دنیا سے بے اعتنائی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

✿...... جب عام مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کیلئے ارادہ باندھ کر جانا اور زیارت کرنا جائز ہے اور فائدہ مند ہے تو سید المرسلین رحمۃ اللعالمین ﷺ کے روضہ انور کی زیارت کا کیا عالم ہوگا، وہاں جا کر تو ایک محب صادق کو دنیا کی ہر چیز بھول جاتی ہے اور ہمیشہ کیلئے اس جان ایمان کے قدموں میں حاضر رہنے کو دل مچلتا رہتا ہے۔

آج کی رات میسر ہے جو ان کی قربت
زندگی کاش کہ اس رات سے آگے نہ بڑھے

✿...... ایک مرد مومن کی قبر مبارک کا بہت مقام ہے۔ وہ جنت کی ایک کیاری ہوتی ہے۔ حضور پرنور ﷺ کی قبر مبارک کی کیا شان ہوگی۔

✿...... امام قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ''اس بات پر اجماع امت ہے کہ زمین کے جس حصے پر جسم مصطفےٰ جلوہ گر ہے وہ تمام زمین حتی کہ کعبہ مبارکہ سے بھی افضل ہے۔

(مواہب لدنیہ جلد۲ ص۳۹۶)

✿...... حضرت امام علائی فرماتے ہیں ''جسم مصطفےٰ سے متصل زمین کعبہ اور عرش سے بھی افضل ہے۔...... (درمختار جلد۲ ص۳۵۲)

✿...... حضرت امام محمد شامی فرماتے ہیں ''حضور ﷺ ہی فضیلت کا باعث ہیں، یہ امت، بہترین آپ کی بدولت ہے۔ تو پھر آپ کی قبر مبارک تمام روئے زمین سے کیوں نہ افضل ہوگی، آپ ہی خیرات کا منبع ہیں، اور آپ کی قبر انور پر آنا اور آپ کی زیارت کرنا اور شفاعت و وسیلہ کا سوال عرض کرنا تمام عبادتوں سے افضل ہے اور آپ کی قبر انور کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں'' (سبل الہدیٰ جلد۳ ص۴۵۱)

Marfat.com

۞...... حدیث پاک میں روضہ مصطفےٰ ﷺ کی زیارت کا انعام درج ہے کہ حضور ﷺ کی شہادت وشفاعت نصیب ہوگی، یہ انعام عبادت سے نہیں ملتا، زیارت سے ملتا ہے،

۞...... روضہ مصطفےٰ ﷺ عرش سے بھی افضل ہے، دیکھئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے ہیں، اور چوتھے آسمان پر ہیں، شکرگزاروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، تم شکر کرو، تمہیں اور نعمتیں عطا کروں گا۔ تو اب شکر کرنے کی وجہ سے چاہیے تھا کہ ان کو چوتھے آسمان سے عرش اعظم پر لے جایا جاتا لیکن ان کو زمین پر لایا جائے گا اور روضہ مصطفےٰ میں جگہ دی جائے گی، معلوم ہوا کہ نعمتوں کی بلندی عرشوں اور فرشوں پر بھی نہیں جو بلندی قرب محبوب میں پائی جاتی ہے،

۞...... زیارت کرنے والا روضہ رسول کی طرف منہ کر کے شفاعت کا سوال کرے۔ اپنی حاجات بارگاہِ رسول میں عرض کرے، یہی جمہور ائمہ کرام، امام مالک، امام احمد رضی اللہ عنہم کا قول ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ آپ نے حدیث پاک لکھی ہے "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ وتابعین کا طریقہ ہے کہ جب تم روضہ محبوب پر آؤ تو اپنی پشت قبلہ کی طرف کرو اور چہرہ روضہ محبوب کی طرف کرو اور عرض کرو السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته" (مسند امام اعظم ص ۱۰۳)

۞...... تمام علماء احناف سے بھی اسی امر کی تصریح ملتی ہے۔

۞...... حضرت انس رضی اللہ عنہ اس انہماک سے حاضر ہوتے، لگتا تھا جیسے نماز پڑھ رہے ہوں، (کتاب الشفاء)

۞...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ "میرے نزدیک آرام گاہ مصطفےٰ سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں" (بخاری)

۞...... روضہ رسول کی زیارت جلوۂ رسول کی زیارت کے مترادف ہے، بس نگاہوں

Marfat.com

میں ایمان کی روشنی ہونی چاہیے۔

......مدینہ منورہ کو تمام تر مرتبہ ذات مصطفیٰ اور آرام گاہِ مصطفیٰ کی بدولت ہے۔

......حج مکہ میں ہوتا ہے مگر قبول مدینہ میں ہوتا ہے۔

......برکاتِ قدم مصطفیٰ کا کیا کہنا، مدینہ منورہ ایمان کا قلعہ بن گیا، طاعون اور دجال جیسی بلاؤں سے بھی محفوظ رہے گا۔ یہ خبر غیب ہے۔ علم مستقبل ہے۔ جس کو باذن اللہ حضور جانتے ہیں۔

......مدینہ منورہ کو یثرب نہیں کہنا چاہیے۔ سرکار مدینہ نے فرمایا ''یہ مدینہ ہے، مدینہ کا لفظ دین سے نکلا ہے۔ جس کا معنی ہے اطاعت، اسے مدینہ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ شہر اطاعتِ خدا اور اطاعت مصطفیٰ کا اولین گہوارہ ہے۔ یا پھر یہ لفظ ''مدن'' سے نکلا ہے جس کا معنیٰ اجتماعیت، گویا یہ تمام اہل اسلام کی اجتماعت کا باعث ہے۔ اخوت کا ذریعہ ہے۔

......حضور پرنور ﷺ کی نسبتوں کا فیض دیکھئے، بیماریوں کا گھر'' اطاعت واجتماعیت کا مرکز بن گیا، نور و سرور کا محور بن گیا، اب یہ طابہ بھی ہے، طیبہ بھی ہے۔ منورہ بھی ہے، مکرمہ بھی ہے، حضور ﷺ سے پہلے لوگ وہاں جانے پر ملامت کرتے تھے، ان کے قدم لگنے کی دیر تھی، اب یہ لوگ وہاں نہ جانے پر ملامت کرتے ہیں، کیوں کہ وہ شہر پہلے دار البلا تھا۔ مگر اب دار الشفاء ہے، دار العطا ہے، دار البقا ہے، دار الضیا ہے، دار الوفا ہے۔

......برے لوگوں کو دور پھینک دیتا ہے، امام ابو عبد اللہ مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اگر یہ وصف عہد رسالت کے ساتھ مخصوص ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں، اگر یہ وصف عام ہو تو اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ بدعقیدہ افراد کے برے عقیدوں کو مدینہ منورہ میں فروغ حاصل نہ ہو سکے گا۔ (اکمال المعلم جلد ۳ ص ۴۷۰)

......مدینہ منورہ کی جانب اٹھنے والے ہر قدم پر جلوہ طور کی برسات ہے۔ کوہ طور کو کلیم

Marfat.com

اللہ کی برکتوں سے، وادی ایمن، بقعہ مبارکہ، وادالمقدس جیسے القاب حاصل ہیں تو مدینہ طیبہ کا حبیب اللہ کی نسبتوں سے کیا مرتبہ ہوگا، سرمہ طور آنکھوں کو روشنی دیتا ہے تو غبارِ مدینہ برص اور جزام جیسی بیماریوں کو ختم کردیتا ہے، مدینہ کی کھجور زہر کا علاج ہے، اس شہر محبوب کی گلیوں، بازاروں، مکانوں، محلوں، باغوں، کھیتوں، صحراؤں، راستوں، پہاڑوں میں رسول خدا ﷺ کی برکتیں موجزن ہیں۔

ہر لحظہ نیا طور، نئی برق تجلی
اللہ نہ کرے مرحلہ شوق ہو طے

گنہگاروں کا رکھنے روز محشر میں بھرم نکلے
پہن کر تاج رحمت کا رسول محتشم نکلے
تقابل کس سے ہو سکتا ہے تیری شان رفعت کا
جہاں تو عرش و کرسی بھی ترے زیر قدم نکلے
ترے آنے سے توحید و رسالت کا چمن مہکا
ذلیل و خوار ہو کر صحنِ کعبہ سے صنم نکلے
نقوش پا کا ہر ذرہ بنا خورشید سے افزوں
ترے رستے میں مرنے کی قسم جب کھا کے ہم نکلے
کچھ اس انداز سے ہو جلوہ گر دل میں تری الفت
جہاں دنیا کا ڈر نکلے وہاں عقبیٰ کا غم نکلے

﴿غلام مصطفےٰ مجددی﴾

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿جہاد کی فرضیت﴾......

ارشاد خدائے پاک ہے!

⚙......اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا، جب تمھیں کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ گئے، کیا تم نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کر لیا، پس دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی ہے۔ اگر تم نہ نکلے تو اللہ تمھیں دردناک عذاب دے گا (سورۃ التوبہ ۳۹)

⚙......اللہ کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

⚙......جو لوگ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں، ان کو اللہ نے بیٹھنے والوں (یعنی جہاد نہ کرنے والوں) پر فضیلت دی ہے۔ اور سب کے ساتھ اللہ نے اچھائی کا وعدہ فرمایا، اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم کی فضیلت دی ہے۔ (سورۃ النساء ۹۵)

......﴿اشارات﴾......

⚙......ان آیات قدسیہ میں جہاد کا ذکر ہے۔

⚙......لفظ جہاد جھد اور جھد" سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنیٰ طاقت، وسعت یا کسی کام میں مبالغہ کرنا ہے، جھد کا معنیٰ مشقت ومحنت بھی ہے۔ (تاج العروس جلد ۲ ص ۳۳۰)

⚙......جہاد دراصل اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کیساتھ قتال کو کہتے ہیں، فرمایا و جاھدوا فی اللہ حق جھادہٖ اور کہا جاتا ہے جا ھد العدو اس نے دشمن سے قتال کیا۔ (ایضا)

⚙......امام راغب اصفہانی نے فرمایا" جہاد کی تین اقسام ہیں، ظاہری دشمن سے جہاد

Marfat.com

کرنا، شیطان سے جہاد کرنا اور نفس سے جہاد کرنا، یہ تینوں اقسام اس آیت " وجاھدوافی اللہ حق جھادہٖ" میں داخل ہیں۔

✿...... امام بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمہ نے فرمایا "جہاد کا شرعی معنیٰ ہے کہ کلمۃ اللہ کی سربلندی کیلئے کافروں سے جنگ کرنا اور اس میں اپنی پوری طاقت اور وسعت کو صرف کرنا، "جہاد فی اللہ" کا مطلب ہے شرعی احکام پر عمل کرنے کیلئے نفس کو تھکانا اور شہوات اور لذات کی اتباع میں اس کی مخالفت کرنا۔ (عمدۃ القاری جلد ۱۴ ص ۷۸)

✿...... امام ابوبکر کاسانی حنفی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرتے ہوئے جان، مال اور زبان کو انتہائی طاقت و وسعت کے ساتھ استعمال کرنا جہاد کہلاتا ہے۔ (بدائع الصنائع جلد ۷ ص ۹۷)

✿...... اس امت پر جہاد فرض عین بھی ہے اور فرض کفایہ بھی۔

✿...... امام شمس الائمہ سرخسی حنفی علیہ الرحمہ نے فرمایا "فریضہ جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ اول فرض عین، جب کافروں پر حملہ کرنے کا عام حکم ہو تو ہر مسلمان پر اپنی قوت کے اعتبار سے جہاد کرنا فرض عین ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے، انفروا خفافا وثقالا اللہ کی راہ میں نکلو، ہلکے ہو یا بوجھل۔ (سورۃ التوبہ ۴۱) دوم فرض کفایہ، اس میں بعض مسلمانوں کے جہاد کرنے سے بعض مسلمانوں سے جہاد ساقط ہو جاتا ہے (المبسوط جلد ۱۰ ص ۲۰۳)

✿...... اگر جہاد کو ہر وقت مسلمان پر فرض عین کے طور پر نافذ کر دیا جاتا اور ہر مسلمان ہر وقت جہاد میں مصروف ہو جاتا تو دنیا کے دیگر اصلاحی اور تبلیغی کام معطل ہو جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور سرور دو عالم ﷺ کبھی تو خود میدان جہاد میں تشریف لے جاتے اور کبھی اپنے غلاموں کا قافلہ بھیج دیتے۔

✿...... مذکورہ صدر آیت نمبر ا میں جہاد کے فرض عین ہونے کا ذکر ہے۔ کیونکہ کفار کے

Marfat.com

مقابلے میں نکلنے کا مرحلہ درپیش ہے۔امام کاسانی فرماتے ہیں کہ جب جہاد کیلئے روانگی کا حکم عام دیا جائے یا دشمن کسی اسلامی علاقے یا شہر وغیرہ پر حملہ کردے تو جہاد فرض عین ہو جائے گا،اور ہر فرد مسلمان پر فرض عین ہوگا بشرطیکہ وہ اس پر قادر ہو۔(بدائع الضائع جلد ۷ ص ۹۸)

۞...... فقہائے مالکیہ کے نزدیک جو مسلمان، اسلام دشمنوں کے قریب ہوں اور جہاد کی قدرت رکھتے ہوں، ان پر جہاد کرنا فرض عین ہے۔اور جو مسلمان دور رہتے ہوں ان پر فرض کفایہ ہے۔(اکمال المعلم جلد ۵ ص ۴۴)

۞...... جہاد کے وجوب کی سات شرائط ہیں۔

۱...... مسلمان ہونا ۲...... بالغ ہونا ۳...... صاحب عقل ہونا

۴...... آزاد ہونا ۵...... مرد ہونا ۶...... تندرست ہونا

۷...... ضروریات کا خرچ پاس ہونا۔ (المغنی جلد ۱۰ ص ۱۶۴)

۞...... جہاد کے مباح ہونے کی دو شرطیں ہیں۔

۱...... دشمن اسلام کو قبول کرنے سے انکار کردے نیز اہل اسلام اور اہل کفر کے درمیان جنگ بندی کا کوئی معاہدہ نہ کیا گیا ہو۔

۲...... مسلمانوں کو امید کامل ہو کہ وہ جنگ میں کفار کو شکست فاش سے دوچار کردیں گے، اگر کامیابی کی توقع نہ ہو تو جنگ کرنا جائز نہیں کیونکہ قوت اور سامان حرب کی برتری حاصل نہ ہونے کی صورت میں جنگ کرنا خودکشی کے مترادف ہے۔(فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۱۸۸)

۞...... جہاد اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے۔جس کی فرضیت کی پہلی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام پر مشرکین و کافرین کو دعوت اسلام پیش کرنا واجب ہے۔اور اگر وہ یہ دعوت قبول نہ کریں تو ان کے ساتھ قتال کرنا واجب ہے۔کیونکہ تمام آسمانی کتابوں میں اس امت کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ نیکی کی دعوت دے گی اور برائی سے روکتی رہے گی۔

Marfat.com

سب سے بڑی نیکی قبول ایمان ہے۔اور سب سے بڑی برائی شرک وکفر ہے،اس لئے یہ امت سب سے پہلے ایمان کی دعوت دیتی ہے اور شرک وکفر سے روکتی ہے۔فرضیت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اسلام کے مقابلے میں بڑی بڑی شرانگیز قومیں برسرپیکار ہیں جو اسے ہرگز برداشت نہیں کرتیں،ان کی جملہ سازشوں کو ملیامیٹ کرنے اور اپنے تشخص کر برقرار رکھنے کیلئے جہاد بہت ضروری ہے۔اور اسی لئے اسے قیامت تک ضروری قرار دیا گیا ہے،حدیث مصطفےٰ ہے"مجھے قیامت تک تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے اور میرا رزق نیزوں کے سائے میں رکھا گیا ہے۔

۞...... مجاہدین اسلام کیلئے حسن آخرت کا وعدہ ہے۔اور کامیابی کی بشارت ہے،اور اجر عظیم کا انعام ہے۔

۞...... مسلمان ہرگز موت سے نہیں ڈرتا۔کیونکہ اسکی نظر میں دنیا کی زندگی بہت عارضی ہے۔وہ اپنے رب تعالیٰ کے نام پر اپنا مال،جان اور اولاد قربان کر کے ہمیشہ کی کامرانیاں حاصل کرنا چاہتا ہے۔قرآن پاک میں ہے"اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ سودا کرلیا ہے کہ ان کی جانوں اور مالوں کے بدلے جنت عطا فرمائے گا"

۞...... جہاد سے فرار اختیار کرنا دردناک عذاب کو دعوت دینا ہے۔وہ عذاب دنیا میں ذلت و ضلالت کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے اور آخرت میں دوزخ کی آگ کی شکل میں بھی ہوسکتا ہے۔

۞...... آج پوری دنیا میں مسلمان جہاد سے منہ پھیر کر صرف"مذاکرات"سے ہر مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں،اسلئے کفار اور مشرکین کے سامنے رسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔کاش تمام مسلمان ملکوں میں اجتماعیت کا داعیہ پیدا ہو جائے اور وہ سب مل کر ایک عالمگیر"عساکر اسلامی"کی بنیاد رکھیں جسمیں ہر رنگ ونسل کا مسلمان بھرتی کیا جائے۔ اور اس کی ہر اسلامی ملک میں چھاؤنی تشکیل دی جائے،

Marfat.com

✿...... پھر جس اسلامی ملک پر بھی کوئی دشمن اسلام حملہ کرے ہر اسلامی ملک اس حملے کو اپنے اوپر تصور کرتے ہوئے اس کے دفاع میں مشغول ہو جائے، ایک جہاد اور اتحاد کی قوت ہی اسلام کو دشمنوں سے بچا سکتی ہے

✿...... آجکل بعض ''نام نہاد اسلامی تنظیمیں'' جہاد کی آڑ میں فساد برپا کر رہی ہیں۔ یہ بھی اس فریضے کے ساتھ مذاق ہے۔ کیا اتحاد ملت کے بغیر جہاد کا کوئی تصور ہے؟ ادھر تو وہ الجہاد الجہاد کے نعرے بلند کر رہی ہیں اور ادھر عالم اسلام کے سواد اعظم کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دے رہی ہیں۔ یہ اسلامی جہاد نہیں بلکہ ''نجدی جہاد'' ہے، یہ کیسا جہاد ہے کہ لڑائی تو کشمیر اور فلسطین میں جاری ہو، جبکہ خوفناک اسلحوں کے ڈھیر کراچی، لاہور اور کوئٹہ میں پکڑے جائیں۔

✿...... جہاد کی بہترین صورت یہی ہے کہ اسلام کی حکومتیں اسلام کے دشمنوں کے مقابلے میں لشکر عظیم تیار کرلیں اور ہر صاحب استطاعت مسلمان اس میں شامل ہو کر اخروی ثواب کا انعام حاصل کرے۔ یہ چندہ خور مجاہد اسلام کی بدنامی کا باعث ہیں، اور جہاد کی آڑ میں اختلافی مسائل کو ہوا دے رہے ہیں نیز جہادی فنڈز کو اپنے گمراہ کن مسالک کی ترویج پر صرف کر رہے ہیں۔

✿...... باطل قوتوں کے مقابلے میں جان و مال کے ساتھ ساتھ زبان و قلم سے جہاد بھی افضل ہے۔ اور یہ جہاد کرنے والا ایک گوشہ نشین زاہد و عابد سے زیادہ درجے والا ہے۔ بھلا رخصتوں پر عمل کرنے والا، عزیمتوں کے شہسوار کے برابر کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فضل الله المجاهدين باموالهم وانفسهم على القاعدين درجةً"

✿...... یاد رہے کہ ''اسلامی جہاد'' اور کافروں کے انداز جنگ میں بہت زیادہ فرق ہے۔ صرف ایک جھلک دیکھئے'' رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو بڑے یا چھوٹے لشکر کا امیر

Marfat.com

بناتے تو اس کو بالخصوص اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے، اور اس کے ساتھی مسلمانوں کو نیکی کی وصیت فرماتے، پھر آپ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد کرو، جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرے اس سے جنگ کرو، کسی بچے کو قتل نہ کرو، (مسلم کتاب الجہاد)

۞...... ''اسلامی جہاد'' دراصل معاشرے میں امن و امان قائم کرنے کی ایک صورت ہے۔ جس طرح ماہر سرجن جسم سے گندے مواد کو نکال کر تمام جسم کو راحت پہنچاتا ہے۔ اس طرح اسلامی حکومت معاشرے سے فتنہ انگیز عناصر کی بیخ کنی کر کے معاشرے کو امن و امان کی دولت عطا کرنا چاہتی ہے۔

۞

وہ ہیں سب کی جاں برملا مانتے ہیں
انہیں دو جہاں کی ضیا جانتے ہیں
جو کٹ کے رہے ان کے دربار حق سے
وہ خاک جہاں دربدر چھانتے ہیں
مقامات محشر انہیں کیا کہیں گے
وہ جن پہ کرم کی روا تانتے ہیں
خدا آپ کرتا ہے ان سے عداوت
جو محبوب سے دشمنی ٹھانتے ہیں
بہر وقت سب کی خطا کو، وفا کو
شہ دوسرا خوب پہچانتے ہیں
خدا کی قسم ہم خدا کے کرم سے
ہر اک شے نبی کی عطا مانتے ہیں
غلام ان کے فرطِ محبت سے دیکھو!
شب و روز نام انکا ''گردانتے'' ہیں

Marfat.com

درسِ حدیث:

......جہاد کی اہمیت......

ارشاد صاحب لولاک ہے!

✿......اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی تمنا مت کرو، اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو، اور جب دشمن سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو، اور یاد رکھو، جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر دعا کی، اے بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے ان کو شکست دے اور ہم کو ان پر غالب کر دے، (مسلم کتاب الجہاد)

✿......جو شخص اللہ کی راہ میں اونٹنی دوہنے کے وقفہ کے برابر بھی جہاد کرے تو یقیناً اس کیلئے جنت واجب ہو گئی، اور جو اللہ کی راہ میں معمولی زخمی کیا جائے یا معمولی تکلیف دیا جائے تو وہ زخم قیامت کے دن اس سے زیادہ چمک دار ہو گا۔ جیسا کہ تھا۔ اس کا رنگ زعفرانی ہو گا، اور اس کی خوشبو مشک کی سی ہو گی۔ اور جسے اللہ کی راہ میں پھنسی نکل آئے تو یقیناً اس پر شہیدوں کی مہر ہے، (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

✿......یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں، پھر اسے آگ چھوئے۔ (بخاری)

✿......مشرکوں سے جہاد کرو، اپنے مالوں سے، اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے۔ (ابوداؤد، نسائی)

✿......ایک ایسی چیز بھی ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ بندے کے سو

Marfat.com

درجے جنت میں بلند فرماتا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیانی فاصلے جتنا فاصلہ ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد۔ (مسلم)

......اشارات......

۞ ......ان احادیث مبارکہ میں جہاد کی اہمیت وفضیلت کا بیان ہے۔

۞ ...... دشمن کے مقابلہ کی تمنا ممنوع ہے۔ حضرت امام نووی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اسکی وجہ یہ ہے کہ اس تمنا میں اپنے نفس پر اعتماد، اپنی طاقت پر بھروسا اور صورۃً تکبر ہے" (شرح مسلم جلد ۲ ص ۸۴)

۞ ...... اللہ تعالیٰ سے اپنے مال وجان، اولاد وجائیداد اور ظاہری وباطنی حالات کی عافیت طلب کرتے رہنا چاہیے۔

۞ ...... جہاد میں ثابت قدم رہنا، جہاد کا اہم ترین رکن ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ اے ایمان والو! جب تمہارا دشمنوں سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (انفال ۴۷)

۞ ...... ثابت قدمی کی شرط میں یہ بھی شامل ہے کہ آپس میں جھگڑا نہ کیا جائے، بزدلی کا مظاہرہ نہ کیا جائے، اپنی طاقت پر اترایا نہ جائے اور میدان جنگ میں کمال نظم وصبر کا دامن تھاما جائے۔

۞ ......اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے۔ میدان جنگ میں کثرت ذکر کا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کثرت سے دعا کی جائے۔ دعا سے نصرت خداوندی پر اعتماد بڑھ جاتا ہے۔

۞ ......جنت تلواروں کے سائے میں ہے گویا، نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں۔

۞ ...... مسلمان غالب ہو جائیں تو دنیا میں مال غنیمت اور آخرت میں ثواب حاصل

Marfat.com

ہوتا ہے۔ مغلوب ہو کر مارے جائیں تو شہادت نصیب ہوتی ہے،

۞...... جہاد کے دوران دعا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

۞...... جہاد کتنی اہم عبادت وریاضت ہے۔ اور کس قدر عظیم عمل ہے کہ اس کا اونٹنی کے دوہنے جتنا وقفہ بھی اجر وثواب کا خزانہ ثابت ہوگا اور راہ خدا میں ایک زخم بھی قیامت کے وحشت کدے میں پھول بن کر مسکرائے گا۔

۞...... جسے راہ خدا میں ایک پھنسی نکل آئے تو گویا اسے شہادت کی مہر نصیب ہو جاتی ہے۔ ساری جان قربان کرنے کا کیا مقام ہوگا۔

۞...... جہاد کی تکالیف ومصائب سے گھبرا کر منہ موڑنا جائز نہیں، اگر خدا اسی حالت میں راضی ہے تو بندے کو بھی صبر وہمت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ وہ راضی ہو گیا تو ہر نعمت مل جائے گی۔

۞...... اللہ تعالیٰ کی راہ میں پاؤں کا گرد آلود ہونا بھی کتنا محمود ہے کہ اس کے بدلے بندہ دوزخ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ کربلا کے گرد وغبار میں لپٹے ہوئے شہزادہ رسول کا کیا مقام ہوگا،

۞...... مالوں، جانوں اور زبانوں سے دشمن کا مقابلہ جہاد ہے۔ یہ جہاد کا وسیع تر مفہوم ہے جہاد اور قتال میں یہی فرق ہے کہ جہاد مالوں، جانوں زبانوں اور قلموں سے بھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ قتال صرف تلواروں سے ہوتا ہے،

۞...... حضور شارع اسلام ﷺ نے خبر غیب عطا فرمائی یعنی جنت کے درجات کا ذکر کیا اور مجاہد کے مقامات کا ذکر کیا جو اجر کسی کو کل حاصل ہوگا، حضور ﷺ اس کا آج ذکر فرما رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے۔

۞...... اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا جنتی ہے۔

۞...... ہر بندہ مومن کی زندگی کا ایک ہی مقصد وحید ہے کہ وہ اپنے پروردگار کو راضی کر کے جنت حاصل کر لے۔ جہاد جنت میں جانے کا بہت قریبی راستہ ہے۔ اس لئے

Marfat.com

بہت اہم ہے۔

۞...... حضور شارع اسلام ﷺ نے جہاد کی اہمیت وفضیلت کو اس لئے کھول کر بیان فرمایا کہ اسلام ایک دین اور پوری دنیا کی ہدایت کیلئے نازل ہوا ہے۔ اس کی بقا اور اشاعت کیلئے اہل اسلام کو نجانے کتنی اذیتوں سے گزرنا ہوگا، حضور ﷺ نے جہاد کی ترغیب اور اس کے اجر وثواب کی نوید سنا کر مرد مسلم کو ایک پروانے کی تڑپ عطا کر دی، جو ہر وقت اپنے محبوب کے نام پر مرنے کیلئے پر تولتا رہتا ہے۔

شہادت ہے مقصود و مطلوب مومن
نہ مال غنیمت ، نہ کشور کشائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

۞...... آج ملک عزیز میں اور اسلامی ممالک میں نوجوان نسل کو یہودی اور ہندی تہذیب نے دیوانہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ کلچر کے نام پر ہر قسم کی فحاشی اور عریانی کی کھلے بندوں اجازت ہے۔ میوزک کے شور میں اسے قرآن اور مصطفےٰ کریم کے فرمان کی لاہوتی صدائیں سنائی نہیں دیتیں، آرٹ اور فیشن نے اس کے اسلامی تشخص کو فنا کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ مادیت پرستی کا سیلاب عام ہے۔ اے نوجوان مسلم کبھی تو تدبر سے کام لے اور اپنے آقا ﷺ کے حسن جانفزا کو دیکھ کر دنیا کے فریب حسن سے جان چھڑا لے۔ اپنی جوانی، محبوب خدا کے نام پر قربان کر دے اور اپنا مال بارگاہ رسول میں نچھاور کر دے۔ یہی تیری زندگی کی معراج ہے۔

۞...... مغربی اور ہندوستانی تہذیب کے خلاف بھی زبان وقلم کا میدان گرم کرنا جہاد ہے۔ ارشاد خداوندی ہے

Marfat.com

''اوران لوگوں سے جنگ کرتے رہوحتیٰ کہ فتنہ ختم ہو جائے اور صرف اللہ تعالیٰ کا دین رہے'' (القرآن)

...... حضور سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہٗ اسلامی تہذیب کے تحفظ اور غیر اسلامی رسموں کے خاتمے کیلئے میدان جہاد میں نکلے اور اللہ کے دین کو قائم کرنے کیلئے اپنی جان اور اپنے عزیزوں کی جان کا نذرانہ پیش کر گئے۔ یہ امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور جہاد فی اللہ کی ایسی مثال ہے جس سے تاریخ اسلام ہمیشہ جذبوں اور ولولوں سے سرشار رہے گی۔

نہ شاہی نہ جاہ و حشم مانگتا ہوں
تجھے، تجھ سے، تیری قسم مانگتا ہوں
مرا کون ہے ریگزار جہاں میں
ترا ساتھ شاہِ حرم مانگتا ہوں
نہ دنیا، نہ عقبیٰ، نہ دولت نہ شہرت
تری یاد میں چشم نم مانگتا ہوں
مری زندگی کیا اندھیروں میں ڈوبی
ترا نور نقش قدم مانگتا ہوں
نہ دکھلاؤ زاہد مجھے باغ جنت
میں دیدار حسن اتم مانگتا ہوں
خوشی راس آئی نہ بزم طرب کی
میں تنہائی میں تیرا غم مانگتا ہوں
غلام آج بن کے ترا بادشاہا
ہمہ وقت لطف و کرم مانگتا ہوں

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿اہل صداقت﴾......

ارشاد کبریا ہے!

۞......ومن یشاقق الرسول من بعد المو منین ما تبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المو منین نوله ما تولی و نصله جهنم ط وساء ت مصیرا O اور جو کوئی مخالفت کرے رسول اکرم کی اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت روشن ہوگئی اور مومنوں کے راستے کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلے تو ہم اسے اُدھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ خود ہی پھرا ہے، اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور یہ بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۱۵)

......﴿اشارات﴾......

۞......اس آیت کریمہ میں رسول اللہ ﷺ کی مرکزی حیثیت اور تشریعی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

۞...... حضور سراپا نور ﷺ کی مخالفت دراصل بدعت وضلالت کا وہ راستہ ہے جو انسان کو دوزخ میں لے جاتا ہے، گویا ان کے بغیر ہدایت کا کوئی تصور نہیں۔

اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

۞......اس آیت مبارکہ میں مصطفےٰ کریم کی اطاعت کے ساتھ اجماع امت کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، یعنی امت کی غالب ترین اکثریت کا راستہ چھوڑنا بھی گمراہی کا پیش خیمہ ہے، کیونکہ حدیث پاک ہے، "میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی"

۞...... قرآن پاک نے عام مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر فرقہ فرقہ ہو جانے سے روکا

Marfat.com

ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور روشن نشانیاں مل جانے کے بعد بھی اختلاف کرنے لگے اور انہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے'' (آل عمران آیت ۱۰۵)

۞...... رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور اجماع امت سے بغاوت کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ساتھ چھوڑ دیتی ہے، گویا انسان دانستہ طور پر جس ضلالت کے راستے پر چل پڑتا ہے، رحمت خدا اس کے راستے میں حائل نہیں ہوتی، اور اسے اسی طرف جانے دیتی ہے جدھر وہ جانا چاہتا ہے۔ یہ معنی امام بیضاوی نے بیان کیا ہے۔

۞...... انسان توفیق الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے، اور وہ شیطان کے ہاتھ میں کھلونا بن کر رہ جاتا ہے، اور وہ جیسے چاہتا ہے اسے تگنی کا ناچ نچاتا ہے۔(ضیاء القرآن جلد اص ۳۹۲)

۞...... جہنم کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے، رسول اللہ ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا کہ ''میں نے جہنم سے زیادہ بری چیز کوئی نہیں دیکھی''

۞...... آیت پاک میں ''مومنوں کے راستے کا ذکر ہوا، تو یہی وہ راستہ ہے جو انبیا کرام کا عطا فرمودہ ہے، جس پر صدیق، شہید اور ولی چلتے رہے، اور اسی صراط مستقیم پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کا انعام نازل ہوتا ہے، یہ اہل سنت و جماعت کا راستہ ہے۔ یہی لوگ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور ولیوں کو ماننے والے ہیں۔

۞...... مومنوں کے راستے کو چھوڑنے والا ایک گروہ تو وہ ہے جو صحابہ کرام کا دشمن ہے۔ بالخصوص خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے فضائل و کمالات کا انکار کرتا ہے اور صرف اہل بیت اطہار کی محبت کا دم بھرتا ہے۔ بلکہ اسی محبت کو استعمال کر کے اپنے عجیب و غریب نظریات کو فروغ دیتا ہے۔

Marfat.com

۞...... ایک گروہ وہ ہے جو صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کا دعویدار ہے، لیکن اہل بیت اطہار کی عظمتوں کا منکر ہے۔ بلکہ اس گروہ کی نظر میں یزید اور اس کے پیروکاروں کی بہت اہمیت ہے، امام عالی مقام کی نہیں۔ اس کے ساتھ اس گروہ نے حضور سرور عالم ﷺ کے کمالات کو کبھی دل سے تسلیم نہیں کیا۔

۞...... ایک گروہ وہ ہے جو خارجیوں کے نقش قدم پر چلنے والے ''شیخ نجد'' کی تقلید کرتا ہے، اور اس کی ہر بات کو حرف آخر سمجھتا ہے۔ پرلے درجے کا گستاخ ہے، بتوں کے رد میں نازل ہونے والی آیات کو محبوبان خدا پر چسپاں کر کے ان کی شانوں کا انکار کرتا ہے، اس گروہ کی نظر میں ساری امت شرک میں گرفتار ہے۔

۞...... ایک گروہ وہ ہے جو صرف قرآن کو حجت قطعی تسلیم کرتا ہے، فرمان مصطفے یعنی ''حدیث پاک'' کی اس کی نظر میں کوئی وقعت وقدر اور منزلت نہیں۔

۞...... عہد حاضر میں یہ گروہ طرح طرح کی ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں اور مومنوں کی اکثریت کو گھٹانے اور اپنی اقلیت کو بڑھانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں، سادہ دل مسلمانوں کو ان کے کلمہ، نماز، روزہ اور جہاد کو نہیں دیکھنا چاہیے۔ ان کے دلوں میں موجود محبوبان خدا کے بغض وعناد کو دیکھنا چاہیے جس کا منحوس اثر عبادت و ریاضت کے باوجود ان کے چہروں پر نقش ہو کر رہ گیا ہے۔

......۞......

دنیا میں کیا تاریکی زندانِ غم بڑھی
عقبیٰ میں ان کے پیار کا اک آشیانہ مانگ

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿اہل ضلالت﴾......

ارشاد مصطفیٰ ہے!

......میری امت پر ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ بالکل ایک دوسرے کے مطابق حتیٰ کہ ان میں سے اگر کسی آدمی نے اپنی ماں سے علانیہ بدفعلی کی ہوگی تو ضرور میری امت سے بھی ایک (بدنصیب) یہ کام کرے گا۔ اور بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب دوزخی ہوں گے مگر ایک ملت (جنّتی ہوگی) صحابہ کرام نے کہا، وہ کون یارسول اللہ؟ فرمایا ما انا علیہ واصحابی جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (ترمذی، مشکوٰۃ)

...... سب سے بڑے گروہ کی اتباع کرو، جو اس سے جدا ہو گیا وہ جہنم میں چلا گیا۔......(مشکوٰۃ)

......﴿اشارات﴾......

...... اس حدیث مبارک میں حضور پرنور ﷺ نے مستقبل کی خبر بیان فرمائی جو آپ کے عطائی علم غیب کی دلیل کامل ہے۔

...... اس حدیث مبارک میں امت مرحومہ کی ایک زبوں حالی کا ذکر ہے۔

...... اس خبر غیب کے عین مطابق امت کی کتنی ہی صدیاں بنی اسرائیل کے دو گروہوں یہود و نصاریٰ کی ''اطاعت'' میں بسر ہو چکی ہیں۔ کتنے ہی افراد امت مسلمان ہو کر ان کی تہذیب و تمدن پر جان چھڑکتے ہیں۔ ان کے کردار و گفتار کی پیروی کرتے

Marfat.com

ہیں، ان کے لباس ورنگ کے انداز اپناتے ہیں بقول اقبال ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

۞...... موجودہ دور کے تقریباً تمام مسلمان حکمرانوں کی طرز فکر ''انگریزی'' ہے، کوئی خوش نصیب ہی اسلام کی نمائندگی کرنے کیلئے تیار ہوگا، یہی وجہ ہے کہ سب ہلاکت و ضلالت کے قصر عمیق کی طرف گرتے جارہے ہیں۔

۞...... مسلمان معاشروں میں ایک ''پوش طبقہ'' جنم لے چکا ہے۔ ان کی طرز حیات کو قریب سے دیکھنے والی آنکھ ضرور حیرت زدہ ہوگی کہ یہ کس قماش کے مسلمان ہیں، بھائیوں کی حقیقی بہنوں کے ساتھ اس قدر بے تکلفی، بیٹوں کی ماؤں کے ساتھ اس درجہ بے شرمی، ہندی اور انگریزی میڈیا کی ہومانی یلغار کے سامنے حرمتوں اور عصمتوں کے پرخچے اڑتے دکھائی دے رہے ہیں۔ (بقول اقبال) ؎

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمھیں پاس نہیں

۞...... یہود و نصاریٰ کی اطاعت کا یہ عالم کتنا خوفناک ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نوجوان لڑکیوں کے آزاد خیال ''استادوں'' سے بہت گہرے تعلقات ہیں، لڑکیوں میں مردانہ لباس پینٹ شرٹ، کوٹ کا استعمال بڑھتا جارہا ہے، لڑکوں نے لمبے بال رکھنا اور پونیوں سے باندھنا شروع کردیئے ہیں، غیر محرموں کا ایک ساتھ گھومنا پھرنا، ناچنا گانا، انجوائے کرنا بلند فکر کی علامت سمجھا جاتا ہے، سوچیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ شرم و حیا کے عظیم علمبردار کو ماننے والے کیسی پستی کی طرف جارہے ہیں۔

۞...... آہ یہ امتِ مرحومہ بھی فرقوں میں تقسیم ہوگئی۔

Marfat.com

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

۞...... حضور پرنور ﷺ نبی رحمت اور رسول رافت بن کر تشریف لائے۔ آپ نے اپنی امت کو ہر مسئلے کا حل بتایا اور ہر مشکل سے آزاد ہونے کی راہ دکھائی، دیکھئے یہ یہود و نصاریٰ کی اطاعت میں اتنا آگے نکل جانا اور تہتر فرقوں میں بٹ کر اپنی شناخت کو کھو دینا کتنا بڑا نقصان ہے، کتنا بڑا مسئلہ ہے، کتنی بڑی مشکل ہے۔ حضور ﷺ نے اس کا حل بتایا یعنی اگر تم محفوظ رہنا چاہتے ہو تو میرے راستے اور میرے صحابہ کرام کے راستے پر گامزن رہو، منزل مراد مل جائے گی۔

۞...... اس آخری امت میں تہتر فرقے ہو کر رہے تو دیکھنا یہ ہے کہ حق و صداقت کا پرچم کس گروہ کے ہاتھ میں ہے۔ تا کہ ایمان محفوظ رہے۔

۞...... زبان نبوت نے نشاندہی فرمادی کہ ''سواد اعظم'' سب سے بڑا گروہ حق و صداقت کا علمبردار ہے اور ہدایت کا حامل ہے۔ سب سے بڑے گروہ کو چھوڑ کر چلے جانا، دوزخ میں چلے جانے کے مترادف ہے۔

۞...... ایک اور حدیث پاک ہے، تم پر عام لوگوں اور جماعت کی پیروی کرنا لازم ہے، نیز فرمایا، جماعت پر اللہ کا دست رحمت ہے۔

۞...... آج سب فرقے پکار رہے ہیں کہ ہم ناجی ہیں، ہم جنتی ہیں، لیکن آپ ان کے شور و غل سے متاثر نہ ہوں، بلکہ سرسری نظر سے بھی دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ تمام عالم اسلام کے عام لوگ کس مسلک کے پیروکار ہیں، لفظ جماعت کس گروہ پر صادق آتا ہے، سواد اعظم یعنی سب سے بڑا گروہ کن لوگوں کا ہے، ان سب سوالوں کا ایک ہی جواب ہے اور وہ ہے ''اہل سنت و جماعت''

Marfat.com

۞...... سب فرقے بدعتی ہیں، ان کے نام بدعتی ہیں، کسی ایک صحابی رسول نے کبھی اپنے آپ کو غیر مقلد، اہل حدیث، دیوبندی، سعودی، شیعہ وغیرہ نہیں کہلایا، جبکہ مستند روایات شاہد ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ اور ان کے دور خلافت کے تمام صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین فخام نے اپنے آپ کو ''اہل سنت و جماعت'' کا نام دیا۔ اسی نام پر وہ فخر کرتے رہے اور اسی نام کو اسلام کا صحیح نمائندہ قرار دیتے رہے۔ ان کے بعد ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد رضی اللہ عنھم اور ان کے اربوں مقلد صوفیہ، علما، محدثین، مفکرین اور مفسرین نے خود کو اہلسنت و جماعت قرار دیا۔ صحاح ستہ کے محدثین اور کثیر راوی حضرات بھی سب مقلد ہیں، لہٰذا غیر مقلدوں کو کسی مقلد محدث کی روایت پر یقین نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ ان کے نزدیک تقلید کرکے ''مشرک'' ہو چکا ہے۔

۞...... ان تمام فرقوں کی تعلیمات کا جائزہ لینے والا منصف مزاج محقق بخوبی جانتا ہے کہ قرآن پاک، اور حدیث سرور لولاک کے مطابق اور صحابہ کرام کے معاملات کے مطابق عقائد و اعمال صرف اور صرف اہل سنت و جماعت کے ہیں۔ لہٰذا یہی گروہ جنتی کہلانے کا حقدار ہے۔

۞...... حضرت شیخ محدث دہلوی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

سوادِ اعظم در دین اسلام مذہب اہل سنت و جماعت است، یعنی دین اسلام میں سب سے بڑا گروہ اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے'' (اشعۃ اللمعات جلد اص ۱۴۰)

۞...... حضور پر نور ﷺ نے غلط راہ فرقوں سے بچنے کی از حد تلقین فرمائی ہے،

۞...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ حضور پر نور ﷺ نے ہمارے لئے ایک خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر اس کے دائیں بائیں کچھ اور

Marfat.com

خطوط کھینچے اور فرمایا، یہ وہ راستے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر شیطان بیٹھا ہوا ہے، جو (لوگوں کو) اپنی طرف بلاتا ہے۔ (نسائی، احمد)

۞...... سیدھا راستہ یہی ہے جس پر صحابہ کرام، اولیاء کرام، علماء کرام اور عوام اسلام گامزن رہے، جو اہل بیت اطہار اور صحابہ کبار اور اللہ تعالیٰ کے سب محبوبوں کی غلامی کا راستہ ہے۔

۞...... اہل سنت و جماعت کو چاہئے کہ اپنے جملہ ذاتی اختلافات ختم کر کے ''بدعتی فرقوں'' کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں، اسلام کی روشن تاریخ دراصل اہل سنت و جماعت کی تاریخ ہے، اور اسلام کا موجودہ بحران درحقیقت اہل سنت و جماعت کے ''خواب خرگوش'' کی بدولت ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنا خانقاہی نظام درست کریں، اپنا تدریسی اور سیاسی نظام درست کریں۔ غیروں کے ساتھ کھڑے ہونے کی بجائے اپنوں کو عشق مصطفٰے کے پلیٹ فارم پر جمع کریں، اہل سنت متحد ہو گئے تو کسی دوسری ''فرقی'' کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔

......۞......

از ازل تا ابد جاری ہے فیضانِ کرم
نور افروز سحر ہے حسنِ جاناں ارم
دشت سینا ہو، عرب ہو یا گلستانِ عجم
ذرّے ذرّے کی جبیں پر ہے یہ عنوان چشم
مظہر شانِ خدا ہے شانِ سلطانِ حرم

﴿مجددی﴾

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿سرکار آئے الحمدللہ﴾......

اللہ ربِ کائنات کا فرمان ہے!

۞...... ''اور یاد کرو، جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ جو دُوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے، پھر تشریف لائے تمھارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو، ان (کتابوں) کی جو تمھارے پاس ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اسکی (اس کے بعد) فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور اٹھالیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ، سب نے عرض کی، ہم نے اقرار کیا۔ (اللہ نے فرمایا) تو گواہ رہنا، اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں O پھر جو کوئی پھرے اس (پختہ عہد) کے بعد تو وہی لوگ فاسق ہیں O (سورۃ آل عمران ۸۱، ۸۲)

......﴿اشارات﴾......

۞...... ان آیات کریمہ میں عالم ارواح کی اس محفلِ پاک کا ذکر ہے جو رب کائنات نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کی آمد کے بارے میں سجائی۔

۞...... جب توحید کے بارے میں محفل کا انعقاد کیا، جس میں فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ، کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں، تو سب لوگوں کو اکٹھا فرمایا۔ اپنے بھی بلائے اور بیگانے بھی بلائے۔ پاک بھی بلائے اور ناپاک بھی بلائے، لیکن ''میلاد کی محفل'' سجائی تو صرف پاک لوگوں کو دعوت دی، اس لیے آج بھی میلاد کی محفل میں پاک دل اور پاک روح والے لوگ ہی حاضر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

۞...... ذکرِ محبوب کی محفل سجانا ربِ کائنات کی سنت ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلوٰۃُ اللہ ثناءُہٗ عند الملائکہ ۔اللہ تعالیٰ کا درود یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے محبوب ﷺ کی صفت وثناء بیان فرماتا ہے۔

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمعِ محفل بُود، شب جائے کہ من بودم

۞...... اِذْ یعنی یاد کرو، تو معلوم ہوا کہ حضور پرنور ﷺ کو اس سارے واقعہ کی خبر عطا کی گئی، اس لیے آپ کی گواہی لی جارہی ہے۔

۞...... مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ میں لفظ النَّبِیّٖنَ کا استعمال بہت سے مسائل حل کرتا ہے، ایک یہ کہ نبی عالم ارواح میں بھی نبی ہوتا ہے۔ وہ چالیس سال کے بعد بھی نبوت کا اعلان کرے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ اسے چالیس سال کے بعد نبوت حاصل ہوئی ہے۔ پہلے اسے اپنی نبوت اور اللہ کی وحدت کی کوئی خبر نہیں تھی، کئی بے باک لوگ یہاں تک بیان کر جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک چرواہے کے سر پر نبوت کا تاج سجا دیا، یہ مقام نبوت سے بے خبری کی دلیل ہے۔ نبی تو ہر حال میں نبی ہوتا ہے۔

۞...... حضور پرنور ﷺ کی عظمت ومنزلت کو تسلیم کرنا تمام انبیاءِ کرام پر بھی فرض ہے۔ اسی لیے آپ کو نبی الانبیاء کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے پختہ عہد لیا کہ اگر اسکی موجودگی میں محبوب ﷺ تشریف لے آئیں تو اس پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لاکر آپ ﷺ کی امت میں شامل ہو جائے۔ یہی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیاء ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

Marfat.com

۞...... یہ آیت کریمہ حضور پرنور ﷺ کی ختم نبوت کی بھی روشن دلیل ہے۔آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ورنہ اس کے بارے میں ''پختہ عہد'' لیا جاتا۔

۞...... تمام انبیاء کرام کو کتاب وحکمت کے خزانوں میں سے ان کی شان کے مطابق خزانے دیئے گئے لیکن ہمارے نبی ﷺ کو سراپا کتاب اور سراسر حکمت بنا کر بھیجا گیا، حضور ﷺ قرآنِ ناطق ہیں،حضور چشمہ ءحکمت ہیں۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

۞...... حضور سراپا نور ﷺ کی شانِ کریم یعلمھم الکتاب و الحکمة سے ظاہر ہوتی ہے۔جو کتاب وحکمت کا معلمِ عظیم ہو اس کے علم وحکمت کے بارے میں ابہام کا شکار ہونا کتنی بڑی محرومی کی دلیل ہے۔حضور تو ''دقیقہ دان عالم'' بن کر تشریف لائے، جو مسئلہ کسی سے حل نہ ہو سکا اسے اس نبی امی نے ایک اشارے سے حل فرما دیا۔

۞...... ثُمَّ جَاءَکُم رَسُوْل'' پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول،اس قرآنی جملے میں ''میلادِ مصطفی'' کی نورانی جھلک اور وجدانی خبر کس شان سے جگمگاتی ہوئی نظر آتی ہے۔میلاد کیا ہے؟۔اپنے محبوب کریم ﷺ کی آمد کا ذکر ہی تو میلاد ہے، بتایئے کیا اس جملے میں حضور ﷺ کی آمد کا ذکر نہیں۔اگر ہے اور یقیناً ہے تو کیا میلاد بیان کرنا قرآن کی سنت ثابت نہ ہوا۔قرآن خود اعلان کر رہا ہے وہ تشریف لائے............ رحمت بن کر،نور بن کر، برھان بن کر،فرقان بن کر،سراج منیر بن کر،فضلِ کبیر بن کر، مصدق بن کر،مبشر بن کر،نذیر بن کر،محمد بن کر،احمد بن کر گویا ؎

محمد سرور کون و مکاں تشریف لے آئے
جہاں میں دو جہاں کے جانجاں تشریف لے آئے ہی

Marfat.com

۞...... رَسُـــوْل "پر تنوین اظہار عظمت کے لیے ہے کہ یہ آنے والا بہت عظمت و جلالت، شوکت و وجاہت والا رسول ہے۔

۞...... جَـاءُ کُـم میں ضمیر کُـم کے خطاب سے حضور ﷺ کے زمانہ نبوت کی وسعتوں کا اندازہ کیجئے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ہر زمانہ، حضور ﷺ کا زمانہ ہے۔ سعدیؔ کہتے ہیں ؎

ہمہ انبیاء درپناہ تواند

مقیم در بارگاہِ تواند

تو ماہِ منیری ہمہ اختراند

تو سلطان ملکی ہمہ چاکراند

۞...... حضرت امام آلوسی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے "اسی لئے عارفین نے فرمایا ہے کہ نبی مطلق، رسول حقیقی اور شارعِ استقلالی حضور ﷺ ہیں، اور جملہ دیگر انبیاء کرام ان کے تابع ہیں۔ (روح المعانی)

۞...... معراج کی رات بیت المقدس میں بھی اسی "پختہ عہد" کو سامنے رکھ کر تمام انبیاء کرام اس امامِ کُل، دانائے سبل، ختم رسل ﷺ کے مقتدی بن گئے۔ ثابت ہو گیا کہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

۞...... مصدق کا لفظ حضور ﷺ کے بے پناہ علم اور لامحدود فہم کی کامل دلیل ہے۔ کیونکہ تصدیق وہی کر سکتا ہے جو اچھی طرح جانتا ہو، حضور ﷺ سابقہ نبیوں، اور ان کی کتابوں اور صحیفوں کو اچھی طرح جانتے ہیں ورنہ آپ کی تصدیق ناقص ہو جائے گی۔

۞...... لَتُؤمِنُنَّ بِهٖ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا بھی سب کے لئے شرطِ اولین ہے۔

Marfat.com

۞...... وَلَتَنْصُرُنَّہٗ سے ثابت ہے کہ انبیاء کرام امداد کر سکتے ہیں۔ اور اس دنیا سے جانے کے بعد بھی امداد کر سکتے ہیں، کیا اللہ تعالیٰ نہیں جانتا تھا کہ یہ نبی آخر ﷺ اس وقت آئیں گے جب سب انبیاء کرام کا زمانہ ختم ہو چکا ہوگا اور سب کی شریعت طاقِ نسیاں میں رکھ دی گئی ہوگی۔ پھر ان سے امداد کا وعدہ لینا اور ان کا امداد کرنا کس طرح ممکن ہے۔ یہ اس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے دنیا سے جانے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں اور اپنوں کی امداد کرتے ہیں۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پچاس نمازوں کو پانچ کروا کر حضور ﷺ کی امت کی مدد نہیں فرمائی؟۔ اگر امداد نہیں فرمائی تو پچاس نمازیں پڑھا کریں۔ چند دنوں میں ہوش ٹھکانے آجائے گا۔

۞...... انبیاء کرام کا امداد کرنا "من عند الله" ہے "من دون الله" نہیں، کاش کوئی اس فرق کو سمجھ لے تو مسلمانوں میں اختلافات کی خلیج ختم ہو جائے۔

۞...... اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ کی عظمت و منزلت منوانا کتنا عزیز ہے کہ ان سے بھی اقرار کروا رہا ہے اور ان کو بھی "بھاری ذمہ" عطا فرما رہا ہے جن سے انکار کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے ہی سمجھ لینا چاہیے کہ یہ معاملے کتنے نازک ہیں،

۞...... انبیاء کرام کو بھی گواہ بنایا اور خود اپنی گواہی کا اعلان بھی فرمایا، لہٰذا کوئی اور مانے یا نہ مانے، عظمتِ مصطفیٰ کسی کے ماننے سے بلند نہ ہوگی اور کسی کے نہ ماننے سے پست نہ ہوگی۔ اس بے نیاز کا محبوب بھی بے نیاز ہے۔

تو کسی کے گھٹانے سے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

۞...... اس میثاق یعنی عظمتِ مصطفیٰ کو تسلیم کرنے کے وعدے سے جو بھی انکار کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فاسق ہوگا، اور یہاں فسق سے مراد کفر ہے۔ گویا جو ان کو مانتا ہے

Marfat.com

وہی مومن ہے اور جو ان کو چھوڑتا ہے وہی کافر ہے اور فاسق ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ "محمد مصطفیٰ ﷺ ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔"

۞...... یہ نازک ترین خطاب بھی انبیاء کرام سے ہوا۔ جن سے انکار کی کوئی توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔ پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو کلمہ پڑھ کر نبی اکرم ﷺ کی عظمت و منزلت کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۞...... اللہ اللہ! حضور اکرم ﷺ کس شان سے تشریف لائے کہ عالمِ لاہوت ہو یا عالمِ جبروت، عالمِ ملکوت ہو یا عالمِ ناسوت، ہر جگہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کا چرچا ہے۔ ہر زبان پر نغمہ میلاد جاری ہے۔

سرکار آئے الحمدللہ
قرآن لائے الحمدللہ

......۞......

اصل تکوین مکاں ہے کون، محبوب خدا
روح تسکین جہاں ہے کون، محبوب خدا
وجہ تزئین زماں ہے کون، محبوب خدا
کر گئے اعلان دنیا میں رسولان اُمم
مظہر شان خدا ہے شان سلطان حرم

﴿مجددی﴾

Marfat.com

درس حدیث:

﴿قرآن لائے الحمدللہ﴾

سرکار فخرِ موجودات کا فرمان ہے:

۞...... (پیر وار کا روزہ اس لیے ہے کہ) اس دن میں پیدا ہوا، اس دن مجھے مبعوث کیا گیا یا اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا، (مسلم شریف کتاب الصیام)

۞...... میں اپنے باپ ابراھیمؑ کی دعا اور عیسیٰؑ کی بشارت ہوں۔

۞...... حضور ﷺ نے یہود سے عاشور کا روزہ رکھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا یہ وہ دن ہے جس دن فرعون غرق ہوا اور حضرت موسیٰؑ نے نجات پائی۔ ہم شکر کے لیے روزہ رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا "ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تم سے زیادہ قریب ہیں (کہ ان کی نجات پر شکر ادا کریں)۔ (بخاری و مسلم)

﴿اشارات﴾

۞......ان احادیثِ منورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے مبارک دن کی تعظیم کرنا، مسرت کا اظہار کرنا اور نعمتِ حق کا شکر ادا کرنا خود حضور اکرم ﷺ کی سنتِ مطہرہ ہے۔

۞...... ولادتِ مصطفیٰ، بعثتِ مصطفیٰ اور نزولِ کتابِ مصطفیٰ ایسی نعمتیں ہیں کہ جن کا شکر ادا کرنا ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے۔ جب ہر نعمت پر خوشی جائز ہے تو آمدِ مصطفیٰ تو سب سے بڑی نعمت ہے، اس پر خوشی کیوں جائز نہیں۔

۞......پیر وار کے روزے کی اصل وجہ کیا ہے، فرمایا یوم والدت فیہ، اس دن میں

Marfat.com

پیدا ہوا، لہٰذا اس دن خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ بھی رکھا جا سکتا ہے، صدقہ و خیرات بھی دیا جا سکتا ہے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کے محامد ومحاسن بھی بیان کیے جا سکتے ہیں اور یہ سب حقیقی اور اسلامی شادمانیوں کے طریقے ہیں، اللہ کی بارگاہ میں مقبول ومحمود ہیں۔

۞...... ماہ ربیع الاول میں حضور اکرم ﷺ کے یوم میلاد پر خوشیاں منانا، محافل و مجالس کا انعقاد کرنا اور آپ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب کرنا تمام اہلِ اسلام کا طریقہ مبارکہ ہے۔ چند علماء امت کی تصریحات ملاحظہ کیجئے جنھوں نے مذکورہ صدر حدیثِ پاک سے اس فعل کا استحباب اور استحسان نقل فرمایا ہے۔

۞...... حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابنِ حجر مکی علیہ الرحمہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ ''جس معین دن میں اللہ تعالی نے کوئی نعمت عطا فرمائی ہو یا کوئی بلا ٹالی ہو وہ خاص دن جب بھی آئے اس دن کا شکر ادا کرنا چاہیے اور شکر بہت سی عبادات مثلاً نماز، روزہ، صدقہ اور قرآن کی تلاوت سے ادا ہوتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی ولادتِ پاک اور آپ کے ظہور نور سے اور بڑی کونسی نعمت ہے۔ اس لیے جب بھی آپ کی ولادتِ پاک کا دن آئے تو طرح طرح کی عبادات سے اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ (حسن المقصد جلد ۱۹۶)

۞...... اس دن تلاوت قرآن، صدقہ و خیرات اور حضور ﷺ کے فضائل ومکارم کو بیان کرنا چاہیے تاکہ مسرت اور سرور ظاہر ہو سکے اور حرام ومکروہ یا خلافِ اولیٰ اشیاء سے باز رہنا چاہیے (ایضاً)

۞...... حضرت علامہ ابن الحاج علیہ الرحمہ کا فرمان ہے'' کیا یہ واقعہ نہیں کہ پیر کے دن روزے کی فضیلت اس وجہ سے ہے کہ اس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے۔ اس لیے یہی مناسب ہے کہ جب یہ مہینہ (ربیع الاول) شروع ہو تو اسکی بہت زیادہ تعظیم اور احترام کیا

Marfat.com

جائے کیونکہ حضور ﷺ کی اتباع اسی میں ہے کہ فضیلت والے ایام میں نیکی کے کام زیادہ سے زیادہ کیے جائیں۔ (المدخل)

۞...... حضرت ملا علی قاری قدس سرہ الباری کا فرمان ہے ''نبی اکرم ﷺ خود اپنے یومِ ولادت کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ادا فرماتے تھے اور اس دن کی تعظیم کے لئے ہر پیر کا روزہ رکھتے تھے۔ جیسا کہ مسلم شریف میں موجود ہے۔ محفل (میلاد) نبوی کے منعقد کرنے میں اگرچہ تعظیم کی صورت اور ہے، لیکن تعظیم کا معنی تو پایا جاتا ہے۔ (المولد الروی)

۞...... جس دور میں کوئی عظیم کام ہوا، جب وہ زمانہ لوٹ آئے تو اسکی تعظیم کرنی چاہیے، حضور ﷺ نے خود یہ قاعدہ مقرر فرمایا۔ جب آپ نے یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا تو فرمایا تمھاری نسبت ہم زیادہ حقدار ہیں کہ نعمت موسیٰ کا شکر ادا کریں۔ (ایضاً)

۞...... محفلِ میلاد کی اصل عہدِ رسالت میں موجود تھی، آپ نے خود اپنی ولادت کا ذکر کیا انا دعوة ابی ابرٰهیم و بشارة عیسیٰ و انا ابن الذبیحین میں اپنے باپ ابراھیمؑ کی دعا، عیسیٰؑ کی بشارت اور میں ذوذبیحوں کا فرزند گرامی ہوں۔ (ایضاً)

۞...... کئی لوگ نزولِ قرآن کا جشن تو بڑے شوق سے مناتے ہیں لیکن آمد رسول کا جشن مناتے وقت پریشان نظر آتے ہیں ان کے نزدیک آمد رسول کے جشن کی قرونِ اولیٰ میں کوئی نظیر دکھائی نہیں دیتی تو نزولِ قرآن کے جشن کی نظیر کہاں ملتی ہے۔ پھر ایک ہی نوعیت کے دو کاموں میں سے ایک کو حلال سمجھنا اور دوسرے کو حرام سمجھنا کہاں کا انصاف ہے۔

۞...... حدیثِ پاک میں جسطرح " انزل فیه " کے الفاظ ہیں اسطرح "ولدت فیه" کے الفاظ بھی ہیں، لہذا ساری حدیث پر ایمان لانا چاہیے۔

۞...... حدیثِ پاک کا وہی مفہوم درست ہے جو امت کے عظیم القدر علماء اور فقہا نے

Marfat.com

بیان کیا ہے۔ان کے مقابلے میں آج کل کے باغیانِ عظمتِ رسول کے اوہام اور اشکال کی کوئی وقعت نہیں۔سب علماء امت کے نزدیک یہ حدیث میلادِ مصطفیٰ کی خوشی منانے پر بہترین دیل ہے۔تو یہی مفہوم اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک بھی قابل قبول ہے۔کیونکہ جس کام کو مسلمان اچھا تصور کرتے ہیں،اللہ تعالیٰ بھی اسے اچھا جانتا ہے۔

۞......یومِ عاشورہ،ایامِ تشریق،ایامِ عید،یومِ عرفہ وغیرہ بڑے بڑے دن ہیں۔حضور ﷺ ان دنوں میں کیوں پیدا نہیں ہوئے۔اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی کے ذہن میں خیال نہ آئے کہ ان دنوں کی بدولت حضور ﷺ کو عظمت نصیب ہوئی،بلکہ یہ یقین حاصل ہو جائے کہ حضور ﷺ کی بدولت ہی دنوں اور راتوں،مہینوں اور سالوں،انسانوں اور جنوں کو عظمت نصیب ہوئی ہے۔پیر کا دن سب دنوں کا سرتاج بن گیا ہے،کیونکہ اس دن سرور دو جہاں جلوہ فرما ہوئے۔جو بھی ان سے منسوب ہو گیا وہ خدا کا محبوب ہو گیا۔

۞......حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کتنے جلیل المرتبت نبی ہیں،لیکن وہ بھی اپنی تمام تر عظمتوں کے باوجود اپنی زبانوں کو ذکرِ مصطفیٰ سے تر رکھتے ہیں۔کوئی ان کی آمد کی دعا مانگتا ہے اور کوئی ان کی بشارت کا اعلان کرتا ہے۔وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا سب سے پیارا راستہ یہی ہے کہ اس کے محبوبِ اعظم ﷺ کا کثرت سے ذکر کیا جائے۔

چشمِ اقوام یہ نظارا ابد تک دیکھے
رفعتِ شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

......۞......

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا﴾......

ارشاد خداوندی ہے!

۞...... وانك لعلی خلق عظیم اور بے شک تم خلق عظیم (کے اعلیٰ مرتبے) پر فائز ہو۔ (سورۃ القلم)

......﴿اشارات﴾......

۞...... یہ آیت کریمہ حضور سراپا نور ﷺ کی عظیم الشان نعت ہے جس میں آپ کی شان و عظمت کے ہزاروں جہان جلوہ فرما ہیں۔

۞...... حضرت امام راغب اصفہانی علیہ الرحمہ نے مفردات میں "خلق" کی تعریف کرتے ہوئے رقم فرمایا خص الخلق بالقوی والسجایا المدرکۃ بالبصیرۃ، خلق انسان کے باطنی اوصاف وکمالات کا نام ہے جن کا چشم بصیرت کے ساتھ احساس ہوتا ہے۔

۞...... حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے نہایت جامع تعریف کی ہے، ھو اطلاقہ الوجہ و بذل المعروف و کف الاذی یعنی انسان کا خندہ پیشانی، بھلائی سے پیش آنا اور کسی کو اذیت دینے سے باز رہنا۔

۞...... حضرت امام غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں کہ خلق نفس کی ہیئت راسخہ کا نام ہے۔ جس سے تمام کام بلاتکلف صادر ہوتے ہیں اگر یہ کام عقلی اور شرعی طور پر قابل تعریف ہوں تو خلق حسن اور اگر قابل گرفت ہوں تو خلق بد کہلاتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

۞...... اس آیت کریمہ کی روشنی میں حضور پر نور ﷺ کی سیرت طیبہ کا جلی عنوان "خلق عظیم" دکھائی دیتا ہے۔ جن اخلاق اور باطنی اوصاف کو قرآن پاک نے نازل

Marfat.com

ہو کر سراپا، وہ نزول سے پہلے ہی آپ میں بدرجہ اتم موجود تھے۔ مثلاً قرآن پاک نے صدق وامانت کی تعریف کی تو حضور ﷺ اس جاہلی معاشرے میں پہلے ہی سے صدق وامانت کا شہکار تھے۔ بڑے سے بڑا دشمن بھی آپ کے صدق وامانت کی قسم اٹھاتا تھا۔

۞...... انک میں تاکید پائی جاتی ہے، لعلی کے لام میں بھی تاکید ہے۔ یعنی اس میں کوئی شک وابہام نہیں پایا جاتا۔ آپ کے ظاہری وباطنی اوصاف ساری کائنات سے عظیم ہیں۔

۞...... لعلی میں استیلا پایا جاتا ہے۔ یعنی حضور پر نور ﷺ "خلق عظیم" پر پوری طرح غالب ہیں، حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ خلق عظیم کو حضور ﷺ کے ساتھ وہی نسبت حاصل ہے جو غلام کو آقا کے ساتھ اور مامور کو اپنے امیر کے ساتھ حاصل ہے۔ (تفسیر کبیر) گویا عابد اپنی عبادت کا محتاج ہے، عالم اپنے علم کا محتاج ہے، عابد، عبادت کی وجہ سے عابد اور عالم، علم کی وجہ سے عالم کہلاتا ہے۔ جبکہ حضور پر نور ﷺ کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں، عبادت اور علم وفضل آپ کی بارگاہ عالی میں قبولیت حاصل کرنے کیلئے دست بستہ کھڑے ہیں، عبادت وہی عبادت ہے جسے حضور اقدس ﷺ کے مطابق کیا جائے، فرمایا صلوا کما رایتمونی اصلی، نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو، اسی طرح علم وہی علم ہے جسے بارگاہ مصطفےٰ سے درجہ قبول نصیب ہوا ہے۔

۞...... جس طرح غلام ہر طرح سے اپنے آقا کا پابند ہے، اور مامور ہر لحاظ سے اپنے امیر کا محتاج ہے اسطرح خلق عظیم ہر طرح اور ہر لحاظ سے حضور انور ﷺ کا پابند اور محتاج ہے، سب سے بڑی عبادت نماز ہے، اگر منافقین کی طرح نماز کو حضور اقدس ﷺ کے مقابلے میں لاکر کھڑا کر دیا جائے تو وہ نماز بھی مردود ہے، وہ مسجد بھی مردود ہے، ایک شخص نے جہاد کیا لیکن حضور ﷺ کے قانون کی خلاف ورزی کر کے خودکشی پر راضی ہو گیا

Marfat.com

، وہ جہنم میں چلا گیا، دوسری طرف حضور اقدس ﷺ کے آرام کیلئے نماز عصر قضا کر دی گئی تو وہ قضا بھی تمام ادا ہونے والی نمازوں کا قبلہ مقصود بن گئی۔

۞...... آدمی اپنے علم اور عمل سے پہچانا جاتا ہے۔ لیکن علم اور عمل حضور جان کائنات ﷺ کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔

۞...... اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے علم کو بھی عظیم کہا، "و علمك ما لم تكن تعلم و كان فضل الله عليك عظيماً" اور آپ کے عمل کو بھی عظیم کہا" و انك لعلى خلق عظيم" گویا حضور ﷺ کا علم بھی عظیم ہے اور عمل بھی عظیم ہے۔

۞...... جس خوش نصیب کو بھی اس محبوب عظیم کے ساتھ نسبت ہوگئی وہ عظیم ہو گیا،

۞...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور پر نور ﷺ کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا" خلقه ﷺ كان القرآن " یعنی آپ کا خلق قرآن ہی تو ہے۔ (مسلم شریف)

۞...... یعنی قرآن پاک الحمد سے لے کر والناس تک حضور ﷺ کے کمالات و مقالات، معجزات و خصوصیات اور محامد و محاسن کی روشن داستان ہے۔

۞...... قرآن پاک میں ہر چیز کا علم ہے۔ ہر خشک و تر کا بیان ہے۔ ہر صغیر و کبیر کا ذکر ہے۔ حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے، قرآن جمیع احوال پر مشتمل ہے۔ (الاتقان) تو ماننا پڑا کہ جمیع احوال اور جمیع علوم حضور ﷺ کے خلق عظیم میں جلوہ گر ہیں۔

۞...... یہ دنیا کتنی وسیع و عریض ہے۔ سائنس اپنی تمام تر محشر سامانیوں کے باوجود اس کا احاطہ نہیں کر سکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،" متاع الدنيا قليل" دنیا کی متاع تو بالکل تھوڑی سی ہے۔ گویا جس کو اللہ "قلیل" فرمائے اسکا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا تو جسکو "عظیم" فرمائے اس کا کون احاطہ کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی کو عظیم کہا ہے یا محبوب کی

Marfat.com

مصطفائی کو عظیم کہا ہے۔

۞...... تمام علماء امت کا اتفاق ہے کہ حضور پر نور ﷺ کے اوصاف وکمالات کا احاطہ نہیں ہوسکتا بالآخر یہی کہنا پڑتا ہے

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

۞...... اب یہ انسان کے سوچنے کی بات ہے کہ جو رسول، خدا تعالیٰ کے بعد بزرگ ترین ہے، خدا کا نائب اکمل اور خلیفہ اعظم ہے، اس کے علم کا کیا عالم ہوگا، اس کی قوت کا کیا عالم ہوگا، اس کی نظر کا کیا عالم ہوگا، اور اس کے حسن کا کیا عالم ہوگا، کیا وہ ساری مخلوق میں بے مثال ہوگا یا ایک عام سا بشر ہوگا؟

......۞......

پا کے ارشاد نبی ، بولے حجر، دوڑے شجر
سورج الٹے پاؤں پلٹا، ہو گیا ٹکڑے قمر
جس کی جانب اٹھ گئی وہ چشم مازاغ البصر
مٹ گئی حسرت، ٹلے خطراتِ طوفان الم
مظہر شان خدا ہے شان سلطان حرم

﴿مجددی﴾

Marfat.com

درسِ حدیث:

تیری خلق کو حق نے جمیل کیا

حدیث مصطفوی ہے!

اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے، یا فرمایا مجھے (سراپا) نور بنا دے (مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین)

اشارات

...... یہ حدیث مبارک حضور پرنور ﷺ کی خلق جمیل کی بہترین آئینہ دار ہے۔

...... حضرت امام راغب اصفہانی قدس سرہ نے خلق کے بارے میں لکھا ہے، خص الخلق با لهیة و الاشکال و الصور المدرکة با لبصر، خلق کا اطلاق ظاہری ہیت، اور ان شکلوں اور صورتوں پر ہوتا ہے، جن کو آنکھ سے دیکھا جا سکے، (المفردات ص ۱۵۸)

...... حضرت امام ابن اثیر جزری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، الخلق لصورته الظاهره واوصافها و معانيها یعنی خلق ظاہری صورت اور اسکے ظاہری اوصاف کے ساتھ مختص ہوتی ہے، (نہایہ جلد ۲ ص ۷۰)

...... خلق کا یہی معنی مولانا ابن منظور افریقی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے (لسان العرب)

...... مذکورہ بالا حدیث مبارک میں حضور پرنور ﷺ کی ایک مشہور دعا کا ذکر ہے۔ جو صحیح بخاری شریف میں بھی موجود ہے۔ اس دعائے نور کا مفاد یہ ہے کہ حضور پرنور

Marfat.com

ﷺ کا ظاہر و باطن نور علیٰ نور ہے۔

۞......ایک روایت کے الفاظ ہیں "اعظم لی نورا" یعنی مجھے عظیم نور کر دے۔ (مسلم شریف)

۞......ایک راوی غندر نے بیان کیا کہ "قال وا جعلنی نورا لم یشک" کہا مجھے نور بنادے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ (مسلم شریف)

۞......ایک اور روایت ہے، "وفی نفسی نورا" اے اللہ میرے اندر نور پیدا کر دے۔ (مسلم شریف)

۞......ایک اور روایت ہے۔" اللھم اعطنی نورا" اے اللہ مجھے نور عطا کر دے (مسلم شریف)

۞......اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت امام ابن حجر عسقلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں، تحقیق یہ ہے کہ نور کی جس عضو کی طرف نسبت ہے، اس عضو کا اس کے مناسبات کیلئے مظہر ہونا مراد ہے۔ یعنی سمع کا نور یہ ہے کہ وہ مسموعات کا مظہر ہو جائے، بصر کا نور یہ ہے کہ وہ مبصرات کیلئے کاشف ہو جائے، قلب کا نور یہ ہے کہ وہ معلومات کیلئے کاشف ہو جائے۔ اعضا کا نور یہ ہے کہ ان سے عبادات صادر ہوں۔ (فتح الباری شرح بخاری ۱۱/ ۱۱۸)

۞...... حضرت امام علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''نور سے مراد نور حسی اور نور معنوی دونوں معنیٰ مراد لیے جاسکتے ہیں۔ اس ارادہ سے کوئی امر مانع نہیں لہذا خوب غور کرنا چاہیے، (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد۳ ص ۱۲۵)

۞......بخاری و مسلم کی اس حدیث صحیح کے ہوتے ہوئے بھی کوئی آپ ﷺ کو ''نور'' نہ مانے تو بڑے افسوس کی بات ہے، اگرچہ اس نور سے مراد نور ہدایت نور بیان اور نور حق بھی ہے، لیکن علما امت نے اس کو ''نور حسی'' کی دلیل بھی ٹھہرایا ہے۔ گویا اس سے آپ کے خُلق کی نورانیت اور خَلق کی نورانیت واضح ہو رہی ہے۔

۞......اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس دعائے نور سے پہلے تو حضور ﷺ نور نہیں تھے، ہم جواباً عرض کرتے ہیں کہ اولاً، اس کے بعد نور ہو گئے تو پھر تمہیں چاہیے کہ اب ان کی

Marfat.com

نورانیت بیان کیا کرو، اب ان کو اپنے جیسا بشر کہنا اور ان کی نورانیت کا بالکل انکار کر دینا حقائق کے خلاف ہے۔ ثانیاً، علما امت کے نزدیک ایک دعا حصول نعمت کیلئے ہوتی ہے اور ایک دعا دوام نعمت کیلئے ہوتی ہے، حضور ﷺ کی اپنے متعلق یہ دعائے نور دوام نعمت کیلئے ہے۔ یعنی حضور ﷺ حسی اور معنوی اعتبار سے نور اعلیٰ نور تھے، اب اس نعمت عظمیٰ کے دوام اور شکر رب الانام کیلئے دعا فرما رہے ہیں، حضرت امام ابو عبداللہ دشتانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ ''ان احادیث میں'' جن دعاؤں کا ذکر ہے، اور بعد والی احادیث میں جن دعاؤں کا ذکر ہے اگر تو یہ تعلیم امت کیلئے ہے تو بالکل واضح ہے، ورنہ حضور ﷺ نے یہ دعائیں اپنے مقامات کی ترقی کیلئے مانگی ہیں، لا ن الجمیع قد جعل له ﷺ وہ اس لئے کہ یہ سب مقامات آپ کو پہلے بھی حاصل تھے، (اکمال المعلم جلد ۴ ص ۳۹۱)

۞...... اگر منکرین نور مصطفیٰ کا یہ اعتراض درست ہو تو پھر حضور ﷺ کی سب دعاؤں کا عجیب مفہوم اخذ ہوگا، مثلاً آپ دعا کیا کرتے تھے، اھدنا الصراط المستقیم اے اللہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا، تو آپ کیا پہلے سیدھے راستے پر نہیں تھے، اگر نہیں تو یہ علیٰ صراط مستقیم کے حکم قرآنی سے متصادم ہوگا، اور منصب نبوت کے منافی ہوگا، حضور پہلے بھی صراط مستقیم پر تھے تو پھر یہ دعا حصول صراط مستقیم کیلئے نہیں ہوگی، دوام صراط مستقیم کیلئے ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اظہار تشکر کی دلیل قرار دی جائے گی۔

۞...... حضور ﷺ کا نور تخلیق اول ہے، اول ما خلق اللہ نوری یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا۔ اس حدیث پاک کو منکرین نور مصطفیٰ کے بڑے بڑے علما نے بھی تسلیم کیا ہے، اب اس نور کے دوام کیلئے التجا کی جا رہی ہے یعنی مولا مجھے نور بنایا ہے تو نور ہی رکھنا، اسی کا نام اظہار عبدیت ہے۔

۞...... حضور پر نور کے تمام ظاہر و باطن کو اللہ تعالیٰ نے نور بنایا ہے۔ جو اجعلنی نوراً سے

Marfat.com

ثابت ہے، حضور ﷺ نور کے ساتھ دیکھتے ہیں، نور کے ساتھ سنتے ہیں، نور کے ساتھ چلتے ہیں، نور کے ساتھ سوچتے ہیں، نور کے ساتھ تصرف کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ جس خطہ زمین میں اپنا قدم رکھتے ہیں وہ حصہ آپ کے نور سے روشن ہو جاتا ہے، (جواہر البحار جلد ۳ ص ۶۱)

اہل نور و بیت نور و بلد نور
جائکہ آمد محمد ﷺ کرد نور

۞...... اسکی اور بھی متعدد مثالیں احادیث صحیحہ میں وارد ہیں، مسکراتے ہوئے دانتوں سے نور ظاہر ہوتا، اور گھر روشن ہو جاتے، اور چہرہ انور کی شعاعوں سے دیواریں روشن ہو جاتیں، بغلوں سے نور کی سفیدی کا ظہور ہوتا ہے۔ اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ آپ کا سایہ نہیں تھا کیونکہ آپ ﷺ نور ہیں۔ اس حقیقت کو مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی تسلیم کیا ہے،

۞...... مولوی قاسم نانوتوی نے بھی لکھا ہے۔

تو آئینہ ہے کمالات کبریا کا
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوہ دیدار (قصائد قاسمی ص ۶)

۞...... حضور اکرم ﷺ کی خلق جمیل کی کوئی مثال نہیں، آدم اور یوسف جیسے حسین و جمیل بھی اسی آفتاب نور کی کرنیں ہیں، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے،

خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء
واجمل منک لم ترقط عینی
احسن منک لم تلد النساء

یارسول اللہ! آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا ہوئے، ایسے ہیں جیسے آپ کی منشاء کے مطابق آپ کو بنایا گیا، آپ سے زیادہ خوبصورت میری آنکھ نے نہیں دیکھا، بلکہ آپ سے زیادہ حسین و جمیل تو کسی ماں نے جنم نہیں دیا ہے۔

Marfat.com

درس قرآن:

......معراج کا سماں ہے......

ارشاد قرآن ہے!

✿ ......والنجم اذا ھوی اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔ (سورۃ النجم)

......اشارات......

✿ ...... اللہ تعالیٰ نے اس آیت قرآنی میں حضور صاحب معراج ﷺ کی شان معراج کا ذکر فرمایا ہے،

✿ ...... سورۃ النجم کی ابتدائی آیات مبارکہ میں معراج مصطفیٰ کا بیان ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ پہلے معراج سے اترنے کا ذکر کیا، بعد میں معراج پہ جانے کا ذکر کیا۔ اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ۔ اگرچہ محبوبؐ کا معراج پہ جانا بہت بڑا معجزہ ہے لیکن معراج سے اترنا اس سے بھی بڑا معجزہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیہ کرام فرماتے ہیں، تم حیران ہو کہ حضور گئے کیسے، ہم حیران ہیں حضور آئے کیسے،

✿ حضور پرنور ﷺ کی اصل وہ جہان نور ہے۔ جیسا کہ آیت قرآنی ''من اللہ نور'' سے ثابت ہے، لہذا " کل شیی یرجع الی اصلہٖ " یعنی ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے، کے قانون فطرت کے مطابق جانا آسان ہے اور فطرت کے عین مطابق ہے، جبکہ اس جہان نور کو چھوڑ کر اپنی امت مرحومہ کی غمگساری کیلئے آنا انتہائی ایثار کی علامت ہے۔ آپ نے اس جہان نور کے جلوؤں کو دیکھا اور واپس آ گئے، اس لئے خدا تعالیٰ نے اس بے مثال ایثار کو سامنے رکھ کر معراج سے اترنے کا پہلے ذکر فرمایا، اور

Marfat.com

اس شان ادا کی قسم اٹھائی۔

۞...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا" والنجم اذا ھوی انہ محمد ﷺ (ھوی) انشرح من الانوار و قال انقطع عن غیر اللہ" والنجم سے مراد ذات مصطفےٰ ہے۔ھوی کے معنیٰ ہیں آپ ﷺ انوار وتجلیات سے کشادہ دل ہیں، اور فرمایا غیر اللہ سے مکمل منقطع ہیں۔ (تفسیر روح البیان جلد ۶ ص ۴، تفسیر مظہری جلد ۹ ص ۱۰۳، کتاب الشفا جلد ا ص ۲۸، شرح الشفا للقاری جلد ا ص ۲۰۱، مواہب لدنیہ وشرحہ للزرقانی جلد ۶ ص ۲۱۶)

۞...... النجم الثاقب کے قرآنی جملے سے مراد بھی ذات مصطفےٰ ﷺ ہے حضرت امام خفاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں " ان النجم ھنا ایضاً محمد ﷺ" یہاں بھی ''نجم'' حضور انور ﷺ کو فرمایا گیا ہے (نسیم الریاض شرح شفا عیاض جلد ا ص ۲۱۵)

۞...... ''والنجم'' میں حسن مصطفےٰ ﷺ کی کتنی دلپذیر جھلک ہے۔اور آیات کریمہ میں القمر، الشمس، الفجر، والضحیٰ کے الفاظ میں بھی حضور انور ﷺ ہی مراد ہیں، مفسرین کی محبت افروز تفسیر ملاحظہ فرمایئے۔

ا...... حضرت ابن عطا رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ والفجر سے مراد حضور سراپا نور ہیں کہ آپ سے ایمان کی صبح درخشاں ہوئی۔ (کتاب الشفا جلد ا ص ۲۸)

۲...... حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ اللہ القوی کا فرمان ہے والشمس، یعنی قسم می خورم بآفتاب کہ مثال دل پیغمبر زمان است (تفسیر عزیزی پارہ ۳۰ ص ۱۸۸)

۳...... مراد از ضحیٰ روئے پیغمبر است، ضحیٰ سے مرا حضور ﷺ کا چہرۂ اقدس ہے۔ (تفسیر عزیزی)

۴...... یہی معنیٰ حضرت امام رازی نے لکھا ہے، (تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۵۹۶)

۵...... یہی معنیٰ حضرت امام اسماعیل حقی نے لکھا ہے (تفسیر روح البیان جلد ۶ ص ۷۱۳)

Marfat.com

باوصف رخش والضحیٰ گشت نازل

کہ واللیل سرزلف وخال محمد ﷺ

۶.....حضرت مولانا جامی قدس سرۂ السامی فرماتے ہیں ۔

والشمس کنایت بوداز روئے محمد ﷺ

واللیل اشارت کنداز موئے محمد ﷺ

۞...... حضرت امام رازی رحمہ اللہ نے ''والنجم'' کے نہایت عمدہ اسرار ورموز بیان فرمائے، ''نجم'' کے چار معانی ہیں۔

.ثریا، ستارہ، نباتات، قسط یعنی قرآن کے اجزاء

۞...... حضرت امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نجم سے مراد ثریا ہوتو اس کی ایک یہ وجہ ہے کہ وہ جس طرح ہر آدمی پر ظاہر ہوتی ہے حضور ﷺ بھی اپنے معجزات کے سبب دوسرے تمام انبیاء کرام میں ممتاز ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی قسم اٹھائی، اگر نجم سے مراد ستارہ ہو تو جس طرح اس سے دنیا کے تمام جنگلوں اور سمندروں میں راہنمائی حاصل ہوتی ہے، حضور ﷺ بھی تمام دنیا کی راہنمائی فرماتے ہیں ۔ نیز جس طرح ستارے (شہاب) سے شیاطین بھاگتے ہیں، حضور ﷺ (کے جلال) سے بھی شیاطین بھاگتے ہیں، اگر نجم سے مراد نباتات ہو، تو جس طرح نباتات سے جسمانی قوتوں کی اصلاح ہوتی ہے حضور نے بھی اپنی نبوت سے روحانی قوتوں کی اصلاح فرمائی اور اگر نجم سے مراد قسط یعنی قرآن مجید کے اجزا ہوں تو جس طرح قرآنی اجزاء نبوت مصطفےٰ ﷺ پر دلیل کامل ہیں، حضور ﷺ خود بھی قرآن ناطق ہیں (یعنی آپ اپنی دلیل کامل ہیں)۔ (تفسیر کبیر جلد ۷ ص ۶۹۷)

۞...... حضرت امام آلوسی فرماتے ہیں، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ والنجم

Marfat.com

سے حضور ﷺ مراد ہیں اور اذا ھوٰی سے مراد معراج سے نزول اجلال فرمانا ہے۔ اور اذا ھوٰی سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے حضور ﷺ نے انتہائی مکان تک ''عروج وصعود'' فرمایا۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۲۷ ص ۲۷)

...... سورۃ النجم کی ابتدائی آیات میں والنجم یعنی ذات مصطفیٰ کی قسم اٹھا کر معراج مصطفیٰ کا جو حسین دلنشین سماں باندھا گیا ہے وہ ایمان کی دنیا میں محبتوں کے سویرے طلوع کر دیتا ہے، اللہ، اللہ حضور نجم الھدیٰ بھی ہیں، بدر الدجیٰ بھی ہیں، شمس الضحیٰ بھی ہیں، صدر العلیٰ بھی ہیں،

پھوٹا جو سینہ شب تار الست سے
اس نور اولیں کا اجالا تمھی تو ہو

نبی نور حق، اصل ارض و سما
سر عرش تا فرش جلوہ نما ہے
خدا نے جسے لامکاں پر بلایا
دو عالم کا آقا، شہنشہ بنایا
اک اک پر ہے جس کی رسالت کا سایا
وہی مصطفیٰ رونق دوسرا ہے
سر عرش تا فرش جلوہ نما ہے

غلام مصطفیٰ مجددی

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿حسن خدا عیاں ہے﴾......

حدیث ذیشان ہے:

۞...... حضور انور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر آئے اور رب العزۃ جبار آپ کے قریب ہوا پھر اور قریب ہوا، یہاں تک کہ وہ آپ سے دو کمانوں کی مقدار رہ گیا، یا اس سے بھی زیادہ قریب ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی سو فرمائی۔ اور آپ کی امت پر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں (جو بعد میں پانچ کر دیں مگر ثواب پچاس کا برقرار رکھا)

(صحیح بخاری جلد۲ص۱۱۲۰)

......﴿اشارات﴾......

۞...... بخاری شریف کی یہ حدیث مبارک حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جو دس سال تک حضور ﷺ کے کاشانہ نبوت میں رہے۔

۞...... حدیث پاک میں واضح طور پر موجود ہے کہ حضور انور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا قرب خاص نصیب ہوا۔ اس میں سورۃ النجم کی آیات مبارکہ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اس حدیث پاک نے یہ بھی بتایا کہ آیات مبارکہ کی تمام ضمیریں ذات خدا کی طرف راجع ہیں،

۞...... اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا یہ معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضور ﷺ کا مقام بہت ہی بلند و بالا ہے اور فتدلیٰ کا یہ معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہانِ قدس کی طرف عروج عطا فرمایا، اسی مقام کو فنا فی اللہ سے تعبیر کیا جاتا ہے (تفسیر روح المعانی جلد۷ص۵۲)

۞...... حضرت نقاش رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ

Marfat.com

رب العزۃ اپنے عبد خاص حضور انور ﷺ کے (اپنی شان کے لائق) قریب ہوا پھر اور قریب ہوا، پھر اس نے جو چاہا آپ کو اپنی قدرت وعظمت سے دکھادیا، (کتاب الشفاء جلد اص ۱۳۶)

۞ ...... یہاں قرب سے مراد قرب مکانی نہیں بلکہ قرب معنوی ہے (تفسیر کبیر ۷/۲۰۴)

۞ ...... بعض محققین کا خیال ہے کہ یہاں قرب و دیدار سے مراد جبریل امین کا قرب و دیدار ہے، لیکن جمہور مفکرین امت کے نزدیک معراج کی رات حضرت جبریل امین کا قرب و دیدار، حضور سرور عالم ﷺ کیلئے موجب فضیلت نہیں، کیونکہ جبریل امین تو حضور کے دربان ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ کا قرب و دیدار نصیب ہوا جو آپ کیلئے ایسا موجب فضیلت ہے کہ اولین وآخرین کو یہ فضیلت نصیب نہیں ہوئی۔

۞ ...... حدیث بخاری میں ''جبار رب العزۃ'' کے قریب ہونے کی صراحت موجود ہے تو پھر کسی اور نظریے کی طرف التفات کی ضرورت نہیں۔

۞ ...... حدیث پاک میں " فاوحیٰ الی عبدہ "کی آیت مبارکہ کی طرف اشارہ بھی ہے ،حضرت امام ابوعبداللہ دشتانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اللہ نے حضرت جبریل کے واسطہ کے بغیر اپنے محبوب اکرم ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام باری سے مشرف ہونا واقع ہے تو نبی اکرم ﷺ بلاواسطہ کلام باری سے مشرف ہونے کے زیادہ لائق ہیں۔ (اکمال المعلم جلد اص ۳۴۷)

۞ ...... حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر علماء کرام کے نزدیک یہی راجح ہے کہ معراج کی رات حضور اقدس ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا جیسا کہ حضرت ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنھم کی حدیث ہے (الدیباج علی صحیح مسلم بن حجاج جلد اص ۲۴۷)

۞ ...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر مشائخ صوفیہ کا بھی

Marfat.com

یہی عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا، آپ کو وہ کمال حاصل ہوا جو مخلوق خدا کی عقول سے ماورا ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا وہ قرب نصیب ہوا جو عقل انسانی سے بالاتر ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد ۴ص ۴۳۱)

۞...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، فاوحی سے ثابت ہوا کہ معراج میں رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کو جو تمام علوم و معارف، حقائق و بشارات، حکایات و اشارات، اخبار و آثار، کرامات و کمالات وحی فرمائے وہ اس احاطہ ابہام میں داخل ہیں، ان کی کثرت و عظمت کی وجہ سے ان تمام چیزوں کو بطور ابہام ذکر فرمایا۔ نیز اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سوا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا، (مدارج النبوۃ جلد ا)

۞...... یاد رکھیں کہ اس امر پر تمام صوفیہ کرام کا اتفاق ہے، جس نے اپنے رب کو پہچان لیا، اس نے ہر چیز کو پہچان لیا، بتایئے اللہ تعالیٰ کی پہچان جتنی حضور سراپا نور ﷺ کو نصیب ہوئی اتنی اور کسے نصیب ہوئی، تو ماننا پڑا جس کی نگاہ حق بیں سے غیب الغیب پوشیدہ نہیں، غیب کیسے پوشیدہ ہوسکتا ہے، قسطلانی فرماتے ہیں:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بھی زیادہ کی اطلاع دی، آپ کو اولین و آخرین کا علم دیا گیا (مواہب لدنیہ جلد ۲ص ۱۹۲)

۞...... امام بوصیری نے کیا خوب کہا ہے ۔

وسع العالمین علماً و حلماً ۔۔۔ فھو بحر لم تعیھا الاعیاءُ

یعنی آپ کے علم و حلم نے تمام جہانوں کو گھیر لیا۔ آپ ایسے سمندر ہیں کہ ان کا کوئی نہ احاطہ کرسکا۔

Marfat.com

درس قرآن:

حکمت شب برأت

ارشادِ ربِ عظیم ہے!

۞...... حم O والکتب المبین O انا انزلنه فی لیة مبرکة انا کنا منذرین فیها یفرق کل امر حکیم O حٰم ...... قسم اس روشن کتاب کی، بے شک ہم نے اس (قرآن کو) برکت والی رات میں نازل فرمایا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں، اس (رات) میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ......(سورۃ الدخان)

اشارات

۞......حٰم حروف مقطعات میں سے ہے، جس کا علم اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا اس کے بتانے سے اس کا محبوب ﷺ جانتا ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، علوم قرآن کی دوسری قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اسرار قرآن پر حضور ﷺ کو مطلع فرمایا اور آپ کے ساتھ انہیں مخصوص فرمایا، ان میں کلام فرمانا آپ کیلئے جائز ہے یا جس کو (آپ کی) اجازت نصیب ہو، مقطعات اسی دوسری قسم سے متعلق ہیں، (الاتقان جلد۲ ص ۴۵۴) بعض علما نے کہا کہ حیّ" کی "حا" اور قیوم کی "میم" کی طرف اشارہ ہے (ضیاء القرآن جلد۴ ص ۴۳۳)

۞...... کتاب مبین، یعنی روشن کتاب سے مراد قرآن پاک ہے، جس کی عزت و عظمت کا ذکر چھیڑا گیا ہے، یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ جنوں اور انسانوں کی تصنیف نہیں، اللہ ذوالجلال کی کتاب ہے۔

۞......ان آیات کریمہ میں ایک "مبارک رات" کا تذکرہ ہے، اس مبارک رات

Marfat.com

سے مراد شب قدر ہے یا شب برات۔

۞...... شب برات شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو کہا جاتا ہے۔

۞...... حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شعبان کی پندرھویں رات کو پورے سال کا کام تمام ہو جاتا ہے، اور زندہ لوگوں کے بارے میں لکھا جاتا ہے، حاجی قلمبند کیے جاتے ہیں (ما ثبت بالسنہ ص ۱۹۰)

۞...... یہی تفسیر حضرت امام ابن جریر، حضرت امام ابن منذر اور امام ابن ابی حاتم علیہم الرحمۃ نے بیان فرمائی۔ (ایضاً)

۞...... اکثر مفسرین امت نے بیان کیا ہے حکمت والے کاموں کی کتابت کا آغاز شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو ہوتا ہے اور اس کی تکمیل رمضان المبارک کی شب قدر کو ہوتی ہے (ایضاً) اس قول سے تمام اقوال مفسرین کی تطبیق ہو جاتی ہے۔

۞...... اس شب میں قرآن پاک بتمام لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا، پھر وہاں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام تیئس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے۔ (خزائن العرفان ص ۸۹۲)

۞...... اس شب کو شب مبارکہ اس لئے فرمایا گیا کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا۔ اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے، دعائیں قبول ہوتی ہیں، (ایضاً)

۞...... نزول قرآن کی برکت سے یہ رات مبارک ہے تو میلاد رسول ﷺ کی برکت سے "شب میلاد" کیوں مبارک نہیں، ہمارے نزدیک قرآن کی نسبت بھی باعث عزت و برکت ہے اور حضور صاحب قرآن کی نسبت بھی چشمۂ عظمت و رحمت ہے، امام دیلمی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل فرمائی ہے۔ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مدت حیات منقطع کر دی جاتی ہے، یہاں تک کہ ایک مرد نکاح کرتا

Marfat.com

ہے، اس سے اولاد ہوتی ہے۔ لیکن اس کا نام مردوں کی فہرست میں شامل ہو چکا ہوتا ہے ،
(ماثبت بالسنہ ص ۱۹۰)

۞...... اس امر سے ہر انسان کو عبرت حاصل کرنی چاہیے، وہ اس عارضی زندگی کیلئے کتنا وقت اور مال صرف کرتا ہے اور سطحی آرزوؤں کے آشیانے تعمیر کرتا ہے، لیکن اس کے سفر آخرت کے لمحات متعین کر دیئے جاتے ہیں۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

۞...... فرمانِ کبریا ہے، ہم ڈر سنانے والے ہیں، یہاں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں خشیت وللّٰہیت کے جذبے پروان چڑھانا چاہتا ہے، امام زمخشری نے لکھا ہے کہ ہم آنے والے آلام سے بروقت آگاہ کر دیتے ہیں کہ جو بچنا چاہے بچ جائے (تفسیر کشاف)

۞...... فیھا یفرق کل امرٍ حکیم سے مراد کسی حکم کو واضح کر دینا ہے۔ یفرق کا معنی بین بھی ہے اور یقضیٰ بھی ہے، حکیم سے مراد حکمت والا ہے یا محکم ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس ذات کو اپنے حتمی احکام اور حکمت مآب امور کے فیصلے صادر فرماتا ہے کہ ان میں تغیر و تبدل کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی، اور یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے احکام میں خیر و برکت ہوتی ہے، عدل واحسان ہوتا ہے۔ اس لئے بندہ مومن کو ہر حال میں اس کی ذات اقدس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور اس کے ہر کام میں حکمتوں کے جوہر تلاش کرنے چاہییں۔

۞...... شب برات اور شب قدر بہت عظیم راتیں ہیں، لہٰذا ان راتوں میں اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنا چاہیے۔

۞...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سال بھر میں ہر مرنے والے کی مدت حیات شعبان میں لکھی جاتی ہے، لہٰذا مجھے یہ

Marfat.com

محبوب ہے کہ میری مدتِ حیات لکھی جائے تو میں اپنے رب کی عبادت اور عمل صالح میں مصروف ہوں۔

۞...... انہی سے مروی ہے کہ اس میں ملک الموت کیلئے مرنے والوں کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔لہذا مجھے یہی پسند ہے کہ میرا اس حال میں نام لکھا جائے کہ میں روزہ دار ہوں

۞...... حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، یہ کتابت شعبان کی پندرھویں شب کو ہوتی ہے، چونکہ رات کا وقت روزہ کا عمل نہیں لہذا اس کے معنیٰ یہ دیئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روزے کی برکت کو کتابت کے وقت رات میں لے آتا ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ کتابت تو دن کو ہو اور فرشتے کی سپردگی رات میں ہوتی ہو، (ما ثبت بالسنہ ص ۱۹۰)

۞...... حضرت عطا بن یسار سے مروی ہے کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آتی ہے تو ملک الموت کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جن کے نام اس صحیفے میں ہیں ان کی روح قبض کرلو۔ (ایضاً)

۞...... کوئی کب مرے گا، یہ علوم خمسہ کا ایک حصہ ہے، یہ علم اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے، لیکن یہاں ملک الموت کو اللہ تعالیٰ کے بتانے سے معلوم ہو رہا ہے، اس طرح اگر فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ان علوم کا علم ہو جائے تو شرک نہیں ہوتا، حضور جانِ کائنات ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے بتانے سے علم ہو جائے تو کیسے شرک ہوگا۔

۞...... چونکہ اس عظمت وبرکت والی رات کو ''امر حکیم'' کی کتابت کا آغاز ہوتا ہے، اس لئے اسے ''شب برات'' یعنی قسمت کی رات، یا توبہ وانابت کی رات یا غیر حق سے بیزاری کی رات کہا گیا ہے، اس نام کا مفہوم قرآن پاک سے ثابت ہو رہا ہے، جس طرح لفظ توحید قرآن پاک میں نہیں مگر اس کا مفہوم متعدد آیات بینات سے پوری طرح ادا ہوتا ہے، لہذا سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

Marfat.com

۞......شب برات سے شب قدر کی اہمیت کم نہیں ہوتی، اس کا اپنا منفرد مقام ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ شب قدر، شب برات سے افضل ہے، اور اس میں قرآن پاک نازل ہوا یعنی آسمان دنیا سے قلب مصطفٰے ﷺ پر نازل ہوا، اس طرح دونوں راتوں میں 'نزول قرآن' کی تطبیق وتوجیہ ممکن ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم ورسولہٗ

۞......بعض علما کرام کے نزدیک قرآن پاک میں مذکور ''لیلۃ المبارکہ اور لیلۃ القدر سے مراد ایک ہی رات ہے، جو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آتی ہے، اور وہی نزول قرآن کی رات ہے، جبکہ شعبان المبارک کی پندرھویں رات کا اپنا مقام و عظمت ہے جو متعدد احادیث نبویہ سے ثابت ہے، درس حدیث میں ہم ان احادیث کو بیان کر کے متعدد اشارات نقل کرتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

۞

ترے در سے جو لوٹ جاتے ہیں
ٹھوکریں دربدر کی کھاتے ہیں
تری یادوں کی شام ڈھلتی ہے
قافلے آنسوؤں کے آتے ہیں
جو نکلتے ہیں ترے رستے میں
عزم سے کشتیاں جلاتے ہیں
شور دنیا میں ، میں تو مر جاتا
وہ مرا حوصلہ بڑھاتے ہیں
ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہوتا
جب نگاہوں میں وہ سماتے ہیں

﴿مجددی﴾

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿ رحمت ورنجات ﴾......

ارشاد رسول کریم ﷺ ہے!

جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو رات کو جاگا کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھا کرو، جب سورج غروب ہوتا ہے، اس وقت سے اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان کرتا ہے، کوئی ہے مغفرت طلب کرنے والا، تاکہ میں اسے بخش دوں، اور ہے کوئی رزق طلب کرنے والا ہے تاکہ میں اسے رزق دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ تاکہ میں اسکو نجات دوں، یہ طلوعِ فجر تک ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

......﴿ اشارات ﴾......

۞...... اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرھویں رات بہت مبارک رات ہے۔

۞...... اس رات بیدار رہنے کا حکم دیا گیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت میں مصروف رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حکم پاک پر صدیوں سے اہل سنت و جماعت کا عمل ہے، وہ اپنی عبادت گاہوں کو خوب آباد کرتے ہیں۔

۞...... تابعین کرام میں حضرت خالد بن معدان، حضرت مکحول، حضرت لقمان بن عامر جیسے لوگ شب بیداری کے قائل ہیں، معلوم ہوا کہ یہ شب بیداریاں آج کی بدعت نہیں، صحابہ و تابعین کی سنت ہیں۔

۞...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد اور حضرت

Marfat.com

لقمان اس رات کو عمدہ کپڑے پہنتے، سرمہ لگاتے اور مسجد میں رات بھر قیام کرتے تھے۔ اب اگر کوئی شخص شب بیداری کرے تو ظاہر بات ہے کہ یہ مستحب ہے (ماثبت بالسنۃ ص ۲۰۰)

۞...... حضور اقدس ﷺ اس رات کے مبارک لمحات میں قبرستان تشریف لے جاتے اور اہل قبرستان کیلئے رحمت و مغفرت کی دعا فرماتے، جیسا کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ثابت ہے، آپ نے فرمایا، اے عائشہ! یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے، اس رات اللہ تعالیٰ قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی گنتی کے برابر اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے (ترمذی شریف)

۞...... اور فرمایا" فیھا ان یکتب کل مولود من بنی ادم فی ھذہ السنة و فیھا ان یکتب کل ھا لکٍ من بنی ادم فی ھذہ السنة و فیھا ترفع اعمالھم و فیھا تنزل ارزاقھم "یعنی جو بچہ سال میں پیدا ہوگا اور جو مرنے والا مرے گا، اس رات میں اس کے متعلق لکھ دیا جاتا ہے، اور اس رات میں لوگوں کے اعمال اوپر جاتے ہیں اور ان کے رزق نازل ہوتے ہیں،

۞...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اس رات حضور ﷺ نے خوب قیام فرمایا اور طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ (بیہقی)

۞...... ان احادیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جانا اور فوت شدگان کیلئے دعائے مغفرت کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

۞...... ان احادیث مبارکہ میں کتنے غیبی امور کا ذکر ہے جن کو محبوب خدا ﷺ کی نگاہ نبوت مشاہدہ فرما رہی ہے، معلوم ہوا کہ یہ کائنات آئینے کی طرح آپ ﷺ کے سامنے روشن ہے۔

۞...... اس رات اللہ تعالیٰ اپنی شان رحمت کے مطابق آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اس حدیث مبارک سے ابن تیمیہ اور ان کی روحانی اولاد کو اشتباہ پیدا ہو گیا کہ وہ جسم

Marfat.com

رکھتا ہے، (معاذ اللہ) اور جسمانی اعتبار سے نزول وصعود فرماتا ہے، حالانکہ متکلمین اسلام نے تصریح فرمائی ہے کہ ایسی احادیث سے مراد رحمت خداوندی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت ورافت آسمان دنیا پر نزول فرماتی ہے، اور اعلان کرتی ہے کہ مغفرت طلب کرنے والوں کو مغفرت دی جائے گی، رزق طلب کرنے والوں کو رزق دیا جائے گا، مصیبت زدوں کو رہائی عطا کی جائے گی۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

۞...... محکم آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ تجسیم وتشبیہ سے پاک ہے لیس کمثلہ شیء کی نص قطعی شاہد ہے۔ لہذا محکم آیات واحادیث کو چھوڑ کر متشبہات کی طرف جانا دلوں کے لاعلاج مرض کی نشانی ہے۔

۞...... اس مبارک رات میں مسنون کام کرنے چاہئیں، جو برکت مسنون کاموں میں ہے وہ کسی اور کام میں کہاں۔

۞...... اس مبارک رات میں آتش بازی، دھماکہ خیزی اور شور وغل وغیرہ جو ہماری قوم کا شعار بن گیا ہے، اسے سختی سے روکنا چاہیے۔ اس رات تقدیر کے فیصلے ہوتے ہیں اور ہمارے نوجوان دھماکے کرتے ہیں، پٹاخے چلاتے ہیں، ہاؤ وہو کا بازار گرم کرتے ہیں، پوش ایریا میں شراب وشباب کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔ اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی دیکھئے اور بندے کی بے وفائی دیکھئے۔

۞...... حدیث پاک ہے، اس رات، مشرک، کینہ پرور، قاطع رحم، کپڑا لٹکانے والا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، شراب نوش نہیں بخشا جاتا، ہاں اگر یہ آدمی سچے دل سے توبہ کر لیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے پر چل پڑیں تو اس کی رحمت ان کا استقبال کرے گی۔

Marfat.com

۞...... شب برات میں اکثر مقامات پر تداعی کے ساتھ ''باجماعت نماز تسبیح'' کا اعلان ہوتا ہے۔شریعت میں یہ بات ممنوع ہے۔نماز تسبیح بہت افضلیت والی عبادت ہے لیکن نفلی ہے۔اور نفلی نماز میں جماعت نہیں کرانی چاہیے۔

۞...... مساجد میں محافل نعت اور محافل وعظ و نصیحت اور محافل ذکر کا اہتمام بہت مبارک کام ہے،لوگوں کو حب خدا،عشق مصطفےٰ اور دین کی تعلیمات کا شعور ملتا ہے۔

۞...... جو لوگ اس وجہ سے شب برات کی مخالفت کرتے ہیں کہ اس رات بدعات و خرافات کا ارتکاب کیا جاتا ہے،ان کے بارے میں عرض ہے کہ باغ سے کانٹے دور کرنے بہتر ہیں،یا باغ کو کاٹ دینا بہتر ہے۔شب برات کی خیر و برکت تو احادیث نبویہ سے ثابت ہے اس کی مخالفت ہرگز جائز نہیں،ہاں جو بدعات و خرافات ہندی معاشرہ کی قربت کی وجہ سے پیدا ہوگئیں ہیں ان کو مل جل کر ختم کر دینا چاہیے،سب سے زیادہ ذمہ داری علماء کرام پر عائد ہوتی ہے اور حکومتی طبقے پر عائد ہوتی ہے کہ وہ پوری حکمت سے دین پر عمل کروائیں۔اور اب قوم کو بھی سمجھ جانا چاہیے کہ اس کی عزت صرف اور صرف اسلام کے دامن سے وابستہ ہے۔

۞......اس رات کے حوالے سے جو نوافل بڑے بڑے اجر و ثواب کے ساتھ منقول ہیں ،حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے محدثین کرام کے حوالے سے موضوعات ، میں شمار کیے ہیں،لہٰذا ہمیں بھی معمول کے مطابق نفل پڑھنے چاہییں ،خواہ مخواہ کی پابندی لگانا اور اس سے اجر و ثواب کی امید رکھنا عجیب بات ہے،آسانیاں پیدا کرو،دشواریاں ختم کرو۔

......۞......

Marfat.com

درس قرآن:

……﴿مری سرکار زندہ ہے﴾……

ارشاد الٰہی ہے۔

✪……ویکون الرسول علیکم شھیداً اور (یہ) رسول تمہارے اوپر نگہبان ہیں۔

……﴿اشارات﴾……

✪……یہ آیت مقدسہ بتارہی ہے کہ حضور رسول اکرم ﷺ اپنی امت مرحومہ کے اعمال پر نگہبان ہیں۔ چونکہ آیت مقدسہ کا حکم مطلق ہے اس لیے آج بھی نگہبان ہیں۔ نگہبان ہیں تو بالیقین زندہ جاوید ہیں۔ حضرت امام اسماعیل حقی اور حضرت امام عبدالعزیز دہلوی اور دیگر مفسرین امت نے لکھا ہے کہ ان پر رسول کی گواہی کا معنٰی یہ ہے کہ آپ کو ہر دیندار کے دین کی حقیقت کی اطلاع ہے۔ آپ امت کے اعمال، حسنات، سیاٰت، اخلاص اور نفاق وغیرہ سب کو جانتے ہیں۔

✪……یاد رہے کہ "شھیــد" کی زندگی کے بارے میں کسی کو اختلاف نہیں۔ کیونکہ قرآن پاک میں نص قطعی موجود ہے۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ کو مرتبہ شہادت بھی عطا کیا گیا، جیسا کہ صحیح بخاری شریف کی حدیث پاک ہے۔ اے عائشہ میں اس کھانے کا درد محسوس کرتا تھا جو میں نے چیز میں کھایا، اور اب میں اس زہر کی وجہ سے اپنی رگ دل کٹتی ہوئی محسوس کرتا ہوں۔

Marfat.com

۞...... یہ حدیث پاک بتا رہی ہے کہ حضور ﷺ مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے اور شہید موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد زندہ ہوتا ہے۔

۞...... حضرت امام قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے شہدا کی ارواح کو جسم کی طاقت عطا فرمائی ہے پس وہ زمین سے آسمان اور جنت تک جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں کی مدد فرماتے ہیں، اور ان کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے ہلاک کرتے ہیں، اور ان کی حیات کے سبب زمین ان کے اجسام کو نہیں کھا سکتی، اور نہ ان کے کفن بوسیدہ ہوتے ہیں۔ پس علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ حیات شہدا خاص ہے، اور میرے نزدیک یہ خصوصیت درست نہیں، بلکہ انبیاء کرام کی حیات ان سے زیادہ قوی ہے، اور ان کی حیات کا ظہور خارج میں زیادہ ہے یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج سے نکاح آپ کی حیات ظاہری کے بعد بھی جائز نہیں۔ (تفسیر مظہری)

۞...... قرآن پاک میں ہے، اور اگر انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے تو اے محبوب وہ تمھارے پاس آجائیں، پس اللہ سے معافی طلب کریں اور رسول ان کی سفارش کر دیں تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحم والا پائیں گے،

۞...... کیا یہ آیت کریمہ حضور پرنور ﷺ کی حیات ظاہری تک مخصوص ہے، اب اس کا حکم نافذ العمل نہیں۔ اگر مخصوص ہے تو کوئی دلیل قطعی بیان کی جائے، اگر نہیں تو ماننا پڑے گا کہ حضور آج بھی اپنی گنہگار امت کی سفارش کرتے ہیں۔ سفارش وہی کر سکتا ہے جو زندہ بھی ہو اور امت کے اعمال کا علم بھی رکھتا ہو، حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

روایت ہے،"لیشهد النبی ﷺ الی جمیع الائمة من راه و من لم یراه" یعنی حضور تمام امت کی گواہی دیتے ہیں اور دیں گے، جس نے انہیں دیکھا یا نہیں دیکھا، صبح وشام حضور کی امت، حضور کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اور آپ انہیں نشانات اور اعمال سے پہچانتے ہیں اور اس وجہ سے ان کی گواہی دیتے ہیں اور دیں گے، (تفسیر مظہری، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، زیر سورۃ النساء، مدارج النبوہ، مواہب لدنیہ، فتح الباری)

✿...... حضرت شیخ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں کہ امت کے اتنے کثیر اختلافات اور مذاہب کے باوجود کسی کو بھی اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضور انور ﷺ حقیقی زندگی کے ساتھ دائم اور باقی ہیں۔ جس میں وہم ومجاز کا شائبہ تک نہیں، اور اعمال امت پر حاضر وناظر ہیں، اور طالبانِ حقیقت کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور تربیت کرتے ہیں۔

✿...... حضور ﷺ کی حیات برزخی کا اقرار غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی، نواب وحید الزماں، اور دیوبند کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی زکریا سہارنپوری، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی طیب دیوبندی وغیرہ نے بھی کیا ہے۔

✿......دیوبندی تفسیر معارف القرآن میں لکھا ہے کہ "آنحضرت ﷺ کا دنیا میں ہونا قیامت تک باقی رہے گا، کیونکہ آپ کی رسالت قیامت تک کے لئے ہے" (جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

✿......اس مسئلے میں ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب قرآن پاک نے فرمایا "آپ بھی میت ہیں اور لوگ بھی میت ہیں" تو پھر آپ کو زندہ کیوں کہا جاتا ہے، ہم عرض کرتے ہیں کہ کیا اس آیت مقدسہ کے حکم سے شہید خارج ہیں؟

✿...... کل نفس ذائقة الموت کے حکم کے مطابق انبیاء کرام نے بھی موت

Marfat.com

کا مزا چکھا ہے، بس چکھا ہے۔

۞...... لہٰذا "انك ميت" کا قانون پورا ہوگیا، اب حیاتِ حقیقی کے ساتھ زندہ ہیں، اس پر بہت سی آیاتِ کریمہ اور احادیث صحیحہ گواہی دے رہی ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

۞...... حضرت امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں " فيثبت كونه ﷺ حياة قبره بنص القرآن ، پس ثابت ہوا کہ حضور انور ﷺ کی حیات برزخی قرآن سے ثابت ہے۔(ابناء الاذکیا ص ٦)

۞...... حضرت امام ابوبکر بیہقی فرماتے ہیں، انبیاء کرام کی وفات کے بعد ان کی ارواح لوٹائی جاتی ہیں، لہٰذا وہ شہدا کی طرح اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں، میں نے اس عقیدے پر ایک کتاب بھی لکھی ہے۔(کتاب الاعتقاد)

۞...... حضرت امام عسقلانی فرماتے ہیں "انبیاء کرام شہدا سے افضل ہیں، جب شہدا اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں تو انبیاء کرام بھی زندہ ہیں، پس کوئی بعید نہیں کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں، اور حج کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قربت حاصل کرتے ہیں، (فتح الباری جلد ۷ ص ۲۹٦)

۞...... آج حضور پرنور ﷺ کی حیات برزخی کا انکار کرنے والے دراصل امت مرحومہ کا رابطہ آپ سے توڑنا چاہتے ہیں، تعجب ہے ان کے نزدیک حضور کو زندہ ماننا شرک ہے، ہم پوچھتے ہیں، کیا خدا تعالیٰ موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد زندہ ہے؟ جو کسی اور کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے والا مشرک ہو جاتا ہے، خدارا غور کیا جائے، خدا تعالیٰ ازلی

Marfat.com

ابدی طور پر زندہ ہے، اسے اونگھ تک نہیں آتی، موت کیسے آئے گی، جبکہ حضور ﷺ اس حی وقیوم کے فضل سے زندہ ہیں اور اس کے قانونِ موت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد زندہ ہیں، پھر یہ شرک کیسے ہو گیا، شاید ان لوگوں کو شرک کی تعریف بھی نہیں آتی، یا آتی ہے لیکن اپنے نفسِ بدفرما کے ہاتھوں مجبور ہو کر اصل بات پر پردہ ڈال دیتے ہیں، صدیوں سے لے کر آج تک کروڑوں مسلمان حضور پرنور ﷺ سے فیض یاب ہو چکے ہیں، حضور آج بھی لوگوں کو پاک کرتے ہیں اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں، جیسا کہ " واخرین منھم لم یلحقوا بھم " سے ثابت ہے۔ آج بھی آپ کی جلوہ فرمائی کی بدولت امت عذاب الیم سے مامون ہے جیسا کہ وانت فیھم سے ثابت ہے، کاش کوئی قرآن پاک کو عشقِ مصطفیٰ کے نور سے پڑھنے کی کوشش کرے۔

جس طرف دیکھا اُدھر رحمت ہے طاری واہ وا
شہر محبوب عرب پہ فضل باری واہ وا
دشت طیبہ کے گل خنداں کی ہو توصیف کیا
جس کے کانٹے پر گل فردوس واری واہ وا
شام ڈھلتے ہی صبا نے کیا دیا پیغام دوست
جاں کی بیتابی یہ دل کی بیقراری واہ وا
وہ مقام قرب کے کس اوج پر فائز ہوا
میں نے کیا سمجھا، مری غفلت شعاری واہ وا

﴿مجددی﴾

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿ نبی غمخوار زندہ ہے ﴾......

ارشاد مصطفوی ہے۔

✿......بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، پس اللہ تعالیٰ کا ہر نبی زندہ ہے، اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔

(ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ)

......﴿ اشارات ﴾......

✿......یہ حدیثِ مبارک انبیاء کرام کی حیاتِ برزخی کی کتنی واضح دلیل ہے۔ موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد انبیاء کرام کے اجسام بھی صحیح سلامت رہتے ہیں، ان کو اپنے غلاموں کی نگہبانی اور چارہ سازی کا اختیار بھی حاصل ہوتا ہے، ان کے مزارات، جنت کے اعلیٰ ترین گوشوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں،

✿......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''ہر نبی زندہ ہے، اور ''کوئی امتی'' کلمہ پڑھ کر کہے کہ ''نبی زندہ نہیں'' تو اس نے نبی کی نافرمانی کی انتہا کر دی۔ کیا رسول اللہ ﷺ کا حکم پہنچ جانے کے بعد اہل ایمان کے لئے چون و چرا کی کوئی گنجائش باقی رہ سکتی ہے؟

✿......صحاحِ ستہ اور دیگر کتب کی احادیث مبارکہ بھی اس حدیث کی تائید کر رہی ہیں، ملاحظہ کیجئے۔

✿......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، آپ قبر

Marfat.com

میں نماز ادا کر رہے تھے۔'' (مسلم)

۞......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی انگلیاں کانوں میں رکھے ہوئے ہیں (شفاء السقام)

۞......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمام انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، (حیات الانبیاء، خصائص کبریٰ)

۞......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، (ابوداود، دارمی، بیہقی، مشکوٰۃ)

۞......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تحقیق میں نے خود کو انبیاء کرام کی جماعت میں دیکھا، حضرت موسیٰ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، آپ درمیانہ قد اور گھنگریالے بالوں والے تھے، گویا وہ شنوؤ کے افراد میں سے لگتے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، اور تمہارے نبی کے ہمشکل تھے۔ پھر نماز کھڑی ہوگئی اور میں نے انبیاء کرام کی امامت کرائی۔ (مسلم)

۞......مذکورہ احادیث مبارکہ بھی انبیاء کرام کی حیاتِ برزخی کا اعلان فرما رہی ہیں۔

۞...... صحابہ کرام نے ہمیشہ انبیاء کرام کو بالخصوص امام الانبیاء ﷺ کو زندہ جاوید تصور کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے اجازت طلب کرنے کی وصیت فرمائی، اور صحابہ کرام نے ان کے وصال کے بعد ان کا جنازہ تیار کر کے مزار مصطفےٰ پر جا کر اجازت طلب کی اور اندر سے آواز آئی حبیب کو حبیب کے ساتھ ملا دو، (نور الابصار ۶۵)

۞......ایک شخص نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو حضرت عمر فاروق رضی

Marfat.com

اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کرے۔"لقد اذیت رسول اللہ فی قبرہ" بے شک تو نے رسول اللہ ﷺ کو قبر پاک میں تکلیف پہنچائی۔

......حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کے قریب گھروں میں میخ ٹھونکنے کی آواز سنتیں تو ان سے فرماتیں، رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ پہنچاؤ۔(شفاء السقام ۱۵۵)

......وصال مصطفیٰ کے بعد حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا۔

الایارسول اللہ انت رجائنا

یعنی اے اللہ کے رسول آپ ہماری امید ہیں

......حضرت سعید ابن میسب رضی اللہ عنہ نے مزار مصطفیٰ سے اذان مصطفیٰ کی آواز سنی۔(الحاوی للفتاوی جلد۲ ص ۲۶۶)

......انہی سے روایت ہے کہ ہر روز حضور ﷺ کی بارگاہ میں امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اور آپ امتیوں کو صورتوں اور عملوں کی وجہ سے پہچانتے ہیں، اس لیے قیامت کے دن ان کی گواہی دیں گے (مواہب لدنیہ ج ۲ ص ۳۸۷)

......تمام امت کا اتفاق ہے کہ محبوب خدا ﷺ زندہ ہیں۔ چند جلیل القدر علما کرام کا عقیدہ دیکھیے۔

......حضرت امام علی قاری رحمہ الباری فرماتے ہیں، انہ ﷺ حی" یرزق یستمد منہ المدد المطلق، یعنی آپ زندہ ہیں، رزق دیے جاتے ہیں اور آپ سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے۔(مرقاۃ شرح مشکوۃ)

......حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، تمام انبیا کرام اپنی قبروں میں

Marfat.com

کھاتے ہیں، پیتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور حج کرتے ہیں، (زرقانی علی المواہب جلد۵ص ۳۳۳)

✿...... حضرت امام شرنبلالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، تمام محققین کے نزدیک حضور انور ﷺ زندہ ہیں، ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ آپ تمام لذات والی اشیاء سے اور عبادات سے متمتع ہوتے ہیں۔ لیکن قاصرین کی آنکھیں آپ کے مقامات شریفہ سے محجوب ہیں۔ (مراقی الفلاح ص ۴۴۷)

✿...... حضرت امام ابراہیم بن شہبان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس پر سلام کیا تو آپ کے حجرہ مبارکہ سے وعلیک السلام کی آواز سنی۔ (القول البدیع ص ۱۲۰)

✿...... حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انه ﷺ حی فی قبره یعلم بزائره، یعنی سرکار اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اپنے زائر کو جانتے ہیں، (الجواہر المنظم ص ۴۶)

✿...... حضرت خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جو شخص اپنے رب کے ساتھ زندہ ہوتا ہے وہ مردہ نہیں ہوسکتا، بلکہ وہ اپنی حیات طبعی سے حیات اصلی کی طرف منتقل ہوتا ہے، جو شریعت کی تلوار سے قتل ہو وہ زندہ ہے جو صدق وحقیقت کی تلوار سے قتل ہو وہ کیسے مردہ ہوگا۔ (روح البیان جلد۲ص ۱۲۵)

✿...... حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انبیاء کرام کی حیات تمام لوگوں سے زیادہ اکمل، اعلیٰ اور اتم ہوتی ہے۔ ان کی ارواح ان کے اجسام کے ساتھ اسی طرح زندہ رہتی ہیں۔ جس طرح دنیا میں رہتی تھیں۔ (الحاوی للفتاوی جلد۲ص ۲۶۷)

✿...... حضرت امام سخاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ان احادیث نبویہ سے معلوم ہوا کہ

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ ہمیشہ زندہ ہیں، زمین آپ کے جسم کو نہیں کھا سکتی، اس پر اجماع امت ہے۔ (القول البدیع ص ۱۶۷)

۞ ...... حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کا بیان ہے۔ انبیاء کرام نہیں مرتے، بلکہ وہ اپنی قبروں میں نماز پڑھتے اور حج کرتے ہیں۔ (فیوض الحرمین ص ۸۴)

۞ ...... علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ حیات انبیاء ان کی قبور میں ثابت ہے۔ اس پر بے شمار دلائل ہیں۔

۞ ...... علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں۔ ''نصوص صریحہ انبیاء کرام کی حیات پر دلالت کرتی ہیں۔ (فتح الملہم جلد ا ص ۳۲۵)

۞ ...... علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی نے لکھا ہے، ارواح انبیاء معطل نہیں ہوتیں، وہ اپنی قبروں میں اس طرح مشغول عبادت ہوتے ہیں جس طرح دنیا میں مشغول عبادت ہوا کرتے تھے، یہی حال ان کے متبعین کا ہے۔ (فیض الباری جلد ۲ ص ۶۴)

......۞......

حشر کیا ہے، ایک آشوب بلا کا سلسلہ
مغفرت کیا ہے تمہاری پردہ داری واہ وا
کس کی خوشبو سے مہک اٹھا گلستان وفا
باغ میں چلتی ہے جب باد بہاری واہ وا
ہم تمہیں جانیں دو عالم میں مددگار حیات
تم کہو اپنا ہمیں، قسمت ہماری واہ وا

﴿مجددی﴾

Marfat.com

درس قرآن:

......میدان احد

ارشاد کبریا ہے۔

......اور ہرگز خیال نہ کرو کہ وہ جو قتل کیے گئے ہیں اللہ کی راہ میں، وہ مردہ ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس، اور رزق دیئے جاتے ہیں شاد ہیں ان (نعمتوں) سے جو عنائت فرمائی ہیں انہیں، اللہ نے اپنے فضل وکرم سے اور خوش ہو رہے ہیں بسبب ان لوگوں کے جو ابھی تک نہیں آ ملے ان سے۔ ان کے پیچھے رہ جانے والوں سے کہ نہیں ہے کوئی خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (آل عمران)

......اشارات

......یہ آیت مقدسہ غزوہ احد میں جام شہادت نوش کرنے والے جان نثاروں کی شان میں نازل ہوئی۔

......غزوہ احد تاریخ اسلام کا ایک عظیم باب ہے، جس کی قربانیوں کو قرآن نے اپنے دامن رحمت میں محفوظ کر لیا۔

......جب کفار مکہ غزوہ بدر کے مقتولین کا بدلہ لینے کے لیے ابوسفیان کی قیادت میں میدان احد میں جمع ہوئے تو ان کی تعداد تین ہزار تھی۔

......حضور پرنور ﷺ جب مدینہ منورہ سے چلے تو ساتھ ایک ہزار افراد کا لشکر تھا۔ سردار منافقین عبداللہ بن ابی کے تین سو حواری بھی شامل تھے، وہ راستے سے واپس ہو گئے، اس کے ہم قبیلہ حضرت عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ نے اسے روکا مگر وہ نہ مانا،

Marfat.com

آپ نے فرمایا، جاؤ، خدا تمہیں برباد کرے، اللہ تعالیٰ تم جیسے دشمنوں سے اپنے محبوب کو بے نیاز کردے گا، اس مقام پر یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی ما کان اللہ لیذر المومنین ....یعنی نہیں ہے اللہ کی شان کہ چھوڑے رکھے مومنوں کو اس حال پر، جس پر تم اب ہو، جب تک الگ الگ نہ کردے پلید کو پاک سے، (ال عمران ۱۷۹)

......اب لشکر اسلام کی تعداد سات سورہ گی۔

......بعض انصار نے کہا کہ کئی یہود قبیلے ہمارے حلیف ہیں، انہیں اپنی مدد کے لیے بلا لیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ لاحاجة لنا بھم، ہمیں ان کی کوئی حاجت نہیں، (خاتم النبیین جلد ۲ ص ۴۹۸)

......جبل احد مدینہ شریف سے تقریباً تین میل شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔

......آپ ﷺ مجاہدین کو لے کر فجر کی نماز کے وقت میدان احد میں پہنچے اور باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد ایک عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا، جس کے ایک ایک لفظ نے مجاہدین اسلام کے ایمان تازہ کردیئے۔

......حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ احد کی گھاٹی پر متعین فرمایا۔ تاکہ کوئی دشمن پیچھے سے حملہ نہ کردے، اور انہیں یہاں تک تاکید فرمائی، کان کھول کر سن لو، جب تک تم اپنی جگہ ڈٹے رہو گے، ہم غالب رہیں گے، اے اللہ، تو گواہ رہنا کہ میں نے انہیں سمجھانے میں اپنا فرض ادا کر دیا۔ (سیرت ابن ہشام جلد ۳ ص ۱۰)

......میدان احد میں دائیں حصے کی قیادت حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور بائیں حصے کی قیادت حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی۔ اور لشکر کا علمدار حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بنایا۔

Marfat.com

✿...... ادھر ابوسفیان اپنے کافروں کے حوصلے بڑھا رہا تھا اور ادھر محبوب ذیشان اپنے غلاموں کو جنت کی بشارتیں سنا رہا تھا۔ کفر اور اسلام ایک مرتبہ پھر آمنے سامنے آچکے تھے۔

✿...... حضور پرنور ﷺ نے اپنی تلوار نکال کر فرمایا، کون آدمی اس کا حق ادا کرے گا۔ بہت صحابہ کرام آگے بڑھے، یہ سعادت حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی، تلوار کا حق یہ تھا کہ اس سے اسقدر وار کیے جائیں کہ وہ ٹیڑھی ہو جائے، حضرت ابودجانہ نے سر پر عصابۃ الموت یعنی موت کا دوپٹہ باندھ کر میدان احد میں اس کا حق ادا کر دیا۔

✿...... کفار مکہ کی عورتیں ہند زوجہ ابوسفیان کی قیادت میں اپنے جوانوں کے جذبات کو پروان چڑھا رہی تھیں، حضور ﷺ نے ان کی قیامت خیزیوں کو دیکھ کر دعا کی" اے اللہ! میں تیری قوت کے ساتھ دشمن پر حملہ کرتا ہوں، مجھے اللہ تعالی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

✿...... جنگ سے میدان احد کانپ اٹھا، مجاہدین اسلام نے خوب داد شجاعت دی۔ حضرت امیر حمزہ، حضرت علی المرتضی، حضرت زبیر بن عوام، حضرت ابودجانہ، حضرت عمر فاروق، حضرت مصعب بن عمیر کی تلواروں نے کفر کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے۔ اس کے بڑے بڑے بہادر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ اٹھے، کفار کے علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ نے للکارا تو حضور ﷺ کے شیر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار سے اسے واصل جہنم کر دیا۔

✿...... حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، شہید ہوئے تو پرچم اسلام کو سربلند کرنے کی سعادت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آئی آپ نے نعرہ لگایا انا ابوالقصم، میں باطل کی کمر توڑنے والا ہوں، (سیرت ابن ہشام)

✿...... کفار کا دوسرا علمبردار تھا عثمان بن ابی طلحہ، اسے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے قتل کر دیا۔

✿...... کفار کا تیسرا علمبردار تھا سعد بن ابی طلحہ، اسے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے قتل کر دیا۔

پھر کفار کا علم مسافع بن طلحہ اور حارث بن طلحہ نے اٹھایا تو انہیں حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔ اس کے بعد علم جلاس بن طلحہ نے اٹھایا تو اسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کر دیا۔ یہ بنو عبد الدار کے بیٹے مجاہدین اسلام کے ہاتھوں قصہ پارینہ بن گئے۔

اسی طرح کفار کے گیارہ علم بردار ذلیل و خوار ہو کر مرے۔ (سبل الہدیٰ ۴/ ۲۸۸)

کفار بھاگ گئے، ان کی عورتوں میں چیخ وپکار شروع ہو گئی، شمع اسلام کو گل کرنے کے تمام ارمان پیوند خاک بن گئے۔ اور مسلمانوں نے ان کا مال واسباب حاصل کرنا شروع کر دیا۔

حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے لاکھ سمجھانے کے باوجود آپ کے ساتھی تیر اندازوں نے کوہ احد کی گھاٹی چھوڑ دی کہ وہ بھی کفار کا مال واسباب حاصل کر سکیں، اس لغزش کا خالد بن ولید (جو ابھی تک ایمان نہیں لائے تھے) نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور پلٹ کر مسلمانوں کی بکھری ہوئی صفوں پر حملہ کر دیا۔ اس طرح ایک ہولناک جنگ شروع ہو گئی۔

پھر ان حملہ آور دستوں کے سامنے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے سینہ سپر ہونے کی کوشش کی لیکن انہوں نے ان کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا۔ ان کی آنکھیں نکال دیں اور کان کاٹ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی شان میں فرمایا "اور ہرگز خیال نہ کرنا وہ جو قتل کیے گئے ہیں اللہ کی راہ میں، وہ مردہ ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس، رزق دیئے جاتے ہیں۔

میدان احد میں ستر کے قریب مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا، جن میں حضور ﷺ کے جانثار چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں،

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿ وجدان احد ﴾......

ارشاد مصطفیٰ ہے!

......جب تمہارے بھائیوں نے میدان اُحد میں شہادت پائی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی روحوں کو سبز پرندوں کے اندر رکھ دیا۔ جو جنت کی نہروں پر سیاحت کرتے ہیں۔ اور جنت کے باغات سے پھل کھاتے ہیں۔ پھر سونے کی اُن قندیلوں میں چلے جاتے ہیں جو عرش الٰہی کے ساتھ آویزاں ہیں۔ جب وہ اپنے کھانوں کی لطافت اور خوابگاہوں کی راحت سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کاش، ہمارے بھائیوں کو بھی علم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کن نعمتوں سے نوازا، تا کہ وہ جہاد سے دست بردار نہ ہوں، اُن کی اس آرزو کو سن کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں تمہارا یہ پیغام انہیں پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ یہ آیات وَلَاتَحسبن الذین نازل فرمائیں۔ (مسلم، ابوداؤد)

......﴿ اشارات ﴾......

......اس فرمان مصطفیٰ میں شہدائے اُحد کے مقام ومرتبہ کو بیان کیا گیا ہے، اور ان کے حسن انجام کی خبر دی گئی ہے۔ نیز ان کے راستے پر گامزن ہونے کے لئے پیغام دیا گیا ہے۔

...... تاریخ اسلام شاہد ہے کہ غزوہ احد میں ایک وجدانی کیفیت کا ظہور بالکل انوکھے انداز میں دکھائی دیا، شمع رسالت کے پروانے کس طرح کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔ اس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

Marfat.com

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

۞...... ایک خاتون صحابیہ کے باپ، بھائی اور شوہر نے جام شہادت نوش کیا، اس نے ان کی شہادت کی خبر سن کر کہا، ان کو چھوڑ دو یہ بتاؤ، حضور ﷺ کا کیا حال ہے، اسے بتایا گیا، وہ بخیر و عافیت ہیں، پھر اس نے حضور ﷺ کی زیارت کی اور عرض کیا،

﴿کل مصیبة بعدك جلل﴾

ترجمہ تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رنج والم

۞...... ایک اور خاتون صحابیہ نے اپنے باپ، بھائی اور شوہر کو نظر انداز کرتے ہوئے سرکار کا دامن رحمت پکڑا اور عرض کیا۔ آپ پہ میرے ماں باپ قربان! آپ سلامت ہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کون مارا گیا۔ (سبل الہدیٰ)

۞...... حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی سگی بہن حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی دردناک شہادت کی خبر سنی اور تشریف لائیں، ان کے لخت جگر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے انہیں روکنا چاہا تو کہنے لگیں، میں اس غم پر صبر کروں گی۔ اور انشاء اللہ ثواب کی امید رکھوں گی،

۞...... غزوہ احد میں جب سرور عالم ﷺ کی شہادت کی افواہ پھیلی تو کئی مستانے جانیں ہتھیلی پر رکھ کر آگے بڑھے کہ اس زندگی سے کیا سروکار جو محبوب کی زیارت کے بغیر گزرے، ان میں حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ کہتے ہوئے پروانہ وار بڑھے۔ واہ واہ مجھے جنت کی خوشبو آرہی ہے، نضر کے رب کی قسم، جنت کی خوشبو احد کی اس جانب سے آرہی ہے۔

۞...... پھر آپ اس شجاعت سے لڑے کہ جام شہادت نوش کر لیا، ان کی شان میں آیت نازل ہوئی من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه، مومنوں میں کچھ

Marfat.com

جوانمرد لوگ وہ بھی ہیں جنہوں نے خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔ (سبل الھدیٰ)

✿...... حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا بہت بہادر خاتون تھیں، اس بہادری سے لڑیں کہ انہیں تلواروں کے بارہ زخم لگے۔ (انساب الاشرف جلد اص ۳۲۵)

✿...... فرمان مصطفٰے ہے، میدان احد میں ہم جس طرف بھی دیکھتے، ام عمارہ ہمارا دفاع کرتی نظر آتی، (سبل الھدیٰ)

✿...... ایک کافر ابن زہیر، رسول اللہ ﷺ کو للکارتا ہوا آگے بڑھا تو حضرت ابو دجانہ نے اسکا راستہ روک لیا۔ اور کہا پہلے ان کے جانثار سے تو لڑ لے، پھر ایک ہی وار سے اس کو ختم کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو دجانہ کو دعا دی، اے اللہ تو بھی اس سے راضی ہو جا جس طرح میں اس سے راضی ہوں، (الامتاع جلد اص ۱۲۴)

✿...... حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کفار مکہ حضور پر نور ﷺ کی ذات اقدس پر تیروں کی بارش کر رہے ہیں تو آپ ڈھال بن گئے اور سارے تیر اپنی پشت پر کھاتے رہے۔

✿...... حضور ﷺ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما رہے تھے، واہ واہ، سعد تیر چلا، میرا باپ اور میری ماں تجھ پر قربان ہوں۔

✿...... حبان بن عرقہ کافر نے حضرت ام ایمن کے تیر چلایا، ان کا پردہ اٹھ گیا تو وہ خوشی کے مارے قہقہے لگانے لگا۔ حضور ﷺ کو اپنی خادمہ کی توہین پر بہت دکھ ہوا، اور ایک تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا، انہوں نے تیر چلایا تو وہ سیدھا اس بد باطن کے گلے میں جا لگا، اب اس کا بھی پردہ اٹھ گیا، اس کی حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ بھی ہنس دیئے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے، آپ نے فرمایا سعد نے ام ایمن کا بدلہ لے لیا، اللہ تیری ہر دعا کو قبول کرے اور تیرا ہر تیر نشانہ پر لگے۔

✿...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ستر زخم لگے، آپ بے ہوش ہو گئے تو حضرت صدیق

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ نے ہوش دلایا۔ انہوں نے ہوش میں آتے ہی سوال کیا، ما فعل رسول اللہ، اللہ کے رسول کا کیا حال ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ یہ دن سارے کا سارا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا۔

۞...... حضور پر نور ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا تو خون کا فوارہ نکل آیا۔ حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے آپ کا خون اقدس چوسنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کا خون میرے خون کو چھوئے گا، اسے آگ نہیں چھو سکے گی۔

۞...... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بیس زخم آئے، سامنے کے دانت بھی ٹوٹ گئے، ایک ٹانگ شدید زخمی ہوئی کہ ساری عمر لنگڑا کر چلتے رہے، (سبل الہدیٰ)

۞...... غزوہ احد میں ہر فدا کار رسالت یہ نعرہ لگا رہا تھا، میرا چہرہ حضور کے چہرے پر قربان۔۔۔۔ میری جان حضور کی جان پر قربان۔۔۔۔ میری گردن حضور کی گردن پر قربان۔۔۔۔ آپ پر سلامتی ہو، آپ ہمیشہ عافیت کے ساتھ رہیں، (ایضاً)

۞...... حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا جذبہ شہادت کتنا حسین ہے۔ آپ نے شب زفاف بسر کی، غسل فرض تھا۔ لیکن غسل نہ کیا کہ یہ تھوڑا سا وقت بھی اطاعت رسول میں حائل نہ ہو جائے، میدان احد میں کود پڑے اور شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو منفرد انعام عطا فرمایا، وہ یہ کہ فرشتے زمین و آسمان کی درمیانی فضا میں انہیں بارش کے پانی سے غسل دینے لگے، ان کا نام غسل الملائکہ پڑ گیا،

جو بھی ان کے فقیر ہوتے ہیں
آدمی بے نظیر ہوتے ہیں

۞......غزوہ احد سرفروشیوں کی عجیب داستان کا حسین عنوان ہے۔ واقعی، ایمان والے محبوب خدا ﷺ کے ساتھ اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

Marfat.com

۞...... حضور پرنور ﷺ کو احد پہاڑ کے ساتھ محبت تھی اور احد پہاڑ بھی آپ سے محبت کرتا تھا۔آپ ﷺ ہر سال شہدائے احد کیلئے دعا کرنے تشریف لایا کرتے تھے۔ معلوم ہوا حیات حقیقی عشق مصطفےٰ ﷺ کی مرہون منت ہے۔ یہ جذبہ پتھروں کو مل جائے تو وہ بھی زندہ ہو جاتے ہیں پھر اگر پتھر زندہ ہو جاتے ہیں تو داتا علی ہجویری کیوں نہ زندہ ہوں گے جنھوں نے ساری عمر ہی عشق مصطفےٰ میں بسر کی ہے۔

محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان، مال، اولاد سے پیارا
محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

......۞......

اے سرور عالی ، اے شہ ملک معالی
دنیا کا مقدر ہے ترے در کا سوالی
کونین کا مولا ہے تو دارین کا والی
قدسی بھی ترے گھر کے حوالی و موالی

﴿غلام مصطفےٰ مجددی﴾

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿ اہل جنت ﴾......

فرمان کبریا ہے:

۞...... اس دن کئی چہرے روشن ہونگے اور کئی چہرے سیاہ ہونگے۔ پس سیاہ روانسانوں سے (کہا جائے گا) کہ تم نے کفر اختیار کر لیا تھا۔ ایمان لانے کے بعد، تو اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو اور روشن چہرے والوں سے (کہا جائے گا) کہ وہ اللہ کی رحمت (کے سائے) میں ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (آل عمران آیت ۱۰۶، ۱۰۷)

......﴿ اشارات ﴾......

۞...... قرآن حکیم کی یہ آیات مبارکہ دو گروہوں کا ذکر فرما رہی ہیں۔

۞...... روشن چہرے والا گروہ جو رحمت الٰہی کا حق دار ہوگا۔

۞...... سیاہ چہرے والا گروہ جو عذاب الٰہی کا سزاوار ہوگا۔

۞...... اب دیکھنا یہ ہے روشن چہرے والا گروہ کونسا ہے اور سیاہ چہرے والا گروہ کونسا ہے؟

۞...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تبیض وجوہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں، تبیض وجوہ اهل السنة و تسود وجوه اهل البدع یعنی قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر در منثور، تفسیر مظہری، تفسیر قرطبی، تفسیر فتح القدیر)

۞...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان حضور پر نور ﷺ کے مبارک حوالے سے بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے مذکورہ آیات مبارکہ کو تلاوت فرمایا اور ان کی

Marfat.com

وضاحت فرمائی کہ تبیض وجوہ اہل الجماعۃ والسنۃ و تسود وجوہ اہل البدع والا ھواء یعنی قیامت کے دن اہل سنت و جماعت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل ہوا و بدعت کے چہرے سیاہ ہونگے (تفسیر درمنثور، تفسیر مظہری، تفسیر قرطبی، تفسیر فتح القدیر)

۞...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی ان گروہوں کا تعارف کروایا ہے، تبیض وجوہ اہل السنۃ والجماعۃ وتسود وجوہ اہل البدع والضلالۃ "
(تفسیر درمنثور، تفسیر مظہری، تفسیر قرطبی)

۞...... ان تفسیرات صحابہ سے معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت ہی اہل جنت گروہ ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ''اہل سنت و جماعت'' کی اصطلاح فرمان رسول اور فرمان اصحاب رسول سے ثابت ہے۔ باقی جملہ گروہوں اور فرقوں کے نام ہی بدعت ہیں، تو کام کیوں نہ بدعت ہوں گے؟

۞...... ہمارا سوال ہے کہ کیا کسی صحابی رسول نے اپنے آپ کو اثری، سلفی، غیر مقلد، دیوبندی، اہل حدیث، وہابی کہلوایا تھا، یہ سب اصطلاحیں صدیوں بعد معرض وجود میں آئی ہیں، صحابہ کرام نے اپنے آپ کو ''اہل سنت و جماعت'' ضرور کہلوایا ہے۔

۞...... حضرت امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ان الناس کانوا فی حیاۃ رسول اللہ ﷺ اہل السنۃ یعنی بے شک رسول اللہ ﷺ کی حیات ظاہری میں لوگ اہل سنت تھے، (منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد ۵ ص ۴۲۰)

۞...... حضرت امام ابو بکر ابن سرین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، پہلے زمانہ (تابعین) میں محدثین کرام اہل سنت کی روایت کردہ حدیث قبول کرلیتے اور اہل بدعت کی روایت کو نہ قبول کرتے، (مقدمہ مسلم شریف جلد ا ص ۱۱) گویا تابعین کرام بھی اہل سنت و جماعت تھے۔

۞...... غیر مقلدین کے لئے ''دروازہ اجتہاد'' کھولنے والے ابن تیمیہ نے اعتراف کیا

Marfat.com

ہے۔ من اهل السنة والجماعة مذهب قديم معروف قبل ان يخلق الله ابا حنيفة ومالكاً والشافعي واحمد فانهٗ مذهب الصحابة الذين تلقوه عن نبيهم ومن خالف ذالك كان مبتدعاً عند اهل السنة والجماعة یعنی اہل سنت و جماعت ہی قدیم اور معروف مذہب ہے، جو حضرت امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کی تخلیق سے پہلے کا ہے، اور یہ مذہب، صحابہ کرام کا مذہب ہے جو انہوں نے اپنے نبی اکرم ﷺ سے حاصل کیا تھا، جو شخص اس مذہب کی مخالفت کرے گا، وہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک ''بدعتی'' ہے۔ (منہاج السنۃ جلد ۱ ص ۲۵۶)

۞...... یاد رہے کہ اہل سنت و جماعت کے مبارک گروہ ہی میں اولیاء کرام نے جنم لیا، جو اس گروہ کی مزید حقانیت کی دلیل ہے۔ آپ کو دوسرے کسی گروہ میں کوئی ولی نظر نہ آئے گا۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

۞...... مذکورہ آیات میں سیاہ چہرہ لوگوں کی نشانی بتائی گئی ہے، اکفرتم بعد ایمانکم، تم نے کفر اختیار کر لیا تھا، ایمان لانے کے بعد، اب آپ دیکھ لیں کہ یہ سیاہ چہرہ لوگ کلمہ توحید پڑھتے ہیں اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات کا بائیکاٹ بھی کرتے ہیں، کوئی اسلام کے منسوخ احکامات پر عمل پیرا ہے اور کوئی پیغمبر اسلام کی عظمت و شان کا دشمن ہے، کوئی صحابہ کرام کا باغی ہے اور کوئی اہل بیت اطہار کا منکر ہے، کوئی ائمہ مجتہدین سے عناد رکھتا ہے اور کوئی اولیا کاملین کو گمراہ، مشرک اور بدعتی سمجھتا ہے، کوئی حدیث مصطفیٰ کی تشریعی حیثیت کا انکاری ہے اور کسی کو تحریف قرآن کی بیماری ہے۔ یہ سب ایمان لانے کے بعد ''کفر و انکار'' کا راستہ اپنانے کا مذموم انداز ہے۔

۞...... اہل سنت و جماعت کے دل عشق مصطفیٰ سے آباد ہوتے ہیں، اسی عشق کا نور ان کے

Marfat.com

چہروں سے عیاں ہے۔کل بھی عیاں ہوگا،کوئی غیر جانبدار ہو کر مشاہدہ کر لے، کسی ''گنہگار سنی'' کا چہرہ بھی کسی عبادت گزار بدعتی کے چہرے سے زیادہ تابناک نظر آتا ہے،اللھم ثبتنا علی معتقدات اھل السنة و الجماعة وامتنا فی زمرتھم واحشرنا معھم اجمعین بحرمة سید الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوۃ والسلام الی یوم الدین

......۞......

کیا شب اسریٰ کے دولھا نے گزرنا ہے ادھر
کر رہی ہے کہکشاں اختر شماری واہ وا
پائے جاناں کو دیا بوسہ لب کافور کا
دیکھ جبریل امیں کی جاں نثاری واہ وا
قبر سے نکلے کلیم اللہ سجدہ چھوڑ کر
جا رہی ہے شاہ بطحا کی سواری واہ وا
جب قلم گل ریز ہوتا ہے غلام زار کا
اہل دل کہتے ہیں یہ مدحت نگاری واہ وا

﴿مجددی﴾

Marfat.com

درس حدیث:

﴿ اہل سنت ﴾

فرمان مصطفےٰ ہے:

۞...... تم لوگوں پر جماعت کا ساتھ دینا اور فرقوں سے کنارہ کشی کرنا لازم ہے۔ کیونکہ شیطان ایک آدمی کے ساتھ رہتا ہے اور دو آدمیوں سے دور بھاگتا ہے اور جو آدمی جنت میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہونا چاہے وہ جماعت کے ساتھ مل جائے۔ (ترمذی شریف)

۞...... میری امت گمراہی پر اکٹھی نہ ہوگی، جب تم کوئی اختلاف دیکھو تو سب سے بڑے گروہ۔ (سوادِ اعظم) کے ساتھ ہو جاؤ۔

﴿ اشارات ﴾

۞...... موجودہ دور میں ہمارے بعض لبرل حضرات کی طرف سے ایک سوال کیا جاتا ہے کہ ہر گروہ اپنے آپ کو برحق سمجھتا ہے، ہم کس کو اچھا سمجھیں اور کس کو برا، آخر ہم کس طرف جائیں، مذکورہ احادیث مبارکہ میں اس سوال کا جواب بیان ہوا ہے کہ تم سواد اعظم سب سے بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ، جماعتِ مسلمین کے ساتھ مل جاؤ، اس مضمون کی اور احادیث بیان کی جاتی ہے۔

۞...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک گروہ جنتی ہوگا، صحابہ کرام نے پوچھا، یارسول اللہ! کونسا گروہ، فرمایا اهل السنة والجماعة، (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۲۴۴)

۞...... کلهم فی النار الا واحدة وهی اهل السنة والجماعة، سب فرقے دوزخی ہوں گے، ایک فرقہ جنتی ہوگا، اور وہ اہل سنت وجماعت ہے۔ (تمہید ابی شکور سالمی)

Marfat.com

۞...... سب فرقے گمراہ ہونگے مگر "سواد اعظم" (ہدایت پر ہوگا) صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ سواد اعظم کون سے لوگ ہیں فرمایا من کان علی ما انا و علیه اصحابی جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہیں۔ (مجمع الزوائد ص ۱۶۱، طبرانی کبیر جلد ۸ ص ۱۵۴)

۞...... سب سے بڑے گروہ کی اتباع کرو، جو اس سے الگ ہوا وہ جہنم رسید ہوگا، (مشکوٰۃ)

۞...... جماعت ہی رحمت ہے، اور فرقہ عذاب ہے، (مسند احمد)

۞...... جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست رحمت ہے، (ترمذی)

۞...... میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک ان کو تھامے رہو گے، گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت، (موطا امام مالک)

۞...... جو جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوا، اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی۔ (المستدرک)۔

۞...... جو جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں داخل ہوا۔ (المستدرک)

۞...... ان تمام ارشادات نبویہ سے معلوم ہوا کہ جماعت اور سب سے بڑا گروہ ہی اسلام کا صحیح نمائندہ ہے، گویا اپنے آپ کو جماعت میں داخل کرنے کے بعد ہی کوئی آدمی حقیقی معنوں میں مسلمان کہلوا سکتا ہے۔

۞...... آج کل ایک فیشن ہے کہ ہم تو صرف مسلمان ہیں، نہ ہم سنی ہیں، نہ ہم فلاں فلاں ہیں، خدارا اس طرح اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ جب ثابت ہو چکا ہے کہ سنت و جماعت ہی اسلام کی آئینہ دار ہے تو پھر اسے دوسرے فرقوں کی صف میں شامل نہ کریں۔ صحابہ کرام نے بھی اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہا تا کہ دیگر "مدعیان اسلام" سے ممتاز ہو جائیں۔

۞...... دور صحابہ سے لے کر آج تک اہل اسلام کا سب سے بڑا گروہ اہل سنت و

Marfat.com

جماعت ہے۔اسلام کی روشن تاریخ دراصل اہل سنت و جماعت کی تاریخ ہے، باقی فرقے تو جنم لیتے رہے اور ختم ہوتے رہے، اہل سنت و جماعت کا سورج آج بھی آسمان حقیقت پر تابندہ دکھائی دیتا ہے۔

و شمسنا علی افق العلیٰ لاتغرب

۞...... آیئے، اب بزرگانِ اسلام کے اقوال مبارکہ سے اس گروہ عظیم کی شان و عظمت ملاحظہ فرمایئے۔

۞...... حضرت امام سفیان ثوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، ''سوادِ اعظم سے مراد اہل سنت و جماعت ہیں، اگر چہ وہ تعداد میں ایک ہی کیوں نہ ہو، اس حقیقت کو خوب جان لو'' (المیزان الکبریٰ ج ۱ ص ۴۰)

۞...... حضرت امام المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''کسی اہل سنت آدمی کو دیکھنا عبادت ہے، کیونکہ وہ سنت پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے، اور بدعت سے بچاتا ہے'' (تفسیر قرطبی جلد ۴ جز ۷ ص ۱۴۱)

۞...... حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہے'' (الغنیہ ج ۱ ص ۸۵)

۞...... نیز فرماتے ہیں ''یہ گروہ انبیاء کرام، مرسلین عظام، صحابہ و تابعین اور اولیاء صدیقین کے طریقے پر گامزن ہے۔ (ایضاً ج ۲ ص ۱۶۳)

۞...... حضور مجدد اعظم مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں ''جنتی گروہ اہل سنت و جماعت ہے، اس کے مطابق اپنے عقائد کو درست کرنا چاہئے، (مکتوب ۷۱ دفتر ۱) نیز فرماتے ہیں ''اکابرین اہل سنت کی مخالفت زہر قاتل ہے جو ابدی موت اور دائمی عذاب کا موجب ہے، (مکتوب ۶۷ دفتر ۲)

Marfat.com

۞...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ''اسلام میں سواد اعظم، مذہب اہل سنت و جماعت ہے'' (اشعۃ اللمعات جلد اص ۱۴۱) اور فرماتے ہیں ''کہ صحاح ستہ کے اصحاب محدثین اور دیگر کتب مشہورہ معتمدہ کے مصنفین بھی اور مذاہب اربعہ اور باقی ارباب فقہ بھی یہی مسلک و مذہب رکھتے تھے۔ (اشعۃ اللمعات)

۞...... حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ''ان مذاہب اربعہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کے سوا سب مذاہب فقہ ختم ہو چکے ہیں، ان کی پیروی سواد اعظم کی پیروی ہے اور ان سے خروج سواد اعظم سے خروج ہے۔ (عقدالجید ص ۵۶)

۞...... حضرت امام تفتازانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''سواد اعظم اور مطلق امت سے مراد اہل سنت و جماعت ہیں اور ان ہی کا طریقہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے مطابق ہے۔ (التوضیح والتلویح)

۞...... حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''صراط مستقیم سے مراد سنت و جماعت ہے۔ (تفسیر خازن جلد اص ۱۷)

۞...... حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ، امام ثوری علیہ الرحمہ کی وصیت نقل فرماتے ہیں ''تو صرف اس آدمی کے پیچھے نماز پڑھ جس کے بارے میں تجھے وثوق ہو کہ وہ اہل سنت ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج اص ۲۰۷)

۞...... حضرت امام علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، بے شک نجات یافتہ گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔ (مرقات، شرح مشکوٰۃ ج اص ۲۴۸)

۞...... حضرت امام احمد جیون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اہل ایمان یعنی اہل سنت و جماعت کے طریقے پر چلنا لوگوں پر واجب ہے۔

۞...... حضرت شیخ محمد جزولی علیہ الرحمہ کی دعا دیکھئے، مولا کریم ہمیں اہل سنت و

Marfat.com

جماعت کے مسلک پر موت عطا کرنا۔ (دلائل الخیرات ص ۸۲ تفسیرات احمدیہ)

۞...... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے، ''اہل حق سے مراد اہل سنت و جماعت ہیں۔ (شرح عقائد ص ۷)

۞...... مخالفین اہل سنت کے معتمد علما نے بھی اہل سنت و جماعت کی حقانیت کی شہادت دی ہے۔ چند حقائق حاضر خدمت ہیں

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

۞...... علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں، ''جنتی گروہ اہل سنت و جماعت ہے''، (فتاوی ابن تیمیہ جلد ۳ ص ۳۴۵)

۞...... علامہ ابن حزم لکھتے ہیں'' اہل سنت تو صحابہ کرام اور خیار تابعین ہیں، جو ان کے راستے پر محدثین اور فقہا گامزن ہوئے۔ اور جس نے بھی ان کی پیروی کی، ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو،

۞...... علامہ نواب نورالحسن بھوپالی لکھتے ہیں'' ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب سنی رکھتے ہیں، حق مذہب اہل سنت و جماعت میں جاری ہے۔ (نہج المقبول)

۞...... مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں'' ۸۰ سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی کہا جاتا ہے۔ (شمع توحید ص ۵۳)

۞...... اس تاریخی حقیقت کو سامنے رکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ جب ۸۰ سال پہلے سب مسلمان بریلوی حنفی خیال کے حامل تھے تو یہ غیر مقلد وہابی، دیوبندی، پرویزی اور قادیانی وغیرہ کہاں سے آئے۔ یقیناً یہ انگریزوں کے تسلط کے بعد آئے۔ اور ان کے بنانے سے بنے، یہی وجہ ہے کہ کسی سنی المسلک عالم دین کو انگریزوں نے نہ کوئی جاگیر دی اور نہ شمس العلماء کا خطاب دیا، سنی علما تو ان سے شدید نفرت کرتے تھے اور کرتے

Marfat.com

ہیں، جبکہ دوسرے فرقوں کے علمانے جی بھر کر مراعات حاصل کیں، ان کے اشاروں پر کتابیں لکھیں اور امت مرحومہ کو پاش پاش کر دیا۔ انگریزوں کے "شمس العلماء" انہی فرقوں کے امام ہیں، کاش لوگوں کی آنکھیں کھل جائیں تا کہ ان باطل پرستوں کے جہادی اور فسادی عزائم کو دیکھ سکیں۔

محروم تماشا کو پھر دیدہ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

گل تبسم ریز، بلبل نغمہ پیرا ہو گیا
رحمت عالم چمن میں جلوہ فرما ہو گیا
باغ فطرت کی بہاروں میں عجب ارمان ہیں
کون ہے جس پر زمین و آسمان قربان ہیں
جس کے ہاتھوں سے بٹا ایمان کا جام سرور
جس کے قدموں سے چھٹا شیطان کا دام غرور
نور چھایا دہر کی شب آفریں، ظلمات میں
انقلاب آیا جہاں کے آتشیں حالات میں

﴿ غلام مصطفیٰ مجددی ﴾

Marfat.com

درس قرآن:

......صبر پیہم کی ضرورت......

ارشاد کبریا ہے:

و بشر الصبرین ○الذین اذا اصابتھم مصیبة قالو انالله و انا الیه راجعون ○ اولئك علیھم صلوات من ربھم و رحمة و اولئك ھم المھتدون ○ اے محبوب! صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دے کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں، ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں۔ (سورۃ البقرہ: ۱۵۵تا۱۵۷)

......اشارات

✡......ان آیات کریمہ میں صبر کرنے والوں کی شان وعظمت بیان کی گئی ہے، چونکہ ان کی زندگی کا مقصد وحید صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور خوشنودی کا حصول ہے، اس لیے وہ اس کی طرف سے آنے والے ہر امتحان میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ عزم وعزیمت کا راستہ اختیار کرتے ہیں،

✡......ایسے عظمت والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا درود نازل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے درود کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی جماعت میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ پھر یہی لوگ رحمت خداوندی کے حقدار ہوتے ہیں۔

✡......مشہور شیعہ مفسر علامہ طبرسی نے ان آیات کی تفسیر میں لکھا ہے،

''حضور علیہ السلام نے فرمایا، اگر کوئی شخص مصیبت کے وقت انا لله و انا

Marfat.com

الیہ راجعون پڑھتا ہے، تو اُس شخص کو دن بھر کا ثواب دیا جائے گا، جس دن اُس پر مصیبت وارد ہوئی تھی۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آبائے کرام سے مروی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ان چار خصلتوں والے انسان کو جنت عطا کرے گا۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا، حصول نعمت پر الحمد للہ کہنا، گناہ ہو جانے پر استغفر اللہ پڑھنا، مصیبت پر انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا۔" (مجمع البیان جلد ا ص ۲۳۸)

☆...... مشہور شیعہ مفسر علامہ علی قمی نے سورۃ ممتحنہ کی آیت اذا جائك المومنات کی تفسیر میں لکھا ہے۔

"ام حکیم کھڑی ہوئی اور پوچھنے لگی، یا رسول اللہ! وہ معروف کیا ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے، کہ ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، معروف یہ ہے کہ تم چہروں پر خراشیں مت ڈالو، گالوں پر طمانچہ مت مارو، بالوں کو نہ نوچو، گریبان چاک نہ کرو، کپڑوں کو سیاہ نہ کرو، ہائے ہائے نہ پکارو، قبر کے نزدیک کھڑی نہ ہوا کرو، فبا یعھن علی ھذہ الشروط، پس عورتوں نے ان شرائط پر بیعت کی" (تفسیر قمی ص ۶۷۶)

۞...... مشہور شیعہ مفسر علامہ فتح اللہ کاشانی نے آیت، و اصبر و ما صبرك الا باللہ کی تفسیر میں لکھا ہے،

"(اے نبی) غزوہ احد میں اہل ایمان پر قتل اور مثلہ کی صورت میں جو افتاد ٹوٹی، آپ اس کا غم نہ کریں" (منہج الصادقین جلد ۵ ص ۲۳۴)

۞...... اب صبر و استقامت کی ضرورت و اہمیت پر، ہم شیعہ حضرات کی مزید مستند کتابوں سے روایات پیش کرتے ہیں۔

Marfat.com

۞...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضرب المسلم یدہ علی فخذہ عند المصیبة احباطا اجرہ یعنی مصیبت کے وقت مسلمان کا اپنے ہاتھ کو اپنی رانوں پر مارنا، اس کے اجر کو ختم کر دیتا ہے۔ (فروع کافی جلد ۳ ص ۲۲۴)

۞...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مصیبت پر صبر کرنے والے آدمی کو اللہ تعالیٰ نے تین سو درجات عطا فرمائے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (جامع الاخبار ص ۱۳۲)

۞...... حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے میری بیٹی! جب میں وصال کر جاؤں تو اپنا منہ نہ پیٹنا، اپنے بال نہ نوچنا، واویلا نہ کرنا، اور نوحہ نہ کرنا۔ (فروع کافی جلد ۵ ص ۵۲۷)

۞...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے جزع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، شدید جزع یہ ہے کہ کوئی آدمی ویل عویل کے الفاظ چیخ کر ادا کرے، اپنے چہرے کو پیٹے، پیشانی کے بال نوچے، اور جس نے نوحہ کیا اُس نے صبر کو چھوڑ دیا، اور درست طریقے کو چھوڑ کر کسی اور طریقے پر چل نکلا۔ جس نے مصیبت کے وقت صبر کیا اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی، اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے حضور قائم ہے۔ جس نے بے صبری کی وہ قابل مذمت ہوا اور اپنا ثواب ضائع کر بیٹھا (فروع کافی جلد ۳ ص ۲۲۲)

۞...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، صبر اور مصیبت دونوں مومن کی طرف آتے ہیں، وہ مصیبت پر انتہائی صبر کرنے والا ہوتا ہے، اور جزع اور مصیبت دونوں کافر کی طرف آتے ہیں، وہ مصیبت پر انتہائی جزع کرنے والا یعنی رونے پیٹنے والا ہوتا ہے۔ (فروع کافی جلد ۳ ص ۲۲۳)

Marfat.com

۞...... حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایمان میں مقام صبر ایسا ہے جیسا آدمی کے جسم میں مقام سر ہے۔ لا ایمان لمن لاصبرلہ ،جس کے پاس صبر نہیں اس کا ایمان نہیں۔ (جامع الاخبار ص ۱۳۲)

۞...... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا، میں تجھے قسم دلاتا ہوں، میری شہادت پر اپنا گریبان چاک نہ کرنا، اپنے چہرے پر خراش نہ ڈالنا، اور ہلاکت کے الفاظ نہ بولنا، (اعلام الوریٰ ص ۲۳۶)

۞...... حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، صبر کا نزول مصیبت کی مقدار کے مطابق ہوتا ہے، جس آدمی نے مصیبت کے وقت اپنی رانوں پر ہاتھ مارا، اُس کے عمل ختم ہو گئے، (نہج البلاغۃ ص ۹۵م)

۞...... حضرت علیٰ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وصال مصطفےٰ پر بارگاہ مصطفےٰ میں عرض کیا، اور اگر آپ صبر کا حکم نہ دیتے، جزع وفزع سے منع نہ فرماتے تو ہم اس مصیبت پر مجرائے اشک کا پانی انتہا کو پہنچا دیتے (آنکھ اور دماغ کی تمام رطوبتیں قربان کر دیتے) (نیرنگ فصاحت ص ۳۲۷)

۞...... ان ارشادات نبوت اور مقالات آل نبوت سے معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت پیٹنا، سینہ کوٹنا، گریبان چاک کرنا، واویلہ کرنا بہت برا کام ہے، صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنا نہایت عمدہ صفت ہے۔ شیعہ حضرات کا فرمان ہے کہ ماتم حسین کے علاوہ ہم بھی صبر واستقامت کو ترجیح دیتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آل پاک کے اس جانکاہ حادثے پر بھی صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے، جیسا کہ حضرت امام نے اپنی ہمشیرہ سے ارشاد فرمایا، "اے بہن! حلم اور بردباری سے کام لینا ، شیطان کو اپنے اوپر تسلط نہ دینا، اور خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہو کر صبر کرنا، (جلاء العیون ص ۵۵۳)

......۞......

Marfat.com

درسِ حدیث:

ماتم کی مروجہ صورت

ارشادِ مصطفیٰ ہے:

......اگر نوحہ کرنے والے مرنے سے پہلے توبہ نہ کریں تو انہیں قیامت کے دن گندھک اور خارش کا لباس پہنایا جائے گا۔ (مسلم، کتاب الجنائز)

اشارات

......اس حدیث مبارک میں نوحہ طرازی کی شدید مذمت ہے۔ یہی نوحہ طرازی جب مزید شدت اختیار کرتی ہے تو تان سینہ کوبی اور زنجیر زنی پر جا کر ٹوٹتی ہے، ماتم سے مراد اگر یہ ہو کہ کسی عزیز جاں کے لیے آنکھوں سے آنسوؤں کا نکل آنا، کسی محبوب کی یاد میں غمگین ہو جانا تو یہ اسلام میں بالکل جائز ہے، لیکن ماتم سے مراد اگر یہ ہو کہ واویلہ کیا جائے، بال نوچے جائیں، سینہ پر دوہتھڑ مارے جائیں، اپنی رانیں پیٹی جائیں، سر پر خاک ڈالی جائے، آہ وبکا کی جائے، گریبان چاک کیا جائے، تقدیر کو کوسنے دیئے جائیں تو یہ افعال اسلام کی آفاقی تعلیمات کے خلاف ہیں، جذبہ صبر وہمت کے منافی ہیں، ان سے نہ صرف قرآن وحدیث نے منع کیا ہے، بلکہ اہل بیت اطہار کے جلیل القدر افراد نے بھی روکا ہے۔

......مروجہ ماتم میں یہی کچھ کیا جاتا ہے کہ کربلا کے عظیم شہیدوں کو یاد کر کے نوحہ طرازی اور سینہ کوبی کی جاتی ہے، زنجیر زنی سے سارا جسم لہولہان کیا جاتا ہے، اس ماتم کو امامانِ اہل بیت نے ہرگز پسند نہیں فرمایا، دلائل شیعہ حضرات کی مستند کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

Marfat.com

۞...... حضور فخر آدم ﷺ نے اپنی شہزادی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، صبر کنید ، خدا عفو کند از شما آزار میکند مراز گریہ و نالہ، صبر کرو، خدا تمہیں معاف فرمائے، مجھے اپنے رونے اور فریاد کرنے سے تکلیف نہ پہنچاؤ (جلاء العیون جلد ا ص ۹۱)

۞...... حضور پرنور ﷺ اپنی شہزادی کو رونے اور فریاد کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو گریبان چاک کرنے، سینہ کوبی کرنے، بال نوچنے، اور چھریاں مارنے کی کب اجازت دیں گے، معلوم ہوا، یہ افعال حضور پیغمبر نور ﷺ کے نزدیک قباحت آمیز ہیں۔

۞...... فرمان رسول ہے، نوحہ کنندہ بیاید روز قیامت نوحہ کنان مانند سگ وفرمود نوحہ وغنا فسون زنا است، نوحہ کرنے والا قیامت کے دن کتے کی صورت میں ہوگا، اور فرمایا نوحہ اور گانا زنا کا جادو ہے، (مجمع المعارف ص ۱۶۲)

۞...... مروجہ ماتم کے بانی اہل بیت اطہار نہیں، یزیدی فجار ہیں، شیعہ عالم شیخ عباس قمی نے لکھا ہے،

''جب مستورات اہل بیت اس لعین یزید کے محل میں داخل ہوئیں تو آل سفیان کی عورتوں نے اپنے زیورات اتار لیے، ماتمی لباس پہن لیا، اور نوحہ اور گریہ کی آواز بلند کی، وسہ روزہ ماتم داشتند ، اور تین روز تک ماتم کیا''

(منتہی الامال جلد ا ص ۵۵)

۞...... یہ روایت شیعہ عالم ملا باقر مجلسی نے بھی اپنی مشہور کتاب جلاء العیون میں لکھی ہے (جلاء العیون جلد ۲ ص ۹۵)

۞...... فقہ جعفریہ کی مستند کتاب توضیح المسائل میں یہ مسئلہ درج ہے، کسی کی موت پر کسی انسان کے لیے اپنا بدن چھیلنا، منہ پر طمانچہ مارنا جائز نہیں، گریبان چاک کرنا جائز نہیں، اگر اس کے چہرے سے خون نکل آئے یا کوئی اپنے بال نوچے تو اس کے لیے غلام آزاد

Marfat.com

کرنا ضروری ہے، یا دس فقیروں کو کھانا کھلانا ضروری ہے، یا تین دن کے روزے رکھنا ضروری ہے۔

۞...... زنجیر زنی کے نتیجے میں کتنا خوں نکلتا ہے اور اس کا کفارہ کیا ہونا چاہیے، اس کا جواب بھی فقہ جعفریہ کے ذمے ہوگا۔

۞...... نوحہ کرنے والے کا منہ قبر میں قبلہ سے پھیر دیا جاتا ہے، (مجمع المعارف ص ۱۶۸)

۞...... حضور ﷺ نے ایک عورت کتے کی صورت میں دیکھی، فرشتے اس کی دبر سے آگ داخل کرتے تو وہ منہ سے باہر نکل آتی۔ فرمایا وہ عورت مرثیہ خوان، نوحہ گر اور حاسد تھی، (حیات القلوب جلد ۲ ص ۵۴۳)

۞...... نوحہ کرنے والے کو پگھلے ہوئے تانبے اور تارکول کے کپڑے پہنائے جائیں گے، (حیات القلوب جلد ۲ ص ۱۱۶۵)

۞...... علامہ حسین القمی نے لکھا ہے، در تعزیہ داری حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اگر شخص زخمے مثل تیغ وغیرہ بر خود بزند کہ ضرر باشد بر بدنش، حرام است، یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تعزیہ داری میں اگر کسی آدمی نے اپنے بدن پر تلوار وغیرہ کا کوئی زخم لگایا، جس سے اس کے بدن کو نقصان پہنچا تو یہ حرام ہے (مجمع المسائل ص ۳۲۱)

۞...... جان لینا چاہیے کہ نوحہ خوانی، شیطان کا زمزمہ ہے، اہل خذلان کا برا کام ہے۔ نافرمانوں کا شغل ہے، اور منافقوں کا آشیانہ ہے، یہ تمام اہل بیت عصمت صلوۃ اللہ علیھم اور علمائے شیعہ اور اہل وفاق کے ہاں حرام ہے، جیسا کہ متقدمین ومتاخرین نے نقل کیا ہے۔ یہ زنا کی طرح حرام ہے۔ اس کی حرمت، مذہب شیعہ میں ایک ضروری امر ہے، اور کبیرہ گناہ ہے۔ اس کا مرتکب فاسق وفاجر ہے۔ جو اس کو حلال سمجھے، وہ مرتد اور کافر ہے۔ اس کی حرمت میں آیات متکاثرہ اور روایات متواترہ وارد ہوئی ہیں، علمائے

Marfat.com

امامیہ میں سے کسی ایک عالم نے بھی اس کی حلت کا حکم نہیں دیا۔ (مجمع المعارف ص ۱۶۱)

۞...... اور غنا تو اس کی حرمت و مذمت میں کوئی شک نہیں۔ اس کا سننا مطلقاً قابل مذمت ہے، وہ کسی مصیبت کے وقت ہو یا حضرت سید الشھد اء علیہ السلام کی مرثیہ خوانی کی صورت میں ہو، (ایضاً)

۞...... شیخ عباس قمی بیان کرتے ہیں:

''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ڈھائے گئے مصائب کو بیان کرنا اس دور میں ایک ذریعہ معاش بن گیا ہے۔ اس میں عبادت کی جہت بہت کم ملحوظ ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ شیعہ مذہب کے علماء کی موجودگی میں مجلسوں کے اندر صریح جھوٹ اور من گھڑت روایات بیان ہونے لگیں ہیں'' (منتہی الامال جلد ۱ ص ۵۵)

۞...... وقت گزرنے کے ساتھ وہی بکواسات اور جھوٹ سے پر باتیں نئی کتابوں میں شامل ہو جاتی ہیں، (ایضاً)

۞...... ان واقعات میں سے ایک حضرت قاسم کی میدان کربلا میں شادی کا واقعہ بھی ہے، جو روضۃ الشھد انامی کتاب میں ہے جو کہ فاضل کاشغی کی تصنیف ہے، (ایضاً)

۞...... ماتم کے دوران کالے رنگ کا لباس بھی پہنا جاتا ہے، کالے رنگ کے لباس کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے،

لاتلبسو االسواد فانه لباس فرعون، کالا لباس نہ پہنو، یہ فرعون کا لباس ہے، (علل الشرائع باب ۵۶ ص ۳۴۷)

۞...... حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، سفید لباس سے اچھا کوئی لباس نہیں، لہذا اپنے مردوں کو یہی لباس پہنایا کرو، (فروغ کافی جلد ۳ ص ۱۴۸)

Marfat.com

۞......ماتم کرنے والے عزاداروں نے اپنے بازوؤں میں لوہے کے کڑے بھی پہنے ہوتے ہیں، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لوہے کی کوئی چیز پہن کر نماز جائز نہیں، کیونکہ وہ نجس ہے، منسوخ ہے، (فروع کافی جلد۳ص۴۰۰، تہذیب الاحکام جلد۲ص۲۲۷)

۞......ماتم کو فرض نمازوں پر فوقیت دی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس فعل مذموم کی خاطر وہ فعل محمود چھوڑ دیا جاتا ہے، حضور پرنور ﷺ کی حدیث ہے، جس نے نماز کو چھوڑا کہ نہ اس کے ثواب کا امیدوار ہو اور نہ اس کے عقاب سے خوفزدہ ہو، مجھے اس کے یہودی، عیسائی اور مجوسی بن کر مرنے کی کوئی پروا نہیں (جامع الاخبار ص۸۴)

۞......ایرانی صدر خامنائی کا بیان ہے، یوم عاشور پر امام حسین کی یاد تازہ کرنے کے مروجہ طریقے یکسر غلط اور غیر اسلامی ہیں، (روزنامہ جنگ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۴ بروز منگل)

وہ محمد مصطفےٰ وہ سرور ہر دوسرا
جس کی برکت سے بنے لوح و قلم، ارض وسما
جس کی صورت سے وہ بے صورت نمایاں ہوگیا
جس کی سیرت سے رخ سیرت درخشاں ہو گیا
وہ کہ جس کا دوجہاں کی سلطنت پر راج ہے
وہ کہ جس کے سر پہ لولاک لما کا تاج ہے
وہ ملا تو زندگی شرمندگی سے بچ گئی
وہ چلا تو تازگی ہر آگہی میں رچ گئی

﴿غلام مصطفےٰ مجددی﴾

Marfat.com

درس قرآن:

......﴿تاجدارشریعت﴾......

ارشاد کبریا ہے۔

وما اتا کم الرسول فخذوہ ومانھا کم عنہ فانتھوا واتقواللہ ان اللہ شدیدالعقاب ، اور جو شے تمہیں رسول ﷺ عطا کریں، لے لو اور جس شے سے تمھیں روک دیں، رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (سورۃ الحشر آیت:۷)

......﴿ اشارات ﴾......

✿......اس آیت مقدسہ میں کتنا واضح طور پہ لکھا گیا ہے کہ حضور سراپا نور ﷺ کا حکم ماننا ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ اللہ تعالیٰ سے وہ انسان ڈرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی عطا پر راضی ہے،

✿......ومانھا کم عنہ فانتھوا کے جملے سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جس کام سے روک دیں، اُس سے رک جانا چاہیے۔ اور جس کام سے نہ روکیں اُس کے کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

✿......بعض حضرات کا خیال ہے کہ میلاد شریف نہیں منانا چاہیے، ختم شریف نہیں دلانا چاہیے۔ اذان کے اول آخر درود نہیں پڑھنا چاہیے۔ ہم کہتے ہیں کہ کوئی ایسی حدیث دکھائی جائے جس میں ان تمام کاموں سے روک دیا گیا ہے، اِن لوگوں کو چاہیے کہ اپنا سر کھپانے کی بجائے کوئی حدیث مبارک بیان کریں، جس کام سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے نہیں روکا۔ اس کام سے روکنا کسی کے اختیار میں نہیں۔

Marfat.com

......اسلام میں ہر اچھے کام کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے، اُسی اصول کے تحت روکنے والے حضرات بھی نت نئی درسگاہیں تعمیر کرتے ہیں۔ رسالے جاری کرتے ہیں، جہادی لشکر تیار کرتے ہیں، تنظیمیں بناتے ہیں۔ دینی اجلاس بلاتے ہیں، جلوس نکالتے ہیں۔ یہ سب کام ہیں اور ایک میلاد مصطفیٰ منانا ہی ناجائز ہے۔ افسوس ہے ایسے رویے پر،

......اس ساری آیت میں مال غنیمت کا ذکر بھی ہے۔ کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے لئے ہے، اس مال کو تقسیم کرنے کا اختیار رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا حضور پر نور ﷺ مختار شریعت بھی ہیں اور قاسم نعمت بھی ہیں، حضور پرنور ﷺ کے سامنے دست طلب دراز کرنا، اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے مترادف ہے، کیونکہ حضور ﷺ اللہ کے نائب کامل ہیں۔ کاش لوگ اس فرق کو سمجھ جائیں کہ بتوں سے مانگنا اور ہے رسولوں سے مانگنا اور ہے۔

......اس مضمون کی اور بھی آیات ہیں ملاحظہ کیجئے۔

......وہ رسول ﷺ حلال کرتا ہے ان کیلئے ستھری چیزیں اور حرام کرتا ہے، اُن پر گندی چیزیں (سورۃ الاعراف)

......وہ کافر اس کو نہیں سمجھتے جسکو رسول نے حرام کیا۔ (سورۃ التوبہ)

......اے ایمان والو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

......حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ حضور ﷺ کی عظیم خصوصیات سے ہے کہ آپ جو چاہیں اور جس کے لئے چاہیں حکم خاص فرما دیں (خصائص کبریٰ جلد:۲، ص:۲۶۲)

......حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ چیزوں کو حلال فرماتے ہیں، حرام بھی فرماتے ہیں، اور فرض بھی فرماتے ہیں۔ (زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۲)

......معلوم ہوا کہ تمام احکام شریعت حضور پر نور ﷺ کی سپرد ہیں، اسکی کتنی ہی مثالیں احادیث میں موجود ہیں۔

Marfat.com

۞...... فرمایا، انی حرمت المدینہ کما حرم ابراھیم مکہ، میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں جس طرح حضرت ابراھیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا، (بخاری و مسلم)

۞...... حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پوچھا احرم رسول اللہ ﷺ المدینہ، کیا رسول ﷺ نے مدینہ کو حرم بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں (مسلم شریف)

۞...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ان رسول ﷺ حرم ھذا الحرم، بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس حرم کو حرم بنایا ہے۔ (ابوداود)

۞...... معلوم ہوا کہ حضور پُرنور کو حلت وحرمت کا اختیار تفویض ہُوا تھا۔ یہی تمام صحابہ کرام کا عقیدہ ہے اور تمام علما کرام کا فیصلہ ہے۔

۞...... حضور پُرنور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا ما تقولون فی الزنا تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی حرمہ اللہ و رسولہ، اسے اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے حرام کر دیا ہے۔ (طبرانی، فی الاوسط، مسند احمد)

۞...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے شراب، مردار، خنزیر اور کئی قسم کی خرید وفروخت حرام کر دی ہے، (بخاری و مسلم)

۞...... حدیث پاک ہے، انی حرمت کل مسکر میں نشہ آور چیز حرام کرتا ہوں (سنن)

۞...... حدیث پاک ہے، اگر مجھے اپنی اُمت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں اُسے ضرور حکم دیتا کہ نماز کے وقت مسواک کریں، (بخاری، مسلم، مالک، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد، فیض القدیر جلد ۵ ص ۳۳۸)

۞...... حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، رسول معظم ﷺ نے مسافر کے لئے موزہ پر مسح کی مدت تین رات مقرر فرمائی، اور اگر سائل اور سوال کرتا تو

Marfat.com

حضور ﷺ پانچ راتیں کر دیتے (ابن ماجہ، ابوداود)

۞...... حضور ﷺ نے حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور نکاح کرنے سے روک دیا، (بخاری ومسلم) ابن داود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہاں روکنے سے مراد حرام کرنے کا احتمال ہے (شرح مسلم جلد۲ص۲۹۰)

۞...... حضرت ابن داود علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر حرام کر دیا کہ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کسی اور عورت سے نکاح نہیں کرسکتے، کیونکہ فرمان خدا ہے، اور جو شے تمھیں رسول ﷺ عطا کرے، لے لو، اور جس شے سے تمھیں روک دیں، رک جاؤ، پس جب نبی اکرم ﷺ نے انکو حکم دے دیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں، کسی اور عورت سے نکاح کرنا حلال نہ رہا۔ (مرقاۃ جلد۵ص۵۹۳)

۞...... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد کی طرف روشندان کھولنے کی اجازت بخشی (زرقانی جلد۵ص۳۲۸)

۞...... فرمان مصطفیٰ ہے، بے شک میں حائضہ اور جنبی کیلئے مسجد حلال نہیں کرتا۔ (ابوداود، نیل الاوطار للشوکانی جلد۱ص۲۵۰)

۞......ان ماحرم رسول الله مثل ماحرم الله ، بے شک جو چیز رسول ﷺ نے حرام فرمائی ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائی، (احمد، دارمی، ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ ص۲۹)

۞...... حضور پرنور ﷺ نے حضرت فضالہ کو صرف فجر وعصر کی محافظت کا حکم دیا، باقی نمازوں کی محافظت سے صرف اُن کو مستثنیٰ قرار دے دیا، (ابوداود)

۞...... حضور پرنور ﷺ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو صرف السلام کہنے کی رخصت عطا فرمادی، (خصائص کبری جلد۱ص۲۶۴)

Marfat.com

۞...... حضور پرنور ﷺ نے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دروازہ کھولنے کی اجازت عطا کی۔ (زرقانی جلد۵:ص ۳۲۸)

۞...... حضور پرنور ﷺ نے ایک شخص کا دو نمازیں پڑھنے کی شرط پر اسلام قبول کرلیا۔ (احمد، زرقانی جلد۵:ص ۳۲۸)

۞...... آپ نے حضرت ابی رکانہ رضی اللہ عنہ کو تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے بیوی رکھنے کی اجازت عطا فرمادی (ایضا)

۞...... آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سورج نکلنے کے وقت سے روزہ رکھنے کی اجازت عطا فرمادی (ایضاً)

۞...... آپ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا مہر مقرر فرمادیا (مستدرک جلد۵:ص ۳۲۸)

۞...... آپ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لئے رعایا سے تحفے وصول کرنا حلال کردیا (زرقانی جلد۵ص ۳۲۸۷)

۞...... آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے بحالت جنابت مسجد میں رہنا مباح کردیا (ترمذی، زرقانی جلد۵:ص ۳۲۸)

۞...... آپ نے ازواج مطہرات کے لئے بعارضہ ماہانہ مسجد نبوی میں جانا جائز قرار دے دیا (ایضا)

۞...... آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو عدت کا سوگ معاف فرمادیا، (ایضا، جلد۵ص ۳۲۵)

۞...... آپ نے ایک صاحب کے لئے روزے کا کفارہ خود ہی کھالینا کافی قرار دیا (بخاری ومسلم)

۞...... آپ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے ریشمی

Marfat.com

لباس جائز قرار دیا۔(بخاری ومسلم)

۞...... آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنا نام اور کنیت جمع فرمانے کی اجازت دیدی:

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں

......۞......

جس کی الفت سینۂ گیتی میں ضو انگیز ہے
جس کی طلعت دیدۂ ہستی میں طلعت خیز ہے
جس کا آنا خواب ابراہیم کی تعبیر ہے
جس کا جانا وعدۂ تسلیم کی تصویر ہے
قلب موسیٰ میں سمایا جس کا حسنِ آرزو
چشم عیسیٰ میں بسا جسکا خیال جستجو
میں اسی محبوب بطحا کا غلام زار ہوں
نور والے کا کرم ہے نور سے سرشار ہوں

﴿غلام مصطفےٰ مجددی﴾

......۞......

Marfat.com

درس حدیث:

......﴿ شہر یار شریعت ﴾......

فرمان مصطفیٰ ہے!

......ما امرتکم به فخذوه و مانهیتکم عنه فانتهوا (میں جس شے کا تمہیں حکم دوں، وہ لے لو، اور جس شے سے تمہیں روک دوں، تو رک جاؤ۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرہ)

......﴿ اشارات ﴾......

......یہ حدیث مبارک قرآنی آیت کی بہترین ترجمان ہے، اور اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تشریعی اختیارات سے سرفراز فرمایا ہے۔

...... حضرت حمیش بن اویس نخعی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، بارگاہ رسول میں عرض کرتے ہیں

الا یارسول اللہ انت مصدق
فبورکت مهدیا وبورکت هادیا
شرعت لنادین الحنیفته بعدما
عبدنا کامثال الحمیر طواغیا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول آپ مصدق ہیں، مبارک ہادی اور مہدی ہیں، آپ دین حنیف کے شارع ہیں، آپ سے قبل تو ہم گدھوں کی طرح بتوں کی عبادت کر رہے تھے۔

...... حضرت امام علی الخواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دے دیا ہے کہ آپ جس امر کو چاہیں واجب کر دیں اور جسے نہ چاہیں واجب نہ کریں (میزان الکبریٰ جلد ا ص ۱۱۵)

Marfat.com

✿...... حضرت امام شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کان الحق تعالی جعل له ﷺ ان یشرع قبل نفسه ماشاء کمافی حدیث تحریم شجر مکة، حق تعالیٰ نے آپ کو یہ منصب عطا فرمایا کہ آپ شریعت میں جو حکم چاہیں، مقرر فرمادیں، جس طرح مکہ کے نباتات کی حرمت والی حدیث میں وارد ہے۔ (میزان الکبریٰ جلد ا ص ۵۴)

✿...... حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور ﷺ کا ایک نام شارع ہے، (زرقانی جلد ۳ ص ۱۳۴)

✿...... اعلیٰحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے حضرت امام زرقانی سے شارع کا معنی لکھا ہے۔ قداشتهر اطلاقه ﷺ لاشرع الدین والا حکام، آپ کو شارع کہنا مشہور ہے کیونکہ آپ نے دین واحکام کی تشریع فرمائی۔ (الامن والعلیٰ ص ۱۳۱)

✿...... ارشادالساری شرح بخاری میں ہے ان یخص من شاء بماشاء من الاحکام، آپکو اختیار حاصل ہے کہ آپ جسے چاہیں، جس حکم سے چاہیں، خاص فرمادیں۔

✿...... امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ احکام کا مرجع حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں، آپ بعض امتیوں کو کسی ایک سے خاص فرماسکتے ہیں اور دوسرے کو اس حکم سے روک سکتے ہیں۔ (فتح الباری جلد ا ص ۱۳)

✿...... حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، احکام مفوض بود بوے ﷺ بر قبل صحیح، درست بات یہی ہے کہ تمام احکام شریعت آپ ﷺ کے سپرد ہیں، (اشعۃ اللمعات جلد ا ص ۶۰۹)

✿...... حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، والشارع علیه الصلوٰة والسلام ان یخص من العموم ما شاء یعنی شارع شریعت ﷺ کو اختیار ہے کہ تمام احکام سے جسکو چاہیں خاص فرمادیں، (شرح مسلم جلد ا ص ۳۰۴)

Marfat.com

۞...... حضرت امام خفاجی علیہ الرحمۃ "الآخر والناھی" کی تشریح میں فرماتے ہیں انہ لا حاکم سواہ یعنی آپ کے سوا کوئی حاکم نہیں، وہ حاکم ہیں محکوم نہیں ہیں۔ (نسیم الریاض جلد ۲ ص ۳۵)

۞...... حضرت امام علی القاری رحمہ الباری فرماتے ہیں، ہمارے اماموں نے حضور ﷺ کے خصائص سے یہ خصوصیت بھی نقل فرمائی ہے کہ آپ کو اختیار حاصل تھا کہ آپ کسی کو بھی جس حکم سے چاہیں خاص کر سکتے تھے۔ جیسے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی دو گواہوں کے برابر کر دی، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو خاص جگہ کیلئے نوحہ کی اجازت عطا فرمائی، حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے لیے شش ماہے بکرے کی قربانی جائز قرار دے دی، اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل ہیں، (مرقات شرح مشکوٰۃ ۱/۵۵)

۞...... حضرت امام فاسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، التفویض الیہ فی الاحکام الشریعة فیحکم باجتھادہ۔ ترجمہ، یعنی احکام شریعت آپ ﷺ کے سپرد تھے، اور آپ اپنے اجتہاد کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے۔ (مطالع المسرات ص ۱۲۳)

۞...... امام ابن تیمیہ نے لکھا ہے، حضور ﷺ امر و نہی اور خبر و بیان میں اللہ تعالیٰ کے نائب کامل ہیں (الصارم المسلول ص ۴۱)

۞...... علامہ ابن قیم لکھتے ہیں، آپ کے تشریعی فیصلے عام ہیں (زاد المعاد جلد ۲ ص ۲۷۳)

۞...... علامہ شوکانی لکھتے ہیں۔ مفوض فی شرع الاحکام یعنی احکام شریعت آپ ﷺ کے سپرد ہیں۔ (نیل الاوطار جلد ۲: ص ۲۹۵) اور لکھتے ہیں، ان تشریح الاحکام واقع علی یدہٖ، یعنی احکام کی تشریح آپ کے دست مبارک پر واقع ہے، (ایضاً)

۞...... نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں، بعض کا مذہب ہے کہ احکام حضور ﷺ کے سپرد ہیں، آپ جو چاہیں اور جس پر چاہیں حلال یا حرام فرما سکتے ہیں اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ کام اجتہاد سے کر سکتے ہیں، پہلا مذہب زیادہ درست اور روشن ہے۔ (مسک الختام ص ۵۱۲)

Marfat.com

مولانا حافظ خان محمد قادری

کی

تقریریں

افاداتِ خطیب العصر مولانا حافظ خان محمد قادری پرنسپل محمدیہ غوثیہ اسلامک یونیورسٹی لاہور

مرتب

محمد فاروق شاہد

محمدیہ غوثیہ اسلامک یونیورسٹی لاہور

قادری رضوی کتب خانہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

Phone
0333-4383766
042-7213575

Marfat.com

کشف المحجوب

تصنیف

ابوالحسن علی بن عثمان الجلابی الہجویری الغزنوی

المشہور بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

الحاج مفتی غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

دیباچہ

شمس بریلوی

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

تحفہ اثنا عشریہ

سیدنا صدیق اکبر

خزینۂ نعت

جمال اولیاء

سر الاسرار

اذکار اولیاء

حدائق بخشش

فیوض غوث یزدانی

تذکرۂ میلاد

حیات برزخی کا اثبات

سیرت مصطفیٰ

کشف المحجوب

مولانا نورانی کی بارہ تقریریں

ایمانی کمزوریاں اور ان کا علاج

مولانا حافظ خان محمد قادری کی تقریریں

قادری رضوی کتب خانہ

Marfat.com